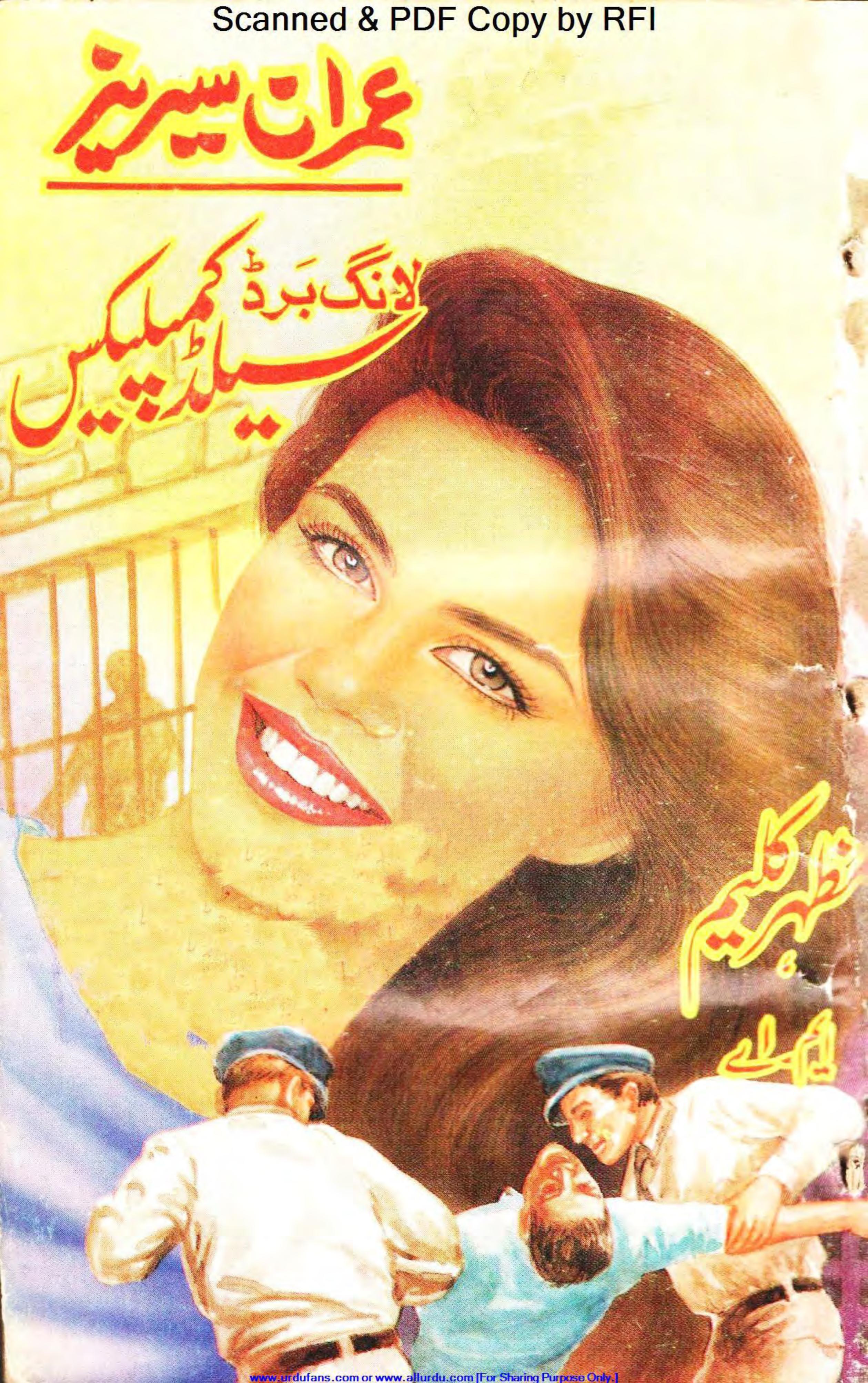


عِلَّاتِ سِرِّيَّة

لَوْنَگَ بَرَدْ كَمْسَكَسْ
سِلَادِرِيَّهِيَّهِيَّ

شِنْجِلْ كَلِيمْ

لَفَلَهِ



Scanned & PDF Copy by RFI

تھنڈر کو انعام تک پہنچانے کے لئے میدان عمل میں کو دپڑے گا۔ بے فکر رہیں۔ عمران کو اپنی ذمہ داری کا بخوبی احساس ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

سیالکوٹ سے طارق عزیز صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "شاس" بیجد پسند آیا۔ ویسے بھی آپ کی تحریریں مجھے بیجد پسند ہیں۔ آپ ناولوں کے نام بھی بیجد، لکش اور پرکش رکھتے ہیں۔ میں بھی اپنے خط میں آپ کے لئے پسند نام لکھ رہا ہوں امید ہے آپ کو بیجد پسند آئیں گے"۔

محترم طارق عزیز صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیجد ٹکریا۔ آپ نے ناولوں کے جو نام لکھتے ہیں وہ واقعی اچھے ہیں لیکن یہ نام یا ان کے حصے میرے ساتھ ناولوں میں استعمال ہو چکے ہیں۔ امید ہے آپ اس سلسلے میں مزید کوشش لیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مقص
مظہر کلیم ایم۔ اے

"ہمارا تعاقب ہو رہا ہے"۔۔۔ جولیا نے اچانک کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھی چیک کر لیا ہے۔ شاید یہ اس ماریا والے پازے سے ہمارے پیچھے لگے ہوئے ہیں"۔۔۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ ہمارا ماریا کے پاس پہنچنا چیک کر لیا گیا ہے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"نہ صرف چیک کر لیا گیا بلکہ اب تو مجھے خیال آرہا ہے کہ یہ سب ہمارے خلاف باقاعدہ ٹرپ کا حصہ ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔
"پھر اب کیا کرنا ہے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"انہیں کور کرنا پڑے گا پھر ہی سب کچھ سامنے آئے گا لیکن ابھی نہیں۔ شر سے باہر نکل کر"۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار جیسے ہی ایک موڑ مڑی عمران

لبے میں کہا۔

”پتہ نہیں جناب اور بونٹ بھی نہیں کھل رہا۔ میں کوئی پتھر ڈھونڈنے کیا تھا لیکن کوئی پتھر بھی نہیں ملا۔“ — عمران نے قریب جا کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی کوئی جواب دیتا، اچانک عمران کا ہاتھ جو کوٹ کی جیب میں تھا، باہر نکلا اور دوسرے لمحے کار کی چھٹ پر ڈھاک۔ ساہوا اور ڈھوان سا ہر طرف پھیل گیا۔ عمران نے سانس روکا اور تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ وہ پانچوں کے پانچوں دھماکہ ہوتے ہی تیزی سے پیچھے ٹھنڈے لیکن پھر لاکھڑائے اور ٹیزٹھے میزٹھے انداز میں پیچے گر گئے۔ عمران اسی طرح سانس روکے تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے کار کی عقبی سیٹ کا دروازہ ٹھوٹا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سڑک کی طرف پڑے ہوئے دونوں آدمیوں کو اٹھا کر دونوں سینٹوں کی درمیانی جگہ پر لٹا دیا اور پھر وہ تیزی سے گھوم کر کار کی دوسری سائینڈ پر آگیا۔ اب اس نے سانس لینا شروع کر دیا تھا اور پھر دوسری طرف پڑے ہوئے تین افراد کو بھی اس نے دوسری طرف کا دروازہ کھول کر پہلے والے دونوں کے اوپر اور عقبی سیٹ پر الثالثا دیا۔ پھر دروازہ بند کر کے وہ مزرا تیزی سے کار کے بونٹ کی طرف آیا۔ اس نے تارہٹا کر بونٹ بند کیا اور پھر اسینٹر گ سیٹ کی طرف آگیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر بوایا کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ لیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ڈرائیور گ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چالی اگنیش میں موجود تھی۔ اس نے کار شارٹ کی اور پھر اسے تیزی سے آگے بڑھا لے گیا۔ سائینڈ مرد میں

نے بجلی کی سی تیزی سے کار ایک سائینڈ پر کر کے روک دی۔ ”تم اندر ہی رہو گی۔“ — عمران نے کہا اور بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد ان کے تعاقب میں آئے والی سیاہ رنگ کی کار بھی موڑ کاٹ کر آگے آئی اور پھر اس لی بر لیکن لگنے کی آواز سنائی دی۔ شاید انہوں نے عمران کی کار کو اچانک سائینڈ پر کھڑے دیکھ لیا تھا لیکن وہ ذرا آگے جا کر سائینڈ پر رک گئی۔ اور پھر ان میں سے ایک لمبے قد کا آدمی باہر نکلا اور اس نے کار کا بونٹ انھا کر اسے نکل س لیا اور پھر انہیں پر جھک گیا۔ عمران کار سے باہر نکل کر قریب ہی ایک چوڑے تنے والے درخت کی اوٹ میں ہو گیا تھا اس کی نظریں اس کار پر جمی ہوئی تھیں۔ کار میں باہر والے آدمی سمیت کل پانچ افراد تھے۔ جیسے ہی اس آدمی نے کار کا بونٹ انھا لیا، عمران درخت کی اوٹ سے نکل کر تیز تیز قدم انھا تاتا ہوا ان کی کار کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے کار کی طرف آتا دیکھ کر کار کے اندر موجود چاروں افراد تیزی سے باہر آگئے۔

”جناب۔ ہماری کار خراب ہو گئی ہے میری سرز بھی ساتھ ہے۔ وہ بیکار ہے۔ اگر آپ کار بھیک کر سکتے ہوں تو پلیز میری کار کو بھی دیکھ لیں۔ میں آپ کا بیجر ممنون ہوں گا۔“ — عمران نے ان کے باہر نکلتے ہی اوپنچی آواز میں کہا تو ان سب کے تنے ہوئے جسم لیکفت ڈھیلے سے پڑ گئے۔

”ایا خرابی ہو گئی ہے۔“ — ایک آدمی نے قدرے کرخت سے

میں اس نے ایک جگہ پر خیز کی نوک سے بلکا ساز خم ڈالا تو وہاں سے تیزی سے خون رنسنے لگا۔ چند لمحوں بعد ہی اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ عمران کو معلوم تھا کہ بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات کافی دیر بعد ختم ہوں گے اور اس کے پاس اتنا وقت ہی نہ تھا اس لئے اس نے حرام مغز سے خون نکال کر اس کے اعصاب پر موجود گیس کے اثرات ختم کر دیئے تھے۔ عمران نے ایک ہاتھ سے تیزی سے اس آدمی کو سیدھا کیا اور ایک پیر اس نے اس کی گردن پر رکھ دیا۔ پیر کی ایڑی زمین سے گلی ہوتی تھی جبکہ پنجہ گردن پر مخصوص انداز میں موجود تھا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کراچتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم تیزی سے سمنئے لگا لیکن عمران نے پیر کو مخصوص انداز میں گھمایا تو اس آدمی کا سہنٹا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کے اوپر کو اٹھتے ہوئے ہاتھ یا لکھت ڈھیلے ہو کر واپس زمین سے جائے۔ اس کا چہرہ انتہائی تیزی سے منخ ہونا شروع ہو گیا تھا۔ آنکھیں باہر کو ابیل آئیں اور گلے سے خرخراہت کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے آہستہ سے پیر کو واپس موڑ دیا تو تیزی سے منخ ہوتا ہوا اس آدمی کا چہرہ دوبارہ قدرے نارمل ہونے لگ گیا۔

”لیا نام ہے تمہارا۔“ — عمران نے غرأتے ہوئے کہا اور اس ساتھ ہی اس نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑا۔
”م۔ م۔ میرا نام۔ منج۔ مجر۔“ اس آدمی کے طبق سے

اس نے جولیا کو کار سمیت اپنے پیچھے آتے ہوئے دیکھا۔ گواں دوران سڑک سے کئی کاریں اور ایک دو جیپیں بھی گزری تھیں لیکن ان کی رفتار بیجد تیز تھی اس لئے شاید وہ صورت حال کو سمجھہ ہی نہ سکے تھے یا پھر انہوں نے جان بوجھ کر رکنے کی کوشش نہ کی تھی۔ بہر حال تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں آگے پیچھے چلتی ہوئی اسی چوک کے قریب پنج گینیں جہاں سے الجوف کی طرف جانے والی سڑک نکلتی تھی۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ اس کے عقب میں جولیا کی کار بھی رک گئی۔

”تم یہیں رکو۔ میں ادھر درختوں کے جھنڈ میں کار لے جا رہا ہوں۔ اگر میری واپسی سے پہلے صدر اور دوسرے ساتھی پہنچ جائیں تو انہیں بھی وہیں لے آتا۔“ — عمران نے کار کی کھڑکی سے سرباہر نکال کر جولیا سے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر اس نے کار کو موڑا اور تیزی سے سڑک کی سائیڈ پر کچھ فاصلے پر موجود درختوں کے ایک بڑے اور گھنے جھنڈ کی طرف لے گیا۔ کار کو جھنڈ میں لے جا کر اس نے روکا اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اترنا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عقبی دروازہ کھولا اور اندر نہنے ہوئے بے ہوش افراد کو اٹھا کر اس نے باہر نکالنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پانچوں کار سے باہر پہنچ چکے تھے۔ عمران نے اس آدمی کو زمین پر لٹا کیا جس نے اس سے بات کی تھی اور پھر اپنے کوٹ کی اندر ونی طرف نی ہوئی خصوصی جیب میں سے ایک تیز دھار خیز نکالا اور اس آدمی کی گردن کے عقب

تعاقب کر رہے تھے اور آئندہ کیا پلان ہے۔ بتاؤ ورنہ۔۔۔ ” عمران نے ایک بار پھر دھمکی دیتے ہوئے کہا تو میجر براون نے واقعی پوری تفصیل بتانی شروع کر دی کہ کس طرح کرنل ڈیوڈ نے ماریا کا فلیٹ سلاش کیا اور ان کی ڈیوٹی وہاں لگائی اور پھر اس نے کس طرح ساتھ دائی فلیٹ کے دروازے کی اوٹ سے انسیں ماریا کے فلیٹ میں جاتے دیکھا۔ ان کی گلیزی میں باتیں سیئں اور پھر اس نے کرنل ڈیوڈ کو اس کی اطلاع دی اور کرنل ڈیوڈ نے کس طرح ٹرپ بنایا ہے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ تم لوگ الجوف جاؤ گے اس نے کیپین رینڈل اور اس کے گروپ کی سڑک پر موجودگی اور الجوف میں کیپین پال اور اس کے آدمیوں کی موجودگی کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

”تمہارا پلان کیا تھا۔۔۔ ” عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”صرف اتنا کہ تم اور تمہارے ساتھی جب الجوف جانے لگیں تو میں کرنل ڈیوڈ کو اطلاع دوں گا۔ پھر کیپین رینڈل اپنے ساتھیوں سمیت تم پر میزاں کل فائز کرے گا اور تم اگر وہاں سے بھی نج گئے تو پھر ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ کے قریب کیپین پال اور اس کے ساتھی تم پر فائز کھول دیں گے۔۔۔ ” میجر براون نے تفصیل بتا دی۔ عمران نے پیر ہٹایا اور جھک کر اسے گرون سے کپڑا اور ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔

”اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو میجر براون تو تمہیں وہی کچھ کرنا ہو گا جو میں لہوں گا۔ ورنہ تمہاری کھوپڑی ایک لمحے میں پاش پاش ہو سکتی ہے

رک رک کر لفظاً نکل رہے تھے لیکن پھر خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں تو عمران نے پیر کو اب کافی سا واپس موز دیا۔

”جلدی بتاؤ ورنہ یہ عذاب بڑھتا جائے گا۔ بولو کیا نام ہے تمہارا۔۔۔ ” عمران نے غرأتے ہوئے کہا۔

”مم۔۔۔ میرا نام میجر۔۔۔ بب۔۔۔ بب۔۔۔ بب۔۔۔ بب۔۔۔ بب۔ ” آدمی نے رک رک کر جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

”تمہارا تعلق جی پی فائیو سے ہے۔۔۔ ” عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔۔۔ مم۔۔۔ میرا تعلق جی پی فائیو سے ہے۔۔۔ تم۔۔۔ عمران۔۔۔ تم نے۔۔۔ ” اس آدمی نے کہنا شروع کیا۔ اب چونک عمران کا پیر کافی پچھے چلا گیا تھا اس لئے میجر براون کا الجھ کافی سنبھل گیا۔ لیکن جب اس نے سوال کرنا شروع کیا تو عمران نے پیر کو ذرا سا گھما دیا۔ نتیجہ یہ کہ میجر براون کی حالت ایک بار پھر خراب ہونے لگی۔

”سنو۔ جو میں پوچھوں صرف اس کا جواب دو اور اگر تم نے ذرا بھی غلط بیانی کی تو پھر۔۔۔ ” عمران نے غرأتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو تھوڑا سا واپس موز لیا۔

”یہ۔۔۔ عذاب ختم کر د۔۔۔ پیر ہٹا۔۔۔ تم جو کچھ پوچھو گے میں بتاؤں گا اور تم سے پورا پورا تعاون کروں گا میں مرنا نہیں چاہتا۔

”لیے۔۔۔ ” میجر براون نے کہنا شروع کر دیا۔

”پوری تفصیل بتاؤ کہ تم نے ہمیں کیسے چیک کیا اور اب سے

"اوکے" — تنویر نے جواب دیا اور دوسری لمحے وہ ایک طرف بے ہوش پڑے ہوئے آدمی پر جھک گیا۔ میجر براؤن کا چہرہ یلکھت ہلدی کی طرح زرد ہو گیا تھا۔ تنویر کے ہاتھ جیسے جیسے حرکت کرتے جا رہے تھے۔ میجر براؤن کے ساتھی لاشوں میں تبدیل ہوتے جا رہے تھے۔

"تم نے دیکھ لیا اپنے ساتھیوں کا انعام۔ اس لئے یہ تمہارے لئے زندگی بچانے کا آخری موقع ہے" — عمران نے غراتے ہوئے کہا۔
"تم جو کچھ کو گے، میں وہی کروں گا" — میجر براؤن نے برباد طرح سمجھے ہوئے لجھے میں کہا۔

"تو پھر ٹرانسیسٹر پر کرٹل ڈیوڈ کو کال کرو اور اسے بتاؤ کہ میں اور میری ساتھی عورت چوک کے کنارے رک گئے ہیں اور شاید ہمیں اپنے ساتھیوں کے پہنچنے کا انتظار ہے۔ یہ بات تم نے کرٹل ڈیوڈ تک پہنچانی ہے۔ الفاظ جو جی میں چاہے کہو۔ لیکن اگر میں نے محسوس کیا کہ تم کوئی کوڈ بول رہے ہو یا کرٹل ڈیوڈ کو کسی قسم کا اشارہ دے رہے ہو تو تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے" — عمران نے کہا۔

"مم۔ میں تیار ہوں۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ میں پورا تعاون کروں گا" — میجر براؤن نے کہا۔

"ٹرانسیسٹر تمہاری کار میں نصب ہے۔ بیٹھو کار میں" — عمران نے کہا اور پھر وہ میجر براؤن کے ساتھ ہی کار میں بیٹھ گیا۔ میجر براؤن اگلی سیٹ پر اور عمران عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ باقی ساتھی کار کے گرد لے لے گئے تھے۔ میجر براؤن نے جلدی سے ٹرانسیسٹر کا ہٹن آن کر

اور کرٹل ڈیوڈ کو تم جانتے ہو کہ اسے کسی کی پرواہ نہیں ہوتی۔ نجانے اب تک کتنے میجر اور کیپن اس کی ماتحتی میں مارے جا چکے ہیں" — عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں نے کہا ہے کہ میں زندہ رہنا چاہتا ہوں" — میجر براؤن نے کہا۔ اسی لمحے جھنڈ کے باہر کاروں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران اور میجر براؤن دونوں چونک پڑے۔ چند لمحوں بعد آگے پچھے دو کاریں اندر داخل ہو کر رکیں۔ پہلی کار کی ڈرائیور سیٹ پر جو لیا تھی جبکہ دوسری کار میں صدر اور دوسرے ساتھی تھے۔ کاریں رکتے ہی وہ سب تیزی سے نیچے اتر آئے۔

"یہ کون ہے" — جو لیا نے کہا۔
"یہ میجر براؤن ہے۔ کرٹل ڈیوڈ کا ساتھی اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ یہ ہمارے ساتھ تعاون کرے گا۔ اس لئے یہ زندہ رہے گا" — عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تنویر کی طرف مڑا۔

"تنویر" — عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"لیں" — تنویر نے چونک کر کہا۔

"میجر براؤن کے تمام بے ہوش ساتھیوں کی گرد نہیں توڑ دو" — عمران نے انتہائی سرد لجھے میں کہا۔
"گولیوں سے نہ اڑا دوں" — تنویر نے کہا۔
"نہیں گولیوں کی آوازیں باہر سنائی دیں گی" — عمران نے جواب دیا۔

دیا۔ جیسے ہی ٹرانسیور آف ہوا عمران کھاتھڈ جو کلکت دیوڈ ٹرانسیور کے
ہاتھ میں موجود ریوالور مجربراون کی کھوپڑی پر پڑا اور مجربراون چین مار
کر سانیدز پر گرا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھا تو عمران نے دوسرا در کیا اور
م مجربراون ایک بار پھر چین مار کر واپس گر گیا اور اس بار وہ بے حس و
حرارت پا ہوا تھا۔

"تیر۔ اسے باہر کھینچو اور اس کی بھی گردن توڑ دو"۔— عمران
نے کار سے باہر نکلتے ہوئے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا تو تنور نے آگے
بڑھ کر فرنٹ پیٹ پر پڑے ہوئے مجربراون کو باہر کھینچا اور چند لمحوں
بعد ہی وہ بھی اپنے ساتھیوں لی طریق لاش میں تبدیل ہو چکا تھا۔ عمران
نے اپنے ساتھیوں کو مجربراون سے معلوم ہونے والی ساری تفصیل بتا
دی۔

"تواب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ ہم کسی اور راستے سے الجوف
نہیں جاسکتے"۔— صدر نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں اس کا دوسرا گروپ موجود ہے جس کا انچارج کوئی
کیپشن پال ہے۔ ہمیں وہاں گھیرے جانے کی باقاعدہ پلانگ کی کئی
ہے۔ لانگ برڈ کیلکس تو واقعی الجوف میں ہے اب اسے سیل کیا جا
چکا ہے اور ڈاکٹر ہارنگ اس میں شفت ہو چکا ہے۔ اس کی رہائش گاہ
پر اب ڈومیری اور اس گروپ کا قبضہ ہے"۔— عمران نے کہا۔

"یہ باتیں اس مجربراون کو کیسے معلوم ہو گئیں"۔— جولیا نے
حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

دیا۔ شاید اس پر فریکونسی پلے سے ایڈ جست تھی۔
"ہیلو ہیلو۔ مجربراون کالانگ۔ اور"۔— مجربراون نے کال
دیتے ہوئے کہا۔

"لیں کر ٹنل ڈیوڈ اندنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اور"۔— کرنل
ڈیوڈ کی انتہائی اشتیاق بھری آواز سنائی دی اور عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا
عمران کر ٹنل ڈیوڈ کے اشتیاق بھرے لجھے پر بے اختیار مسکرا دیا۔
"سر۔ ان کی کار چوک کے قریب ہڑک کے کنارے رک گئی
ہے۔ شاید انہیں کسی کا انتظار ہے۔ اور"۔— مجربراون نے کہا۔
"کس چوک کے کنارے۔ تفصیل سے بتایا کرو احمدق آدمی اور"۔
کرنل ڈیوڈ کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"لیں سر۔ اس چوک کے قریب جناب۔ جہاں سے الجوف کو
سڑک جاتی ہے۔ اور"۔— مجربراون نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کا مطلب ہے کہ اس کے ساتھی وہاں پہنچیں گے تم
پوری طرح ہوشیار رہنا۔ جیسے ہی اس کے ساتھی وہاں پہنچیں تم نے
مجھے فوری رپورٹ دینی ہے۔ اس کے بعد میں تمہیں مزید ہدایات دوں
گا۔ ہر لحاظ سے محتاط رہنا۔ سمجھے۔ اور"۔— کرنل ڈیوڈ نے تیز
لجھے میں کہا۔

"لیں سر۔ اور"۔— مجربراون نے کہا۔
"اور اینڈ آل"۔— کرنل ڈیوڈ کی آواز سنائی دی اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مجربراون نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسیور آف کر

ساتھی ان کاروں پر میزاں کل بر سانے کے لئے تیار کھڑے ہیں اس طرح یہ کاریں تباہ ہو جائیں گی اور ان لاشوں کے ٹکڑے اڑ جائیں گے اور کرنل ڈیوڈ فاتحانہ انداز میں یہ سب کچھ سمیٹ کر واپس اپنے ہیڈ کوارٹر چل دے گا تاکہ وہاں جا کر صدر کو ہماری لاشوں کا معائنہ کرائے اور اسرائیل کا سب سے بڑا تمغہ حاصل کرے۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن لاشیں کاروں کو کیسے چلا کر لے جائیں گی۔ کیا تمہارے ذہن پر تواڑ نہیں ہو گیا؟“۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لمحے میں کہا تو عمران مسکرا دیا۔

”مس جولیا۔ ظاہر ہے لاشیں تو کاریں نہیں چلا سکتیں لیکن یہ تو ہو سکتا ہے کہ لاشیں کاروں میں لاد کرو ہاں لے جائیں اور پھر شیئر نگ اور ایکیلیہ کو کھس کر دیا جائے اور کاریں خود ہی تیزی سے آگے بڑھ جائیں۔ اس طرح کی یہ نگ تو ہو سکتی ہے۔۔۔ صدر نے کہا۔

”اللہ تمہارا بھلا کرے صدر۔ چلو کوئی تو سمجھانے والا موجودو ہے۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بکواس مت کرو۔ جو کچھ کرنا ہے کرو۔۔۔ جولیا نے مصنوعی نہیں میں کہا۔

”اے سوائے بکواس کرنے کے اور آتا بھی کیا ہے جو کرے۔۔۔ تیر موقع دیکھتے ہی بات کرنے سے نہ چوکا تھا۔

”کرنل ڈیوڈ کی طبیعت ہی ایسی ہے کہ اگر نہ بتائے تو پچھہ بھی نہ بتائے اور اگر بتانے پر آئے تو وہ پوری پوری تفصیل سنادتا ہے۔ یہ ساری پلانگ صدر کی مینگ میں طے ہوئی اور کرنل ڈیوڈ نے مجرم براؤن کو ہتادی۔۔۔ عمران نے کہا۔
”تو پھر۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”میرا آئیڈیا ہے کہ اس کپلیکس کو جانے کا راستہ اس ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ کے اندر سے ہے اور اگر نہ بھی ہوا تو بہر حال وہاں لانا اس سلسلے میں کوئی نہ کوئی کلیو مل جائے گا اس لئے ہمیں اس رہائش گاہ میں داخل بھی ہونا ہے اور اس ڈو میری اور اس کے گروپ کا خاتمہ بھی کرنا ہے۔ لیکن اس طرح کہ اس سے پہلے کرنل ڈیوڈ یہ سمجھ لے کہ ہم سب مارے جا چکے ہیں۔ اس طرح ہم بغیر کسی رکاوٹ کے وہاں پہنچ بھی جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ جب تک انہیں صحیح صورت حال کا علم ہو، ہم اپنے مشن کے سلسلے میں کوئی اہم پیش رفت بھی حاصل کر لیں۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اس سلسلے میں آپ نے آخر کوئی تو منصوبہ سوچا ہو گا۔۔۔ صدر نے کہا۔

”کرنل ڈیوڈ کی فطرت کے مطابق تو یہی منصوبہ ہو سکتا ہے کہ ہم اپنی دونوں کاروں میں مجرم براؤن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ڈال دیں۔ ان کے چروں پر اپنا میک اپ کر دیں اور پھر یہ لاشیں کاروں کے ذریعے اس ٹارگٹ تک پہنچیں جہاں کیپن رینڈل اور اس کے

وجود ہے۔ تم نے ان کے عقب میں پہنچا ہے تاکہ اگر ہماری یہ پانگ فیل ہو جاتی ہے تو پھر ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں رہے گا کہ ہم نکل کر ان کے مقابلے پر اتر آئیں اور اس صورت میں ان کا فوری خاتمه ضروری ہے۔ میں اور تنوری بھی کاروں کو آگے بڑھا کر پیدل تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔" عمران نے باقی ساتھیوں کو بہادریات دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم نے وہاں موجود افراد کا خاتمه کرنا ہے۔ لیکن ہے" —— تم نے نوشہتے ہوئے کہا۔

"واڑیک ایشن لی اجازت نہیں ہو گی۔ اس لئے کہ ایسی صورت میں ہماری بھی پی فایو اس سارے علاقوں کو گھیر لے گی اور ان کے پاس اعداد مسلح اور تربیت یافہ افراد بھی ہیں اور اسلحہ بھی۔ البتہ آخری چارہ کار کے طور پر ایسا کرنا پڑا تو پھر دیکھا جائے گا۔ فی الحال پانگ یہ ہے کہ کرنل ڈیوڈ کو یہ باور کرا دیا جائے کہ ہم سب ان دنوں کاروں میں موجود تھے اور ان کے میزانلوں کی وجہ سے سب ہلاک ہو گئے ہیں اس طرح وہ لاشیں لے کر واپس چلے جائیں گے اور ہم اطمینان سے آگے بڑھ جائیں گے اور پھر جب تک انہیں اصل صورت حال کا علم ہو گا اس وقت تک ہم لانگ برڈ کمپلیکس کے بارے میں کوئی نہ کوئی کلیو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کا ٹانی وجود میں آچکا ہے" —— اسی لمحے

"جو کرے سو بھرے۔ اس محاورے کا مطلب سمجھتے ہو" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدر بے اختیار نہیں پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم بھی عمران کی بات پر اس طرح نہیں پڑتے ہو جیسے اس نے کوئی بڑی فلسفیانہ بات کر دی ہو۔ کیا مطلب ہے اس بات کا۔ کوئی مطلب نہیں" —— تنوری نے غصیلے لمحے میں کہا۔

"بس بس۔ اب لڑائی بند۔ یہ موقع نہیں ہے لڑائی کا" —— جو لیا ہے پنج بچاؤ رانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا بب موقع آجائے تو خود ہی بتا دینا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کار کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے ٹرانسیور آن کر کے مجربراون کے لیے اور آواز میں کرنل ڈیوڈ سے گفتگو کرنا شروع کر دی۔ پھر ٹرانسیور آف کر کے وہ باہر نکل آیا۔

"صدر۔ ان میں سے ایک آدمی میرے قد و قامت کا ہے۔ اس پر میرے چہرے کامیک اپ کر دیں لیکن جلدی کرو کیونکہ اب کرنل ڈیوڈ کا پیمانہ صبر لبریز ہو رہا ہے" —— عمران نے کہا تو صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ایک کار میں چلاوں گا جبکہ دوسری کار تنوری ڈرائیور کرے گا۔ ہم دونوں یہ کاریں لے کر الجوف کی طرف جائیں گے اور پھر انہیں ہٹ کر دیں گے جبکہ تم سب یہاں سے پیدل آگے بڑھو گے اور اس جگہ پہنچو گے جہاں کرنل ڈیوڈ کا ماتحت کیپشن رینڈل اپنے گروپ سمیت

صفدر نے واپس آتے ہوئے کہا۔

”اس کے چہرے پر ماسک میک اپ کر دو تاکہ بھی سمجھا جائے کہ میزانلوں کے فائز کی وجہ سے ماسک جل گیا ہے اور اصل چہرہ سامنے آ گیا ہے“۔۔۔ عمران نے کہا اور صفر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”یہ کار میں رہے گی“۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”نمیں تم سب اس کار میں بینٹھ کر ہمارے پیچھے آؤ گے لیکن قریب پہنچ کر باقی سب تو سائیڈوں میں پیدل آگے بڑھیں گے جبکہ تم کار کھیتوں میں لے جا کر کھڑی کر دو گی کہ وہ دور سے نظر نہ آ سکے۔“

عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی ہدایات کے مطابق کار روائی کا آغاز کر دیا گیا۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو کرسی پر بیٹھی ہوئی ڈومیری بے اختیار چونک پڑی۔ کمرے میں کیتھی داخل ہو رہی تھی لیکن ڈومیری اس کے چہرے پر چھائی وحشت اور حیرت دیکھ کر بے اختیار چونک پڑی۔

”کیا ہوا۔ خیریت۔ تم بیجد متوض نظر آ رہی ہو“۔۔۔ ڈومیری نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔ وہ اس وقت ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر ایک کمرے میں موجود تھیں۔ یہاں ڈومیری ہاؤس ہولڈ کی انچارج تھی اور اس نے اپنا نام فلورا رکھ لیا تھا جبکہ کیتھی کو ڈاکٹر ہارنگ کی پہلی سیکرٹری ظاہر کیا گیا تھا۔ ڈومیری کا گروپ ملازموں کے روپ میں وسیع و عریض رہائش گاہ میں موجود تھا جس کا انچارج ڈیوک تھا اور ڈیوک کو ڈاکٹر ہارنگ بنادیا گیا تھا۔ ڈومیری اور کیتھی دونوں میک اپ میں تھیں۔

سکے۔ تمہیں ایک موقع ملا تھا جب تم نے اس قبھے میں عمران اور اس کے ساتھیوں پر قابو پایا تھا لیکن تم اس وقت پوچھ گئے کے چکر میں پڑ گئیں۔ اس بار کیئٹ کرنل ڈیوڈ لے گیا۔۔۔ کیتھی نے اسے طنزیہ لجھے میں کہا۔

”لیکن یہ ہوا کیسے۔ کچھ تفصیل تو پتاو۔ مجھے تو حقیقتاً اب بھی یقین نہیں آ رہا۔۔۔ ڈومیری نے کیتھی کے طنز کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

”کرنل ڈیوڈ کے نائب کیپٹن رینڈل کے گروپ کے ایک اہم آدمی کو میں نے خاصی بھاری رقم دے کر اپنا مخبر بنا لیا ہے تاکہ جی پی فائیو کی کارروائی کی رپورٹ ہمیں ساتھ ساتھ ملتی رہے۔ ابھی چند لمحے پہلے اس نے خصوصی ڈرامیٹر پر اطلاع دی ہے کہ ایسا ہو گیا ہے۔۔۔ کیتھی نے جواب دیا۔

”لیکن کہاں۔ کس طرح اور کیسے۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

”کرنل ڈیوڈ نے اپنے طور پر ماریا کے رہائشی فلیٹ کا پتہ چلا لیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے نائب مخبر براؤن اور اس کے گروپ کو وہاں ٹگرانی پر لگادیا جبکہ دوسرے نائب کیپٹن رینڈل اور اس کے گروپ کو اس نے الجوف کی طرف آنے والی سڑک پر تعینات کر دیا اور تیرے گروپ کو جس کا انچارج کیپٹن پال تھا اس کو قبھے الجوف میں اس ہزار گنگ کی رہائش گاہ کے قریب تعینات کر دیا۔ پھر مخبر براؤن نے اطلاع دی کہ عمران اپنی ایک ساتھی عورت کے ساتھ جا کر ماریا سے

”سب کچھ ختم ہو گیا۔۔۔ کیتھی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور ڈومیری کے ساتھ پڑی ہوئی کری پر اس طرح بیٹھی جیسے کسی نے اسے کری پر زبردستی دھکیل دیا ہو۔۔۔ کیا ہوا ہے۔ کچھ بتاؤ تو سسی۔۔۔ ڈومیری نے غصے لجھے میں کہا۔

”عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں اور انہیں ہلاک کرنے والا کرنل ڈیوڈ ہے۔۔۔ کیتھی نے جواب دیا تو ڈومیری بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس چہرے پر وہی تاثرات ابھر آئے تھے جو اس سے پہلے کمرے میں داخل ہوتے وقت کیتھی کے چہرے پر نظر آ رہے تھے۔

”یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ اتنی آسانی سے کیسے مارے جاسکتے ہیں۔ نہیں ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔۔۔ ڈومیری نے چیختے ہوئے کہا۔

”ایسا ہو گیا ہے اور یہ حقیقی خبر ہے۔۔۔ کیتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ڈومیری کا چہرے بے اختیار بگزگز گیا اور وہ بھی کری پر اس طرح گڑپڑی جس طرح پہلے کیتھی گری تھی۔

”ویری بیٹھ۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا اسرائیل سکرت سروس کی چیف بننے کا سارا سکوپ ختم ہو گیا۔۔۔ ڈومیری نے انتہائی ماہوسانہ لجھے میں کہا۔

”ظاہر ہے ہم لوگ اس معاملے میں تو کوئی بھی کارکردگی نہیں دکھا۔

ہیڈ کوارٹر چلا گیا ہے جہاں سے وہ صدر کو اطلاع کر کے انسیں یہ اشیں دکھائے گا اور پھر ظاہر ہے وہ ہیرو ہو گا۔۔۔ کیتھی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ مجربراون انتہائی کار آمد آدمی ہے جس کا گروپ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کرتا رہا لیکن انسیں اس کا احساس تک نہ ہو سکا اور وہ موت کے گھاٹ اتر گئے۔" ڈومیری نے ایک طویل سائنس لیتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ یہ سب تربیت یافتہ لوگ ہیں"۔۔۔ کیتھی نے بواب دیا۔

"تو پھر اب ہمارا یہاں رہنا تو بے کار ہے۔ ہمیں واپس جانا چاہئے"۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"ظاہر ہے اب ہم نے یہاں رہ کر کیا کرتا ہے۔ معاملہ تو بہر حال فتح ہی ہو گیا ہے"۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"چلو یہ تو ہوا کہ اسرائیل کا اہم ترین پراجیکٹ تو ان پاکیشیائی ایقتوں کے ہاتھوں بیج گیا۔ چلو پھر واپسی کا انتظام کریں"۔ ڈومیری نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یا مطلب ابھی۔ صحیح چلے جائیں گے۔ جانا ہی تو ہے"۔ کیتھی نے اتنے ہوتے ہوئے کہا۔

"اب یہاں رات گزارنے کا فائدہ بھی کیا ہے۔ جو ہونا تھا ہو گیا پلیں اب یہاں سے"۔۔۔ ڈومیری نے کہا اور اٹھ کر ہیرونی

ملا۔ اس کے بعد عمران اپنی ساتھی عورت کے ساتھ کار میں سوار ہو کر الجوف قبیلے کی طرف آنے لگا۔ اس کے بعد اطلاع ملی کہ اس نے کار چوک کے قریب روک لی ہے جہاں سے الجوف کو جانے والی سڑک نکلتی ہے۔ اس سے کرنل ڈیوڈ سمجھ گیا کہ عمران نے اپنے ساتھیوں کو کال کر لیا ہو گا اور ان کے انتظار میں وہاں موجود ہو گا۔ مجربراون اپنے گروپ کے ساتھ ان کی نگرانی کرتا رہا۔ پھر کیپٹن رینڈل کو اطلاع ملی کہ عمران اور اس کے ساتھی دو کاروں میں سوار ہو کر الجوف کی طرف آ رہے ہیں۔ مجربراون نے دونوں کاروں کے نمبر، مائل اور رنگ تک پتا دیئے۔ کیپٹن رینڈل کو کرنل ڈیوڈ نے حکم دے دیا کہ جیسے ہی یہ کاریں پہنچیں ان پر میزاںیل فائز کر کے انسیں تباہ کر دیا جائے۔ کسی آدمی کو کسی طرح بھی نکلنے نہ دیا جائے چنانچہ کیپٹن رینڈل فائز ہو گیا۔ پھر دونوں کاریں آتی دکھائی دیں تو کیپٹن رینڈل نے میزاںیل فائز کھول دیئے۔ نتیجہ یہ کہ دونوں کاروں پر خوفناک میزاںکوں کی بارش کر دی گئی۔ دونوں کاروں اور ان میں موجود عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کے پرخچے اڑ گئے۔ کرنل ڈیوڈ بھی وہاں پہنچ گیا۔ لاشوں کے نکڑوں کو سرج لائیں لگا کر اکنھا گیا اور پھر عمران کی لاش کو پہچان لیا گیا۔ اس کے بعد کرنل ڈیوڈ نے یہاں الجوف میں موجود کیپٹن پال اور اس کے گروپ کو بھی واپس کال کر لیا اور مجربراون کو بھی حکم دے دیا گیا کہ وہ بھی ہیڈ کوارٹر واپس پہنچ جائے اور کرنل ڈیوڈ، عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں جو نکڑوں کی صورت میں تھیں انہوں کر

لیتے ہوئے رسیور اس نے ڈھیلے ہاتھوں سے کریڈل پر رکھا۔

”آؤ۔ وہاں تو جشنِ مرت منایا جا رہا ہے۔ اب کس نے ہماری شنی ہے۔ آؤ۔“ ڈومیری نے کما اور ایک بار پھر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کیتھی بھی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی انھی اور اس کے پیچے چل پڑی اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ڈومیری، کیتھی، ڈیوک اور اس کا گروپ تین کاروں میں سوار ہو کر ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ سے نکلے اور قصہ کی بیرونی طرف جانے والی سڑک پر مڑ گئے۔ ابھی ڈومیری کی کارڈی اسی آگے بڑھی تھی کہ اچانک ایک طرف سے ایک آدمی نے تیزی سے آگے بڑھ کر ان کا راستہ روک دیا۔

”یہ کون ہے؟“ ڈومیری نے کار روکتے ہوئے کہا۔

”میں میرا تعلقِ ملٹری انسٹیلو جس سے ہے۔ ہم باہر پہرہ دے رہے ہیں۔ آپ واپس جا رہی ہیں۔“ اس آدمی نے کہا۔
”اوہ ہا۔ آئیں ایم سوری۔ مجھے تمہارا خیال ہی نہ رہا۔ وہ پاکیشیائی ایجنسٹ جی پی فائیو کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں اس لئے اب یہاں پہرہ اپنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ تم بھی اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلے جاؤ۔“ ڈومیری نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ۔“ اس آدمی نے کما اور پیچھے اٹ کیا تاہم ڈومیری نے جو ڈرائیورنگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی کار آگے چھاڑی۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں ابھی تک سڑک کی سائیڈل میں جملی ہوئی اور تباہ شدہ کاروں کے ڈھانچے پڑے ہوئے

دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

”میرا خیال ہے کہ صدر صاحب سے اجازت لئے بغیر ہمیں یہاں سے نہیں جانا چاہئے۔“ کیتھی نے کہا اور دروازے سے انٹھتے ہوئے کہا۔
”تمہاری بات ٹھیک ہے۔ ہمیں رسی طور پر صدر صاحب سے بات کر لینی چاہئے۔“ ڈومیری نے کما اور دروازے سے ہی واپس مڑ آئی۔ اس نے میز پر پڑے فون کا رسیور انھیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”ایس۔ پریزیٹیٹ ہاؤس۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”میں ڈومیری بول رہی ہوں۔ صدر صاحب کہاں ہیں۔“ ڈومیری نے کہا۔

”اوہ آپ۔ میں ان کی پرنسل سیکرٹری بول رہی ہوں۔ صدر صاحب خوابگاہ میں جا چکے تھے کہ جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ کا فون آیا اور صدر صاحب فون سننے ہی اپنے خصوصی ہیلی کاپڑ میں سوار ہو کر جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ ابھی چند لمحے پہلے ہی گئے ہیں۔“ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”کیا وہ خوش تھے؟“ ڈومیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”خوش۔ ہاں واقعی وہ بیجد خوش نظر آ رہے تھے۔ انتہائی خوش۔“ پرنسل سیکرٹری نے جواب دیا۔

”اوکے۔“ ڈومیری نے کما اور پھر ایک خاصاً طویل سانس

اے۔ ڈو میری نے مڑ کر کہا کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ مٹری اٹھیں چس دالے ہیں جو اس کے کہنے پر اب واپس جا رہے ہیں۔

”لیں مادام“۔ اس آدمی نے کہا اور دوبارہ کار میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد دونوں کاریں تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئیں۔

”کاروں کی حالت بتا رہی ہے کہ ان میں بیٹھے ہوئے افراد کی صورت بھی زندہ نہیں فوج سکتے تھے۔ آؤ چلیں“۔ چند لمحوں کے جائزے کے بعد ڈو میری نے کہا اور واپس مڑ گئی۔ کیتھی بھی ثارچ بند کر کے اس کے پیچھے چلنے لگی۔ اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک بار پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔ میں روڈ پر پہنچ کر ڈو میری نے کار کا رخ شر کی طرف موڑ دیا۔

”مجھے ریڈ فلیگ ہاؤس اتار دو“۔ کیتھی نے کہا۔

”اب اس وقت کہاں جاؤ گی۔ صبح چلی جانا“۔ ڈو میری نے کہا تو کیتھی نے اشبات میں سرہلا دیا۔

”کرنل ڈیلوڈ تو خوشی سے پاگل ہو رہا ہو گا“۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کیتھی نے کہا۔

”ظاہر ہے۔ اس نے زبردست کار نامہ سرانجام دیا ہے“۔ ڈو میری نے پھیکی نہیں ہنتے ہوئے کہا۔

”اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ واپس کار میں چلی جاؤ گی یا یہیں رہو گی“۔ کیتھی نے کہا۔

”ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ویسے میرا خیال ہے کہ مجھے واپس جانا

تھے۔ ڈو میری نے کار روک دی اور نیچے اتر آئی۔ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی کیتھی بھی نیچے اتر آئی۔ عقب میں آنے والی دونوں کاریں بھی جن میں ڈیوک اور اس کا گردپ تھا۔ رک گئیں۔

”تم لوگ ہیڈ کوارٹر چلو۔ ہم ابھی آ رہی ہیں“۔ ڈو میری نے ڈیوک سے کہا تو وہ دونوں کاریں آگے بڑھیں اور پھر آگے بڑھتی چلی گئیں۔

”کیتھی تم کار سے ثارچ نکال لاو“۔ ڈو میری نے کیتھی سے کہا اور کیتھی سرہلاتی ہوئی مڑی اور کار سے اس نے ثارچ نکالی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتی ان جلی ہوئی کاروں کے ڈھانچوں کی طرف بڑھ گئیں۔

”کاش۔ یہ کام میرے ہاتھوں سے مکمل ہوتا تو کتنا لطف آتا“۔ ڈو میری نے اوپنی آواز میں کہا تو کیتھی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔ ثارچ کی تیز روشنی میں وہ دونوں ان جلی ہوئی دونوں کاروں کا جائزہ لے رہی تھیں۔ اسی لمحے دو اور کاریں ان کی کار کے قریب آگر کیں اور ڈو میری اور کیتھی نے مکر دیکھا۔

”مادام۔ کوئی پر ابلم“۔ ایک کار میں سے اسی آدمی نے کار سے باہر نکلتے ہوئے کہا جس نے ان کی کار روک کر ان کی واپسی کے بارے میں پوچھا تھا۔

”اوہ۔ نہیں۔ تم جاؤ۔ ہم ویسے ہی ان کاروں کا جائزہ لے رہی

"ہیلو ہیلو۔ تھری ایکس زیر وون کالنگ۔ اور"۔۔۔ بُن آن ہتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"لیں۔ آر۔ ون انڈنگ یو۔ کھل کر بات کرو۔ کال محفوظ ہے۔ اور"۔۔۔ کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ کرنل ڈیوڈ کے ساتھ بہت برا ہوا ہے۔ جنہیں وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں سمجھ رہا تھا وہ اس کے اپنے آدمی مجر براؤن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نکلی ہیں۔ اور"۔۔۔ دوسری طرف سے کما گیا تو کیتھی اور ڈومیری دونوں بے اختیار کرسیوں سے اچھل پڑیں۔ ان دونوں کے چہروں پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو گیا۔ تم نے خود مجھے اطلاع دی تھی کہ کیپن رینڈل نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہٹ کر لیا ہے اور ان کاروں کے جلے ہوئے اور تباہ شدہ ڈھانچے بھی ہم نے دیکھے ہیں جن میں عمران اور اس کے ساتھی سوار تھے۔ اور"۔۔۔ کیتھی نے حلق کے بل چھینتے ہوئے کہا۔

"وہ سب واقعی درست تھا مادام۔ لیکن صدر صاحب نے جی پی فائو کے ہیڈ کوارٹر آ کر جب چینگ کی تو سب کچھ سامنے آ گیا۔ اور"۔۔۔ دوسری طرف سے کما گیا۔

"یہ سب کیسے ہو گیا۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ اور"۔۔۔ کیتھی نے پختہ ہوئے کہا۔

ہو گا کیونکہ یہ اتفاق ہے کہ اس کیس میں میں کوئی قابل ذکر کارکردگی نہیں دکھا سکی حالانکہ لارڈ پیئر نے جس طرح صدر صاحب سے میری صلاحیتوں کی تعریف کی تھی میں ان تعریفوں پر پوری نہیں اتر سکی۔ اس لئے لازمی بات ہے کہ صدر صاحب کا میرے متعلق وہ ایسیج نہیں بنے گا جو میں بنانا چاہتی تھی"۔۔۔ ڈومیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کارہیڈ کوارٹر کے گیٹ کے سامنے موڑ کر روک دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہیڈ کوارٹر کے دفتر پہنچ گئیں۔ کیتھی نے ریک سے شراب کی بوتل اور دو جام انھائے اور لا کر میز پر رکھ دیئے۔

"میں ذرا کرنل ڈیوڈ کو مبارک باد دے دوں۔ اب تو وہ پوری اسرائیلی قوم تو یا پری دنیا کے یہودیوں کا ہیرو بن چکا ہے"۔۔۔ ڈومیری نے کہا تو کیتھی نے جو شراب کی چیلکی لے رہی تھی بے اختیار نہ پڑی۔ ڈومیری نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک ایک طرف میز پر پڑے ہوئے کیتھی کے بڑے سے پرس سے سینی کی بلکل سی آواز سنائی دی تو کیتھی اور ڈومیری دونوں چوٹک پڑیں۔

"ٹرانسیٹر کال"۔۔۔ کیتھی نے تیز لمحے میں کہا اور جلدی سے شراب کا جام رکھ کر اس نے ہاتھ بڑھا کر پرس انھا لیا۔ ڈومیری نے بھی رسیور انھانے کی بجائے واپس ہاتھ کھینچ لیا تھا۔ کیتھی نے پرس کھول کر اس میں موجود ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسیٹر باہر نکلا۔ سینی کی آواز اسی ٹرانسیٹر سے ہی نکل رہی تھی۔ کیتھی نے اس کا بُن پر لیں کر دیا۔

دلے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر صدر صاحب کا کیا رد عمل تھا۔ اور"۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"صدر صاحب کرنل ڈیوڈ پر سخت ناراض ہوئے۔ انہوں نے اسے نانس اور احمق تک کہہ دیا۔ اور پھر اسی غصے کی حالت میں وہ واپس چلے گئے۔ اور"۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اب کرنل ڈیوڈ کہاں گئے ہیں۔ اور"۔۔۔ کیتھی نے پوچھا۔

"انہوں نے کیپٹن رینڈل کے ساتھ مل کر قبضہ الجوف میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو گھیرنے کا پلان بنایا ہے۔ اور وہ صدر صاحب کے واپس جاتے ہی وہاں گئے ہیں میں نے طبیعت کی خرابی کا بہانہ کر کے ان سے ریسٹ لے لیا ہے کیونکہ میں آپ کو کال کر کے تفصیل بتانا چاہتا تھا۔ اور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"انہیں گئے ہوئے کتنی دیر ہوئی ہے۔ اور"۔۔۔ کیتھی نے پوچھا۔

"وس بارہ منٹ ہوئے ہوں گے اور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ اور اینڈ آل"۔۔۔ کیتھی نے کہا اور رائیسر آف کر دیا۔ ڈومیری کے چہرے پر بھی ہوا یاں اڑ رہی تھیں۔ "کیا ہوا۔ تم یہ پریشان نظر آ رہی ہو"۔۔۔ کیتھی نے چونک کر کہا۔

"کرنل ڈیوڈ لاشوں سمیت اور باقی سب گروپس سمیت جی پی فائیو ہیڈ کو رائز پہنچ گئے۔ یہاں لاشوں کو بڑے ہال کمرے میں رکھ دیا گیا۔ کرنل ڈیوڈ نے صدر صاحب کو اطلاع دی تو صدر صاحب اپنے خصوصی ہیلی کاپڑ میں فوراً ہیڈ کو رائز پہنچ گئے۔ انہوں نے جب لاشیں دیکھیں تو سب سے پہلی بات انہوں نے یہ پوچھی کہ ان لاشوں میں کسی عورت کی لاش یا اس کی لاش کا کوئی نکلا موجود نہیں ہے جبکہ عمران کے ساتھ ایک عورت بھی تھی۔ اس پر کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا کہ شاید وہ عورت اس مشن میں شریک نہ ہوئی ہو گی اور پیچھے رہ گئی ہو گی۔ لیکن پھر ایک لاش کے پیروں میں موجود جو توں پر صدر صاحب کی نظر پڑ گئی۔ جو توں کے پھر تکوں پر جی پی فائیو کی خصوصی مرکاف نظر آ رہی تھی۔ جی پی فائیو کے لئے یونیفارم اور جوتے خصوصی طور پر تیار ہوتے ہیں اور ان پر خصوصی طور پر جی پی فائیو کی مخصوص مرکائی جاتی ہے۔ یہ جوتے سامنے آنے پر ساری بات واضح ہو گئی کہ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نہیں ہیں بلکہ یقیناً جی پی فائیو کے آمویزوں کی ہیں۔ مجربراون اور اس کا گروپ باوجود ہدایت کے ہیڈ کو رائز پہنچا تھا جبکہ پہلے جب کرنل ڈیوڈ نے اسے کال کیا تھا تو مجربراون نے جواب دیا تھا کہ ان کی کار خراب ہو گئی ہے لیکن واپسی میں ان کا کار نظر نہ آئی تھی اور نہ ہی وہ ہیڈ کو رائز پہنچے تھے چنانچہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نہیں ہیں بلکہ مجربراون اور اس کے گروپ کی لاشیں ہیں۔ اور"۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے

دیکھا کہ انہوں نے کس طرح کرنل ڈیوڈ جیسے آدمی کو گدھا بنا دیا ہے۔ اس لئے اگر ہم واقعی ان کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی فول پروف پلان بنانا ہو گا جس کا وہ توزٹہ کر سکیں۔ ورنہ دوسری صورت میں تو کرنل ڈیوڈ کی طرح ناکامی اور شرمندگی ہمارے حصے بھی میں آ سکتی ہے۔—— کیتھی نے کہا۔

”پتہ نہیں کیا بات ہے کہ جب سے میں نے اس عمران کے خلاف کام شروع کیا ہے میرا ذہن ہی ماوف ہو کر رہ گیا ہے۔ مجھے یوں محسوس ہونے لگ گیا ہے جیسے مجھ میں سرے سے کسی قسم کی کوئی صلاحیت ہی نہ ہو“۔—— ڈومیری نے کہا۔

”تم نے ان لوگوں کو بہت زیادہ اپنے حواس پر سوار کر لیا ہے۔ اس لئے ایسی حالت ہو گئی ہے۔ تم انہیں اتنا زیادہ نہ لو۔ بس یہی سمجھو کہ یہ لوگ عام سے مجرم ہیں“۔—— کیتھی نے جواب دیا۔

”نہیں کیتھی۔ اصل میں صدر صاحب نے مجھے یہ مشن دے کر میری صلاحیتوں کو چیلنج کیا ہے جبکہ دوسری طرف میرے پاس براہ راست کوئی ٹارگٹ ہی نہیں ہے۔ میں اور میرے ساتھی کئی پنگ کی طرح ہوا میں کبھی ادھر اور کبھی ادھر ہچکو لے کھا رہے ہیں۔ اگر صدر صاحب ہمیں اس لانگ برڈ کمپلیکس کا حدود اربعہ سمجھا کر اس کی نمائت کی ذمہ داری دے دیتے تو ہمارے پاس ایک ٹارگٹ ہوتا اور میں اپنی صلاحیتیں اس ٹارگٹ پر صرف کر دیتی۔ لیکن اب کیا ہوا۔ اس سے میرے اور کرنل ڈیوڈ کے درمیان احمقانہ رسیں لگی ہوئی

”ہم مارے گئے کیتھی۔ ہمیں وہاں سے اس طرح واپس نہیں آتا چاہئے تھا وہ لوگ تو اب اس رہائش گاہ پر قابض ہو چکے ہوں گے“۔—— ڈومیری نے کہا۔

”میں نے تو تمہیں کہا تھا کہ صحیح چلی جانا۔ لیکن تم نے ضد کی۔ پھر بھی کیا ہوا۔ وہاں اس رہائش گاہ میں کیا پڑا ہے جو وہ لے لیں گے“۔ کیتھی نے کہا۔

”لیکن صدر صاحب نے مینگ میں جو پلان بنایا تھا کہ ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹرپ کر کے ان کا خاتمہ کر دیں۔ اب تو وہ ممکن نہیں رہا“۔—— ڈومیری نے کہا۔

”وہ ویسے بھی ممکن نہیں رہا تھا کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو معلوم ہو چکا تھا کہ ان کے خلاف الجوف میں جال بچھایا گیا ہے اور جب وہ جی پی فائیو کو اس قدر خوفناک انداز میں ڈاچ دے سکتے ہیں تو وہ ہمارے ساتھ کیا نہیں کر سکتے تھے۔ میرا تو خیال ہے کہ یہ اچھا ہوا کہ ہم وہاں سے نفل آئے ہیں“۔—— کیتھی نے کہا۔

”وہ تو نہیں ہے لیکن اب کیا کیا جائے۔ کیا اس رہائش گاہ میں واپس پہنچا جائے یا عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کوئی نیا پلان بنایا جائے“۔—— ڈومیری نے کہا۔

”جہاں تک میرا خیال ہے ڈومیری۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی اس عالم انداز میں ہمارے یا کرنل ڈیوڈ کے ہاتھ نہیں آئیں گے۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ یہ لوگ دنیا کے شااطر ترین انسان ہیں۔ تم نے

Scanned & PDF Copy by RFI

اں نے تہ شدہ کانفذ کھول کر اسے میز پر بچھا دیا۔

"یہ دیکھو۔ یہ ہے اس لانگ برڈ کپیکس کا نقش۔" ڈومیری نے پس سے ایک بال پوائنٹ نکال کر ہاتھ میں پکڑتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ دیکھ رہی ہوں۔ واقعی یہ کسی کپیکس کا ہی نقش ہے۔ اس میں لیبارٹری بھی ہے اور فیکٹری بھی۔ خاصاً بڑا کپیکس ہے۔" کیتھی نے نقش پر جھکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور اس پر موجود نشانات کے مطابق اس کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔ یہ دیکھو۔ اس پر اٹھے تیر کا نشان بنا ہوا ہے اور نیچے اسوند لکھا ہوا ہے اور میں نے اس سارے علاقوں کا تفصیلی نقش دیکھا ہے۔ اس کے مطابق اسوند خاصاً بڑا قبہ ہے۔ وہاں ریلوے اسٹیشن بھی ہے لیکن یہ علاقہ زیادہ آباد نہیں ہے۔ بس کھیت ہی کھیت ہیں اور ظاہر ہے یہ راستہ اب سیدھا کر دیا گیا ہو گا لیکن عمران اور اس کے ساتھی ظاہر ہے اسی راستے سے ہی اندر داخل ہو سکتے ہیں جس جگہ یہ تیر کا نشان ہے وہاں تفصیلی نقشے پر بھی سیدھا فارم لکھا ہوا ہے اسوند سیدھا فارم۔" ڈومیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ٹھیک ہے ڈومیری۔ لیکن ہمارے پاس تو یہ نقشہ ہے اس لئے ہمیں معلوم ہو گیا کہ اس کپیکس کا یہ راستہ ہے لیکن عمران کو ال بارے میں کیسے علم ہو گا۔ وہ تو الجوف میں ہی نکریں مارتا رہے گا اور وہاں کرنل ڈیوڈ پہنچ گیا ہو گا۔" کیتھی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران لا занہا ہارنگ ہاؤس پر بقدر کرے گا کیونکہ

ہے۔ اس کا خیال ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دے جبکہ میں چاہتی ہوں کہ میں ایسا کر سکوں۔ لیکن ہم دونوں ہی اس ریس کی وجہ سے مسلسل ناکامی سے دوچار ہو رہے ہیں۔" ڈومیری نے کہا۔

"ای لئے تو کہہ رہی ہوں کہ ہمیں ان کے خلاف ٹھوس منصوبہ بندی کرنی چاہئے۔" کیتھی نے کہا۔

"میں نے ہارنگ ہاؤس کی مکمل تلاشی لی ہے۔ میں نے وہاں ایک تہ خانے میں ایک خفیہ الماری کا سراغ لگایا۔ اس الماری میں ڈاکٹر ہارنگ کی کتابیں اور سائنسی نوٹس بھرے ہوئے تھے لیکن وہاں سے مجھے ایک نقشہ بھی ہاتھ لگا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ نقشہ لانگ برڈ کپیکس کا ہے۔ وہ نقشہ میں ساتھ لے آئی ہوں۔ میرا خیال ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی کرنل ڈیوڈ کے بس کے نہیں ہیں۔ یہ لا محالہ کپیکس تھے کسی نہ کسی صورت میں پہنچ جائیں گے اس لئے کیا یہ بہتر نہیں ہے؟ کہ ہم ویسے ہی اندر ہیرے میں ٹاک ٹویاں مارنے کی بجائے کوئی ایسا سپاٹ منتخب کر لیں کہ عمران اور اس کے ساتھی جب وہاں پہنچیں تو لا محالہ ہمارا اور ان کا سامنا ہو جائے۔" ڈومیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر ایک طرف پڑا ہوا اپنا پرنس انھیا اور اسے کھول کر اس کے اندر سے ایک تہ شدہ کانفذ نکال لیا۔

"اب تم نے صحیح ریک پر سوچنا شروع کر دیا ہے ڈومیری۔" کیتھی نے کہا تو ڈومیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی

"وہ کیوں" ڈومیری نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"اس لئے کہ اگر یہ نقشہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ کیا تو پھر اس کپلیکس کو ان کے ہاتھوں سے کوئی نہ بچا سکے گا صدر صاحب اس کپلیکس کے حدود اربعہ کو اس قدر خفیہ رکھ رہے ہیں کہ اس کا صحیح محل دفعہ جی پی فائیو تک کوہتا نے کے لئے تیار نہیں ہیں جایا کہ کپلیکس کا نقشہ سامنے آجائے" کیتھی نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے کیتھی۔ پھر کیا کیا جائے" ڈومیری کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تم ایسا کرو کہ صدر صاحب کو فون کر کے ان سے کہو کہ تمہیں خفیہ اطلاعات ملی ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی اسوند میں کسی سینڈ فارم پر بقضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح شاید صدر صاحب سمجھ جائیں کہ عمران کو اصل راستے کا علم ہو چکا ہے اور وہ تمہیں وہاں بھجوادیں" کیتھی نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح تو اپنا کام بگڑ جائے گا۔ صدر صاحب بجائے نہیں وہاں بھجوانے کے پوری فوج کو وہاں بھجوادیں گے۔ نہیں۔ نہیں خود ہی یہ کام کرنا ہو گا۔ وہاں موجود افراد کو ختم کر کے ہم خاموشی سے بقضہ کر لیں گے اور بعد میں اگر صدر صاحب نے کچھ کہا تو میں کہہ سکتی ہوں کہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس سینڈ فارم میں پناہ لینا چاہتے تھے اور یہ سینڈ فارم فلسطینی گروپ کا بتایا یا تھا اس لئے میں نے پیشگی اس پر بقضہ کر لیا۔ ہم نقشے اور کپلیکس

اس کا خیال ہو گا کہ اسے وہیں سے اس کپلیکس کا کلیو مل جائے گا۔ اگر ہم وہاں فون کر کے کسی نہ کسی طرح اس راستے کے بارے میں اسے اشارہ کر دیں تو لامحہ اس راستے پر پہنچ گا اور اس طرح ہم اسے کوئی کر لیں گے" ڈومیری نے کہا۔

"پھر تو یہ اشارہ اسی صورت میں دیا جائے جب ہم اس جگہ پہنچ چکے ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہم سے پہلے وہاں پہنچ جائے۔ پھر کیا ہو گا" کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری پات درست ہے۔ ہمیں جلد از جلد اس سینڈ فارم پر پہنچ جانا چاہئے اور پھر وہاں سے ہارنگ ہاؤس میں فون کے ذریعے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اشارہ دے کر جال میں پھنسایا جا سکتا ہے" ڈومیری نے کہا۔

"اگر اس کپلیکس کا راستہ اس سینڈ فارم میں ہے تو پھر لامحہ اس سینڈ فارم پر حکومت کے تربیت یافتہ آدمی قابض ہوں گے۔ ان کا کیا ہو گا" کیتھی نے کہا تو ڈومیری بے اختیار چوک پڑی۔

"پھر ایسا ہے کہ ہم صدر صاحب سے بات کر کے وہاں کے لئے خصوصی اجازت لے لیں" ڈومیری نے کہا۔

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔ صدر صاحب کو جیسے ہی تم نے بتایا کہ تمہیں کپلیکس کا نقشہ ہاتھ لگ گیا ہے تو وہ اسی وقت تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو گولی سے اڑانے کا حکم دے دیں گے" کیتھی نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by⁴RFI

کے راستے والے سارے قھے کو ہی گول کر جائیں گے۔” ڈومیری نے کہا۔

”لیکن پھر عمران کو وہاں کیسے بلاوگی؟“ ۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

”یہ بات بھی غلط ہے۔ ہم عمران کو اشارہ کیوں دیں۔ وہ خود تلاش کر کے وہاں پہنچ جائے تو دوسری بات ہے۔“ ۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

”لیکن اگر اس سے پہلے ہی کرنل ڈیوڈ نے اسے گھیر لیا۔ تب۔“ کیتھی نے کہا۔

”اب مجھے سو فیصد یقین آچکا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کرنل ڈیوڈ اور جی پی فائیو کے بس کے نہیں ہیں۔ اس لئے وہ ان لوگوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ البتہ جب بھی وہ سینڈ فارم پہنچیں گے تو ہم وہاں پہلے سے ان کے استقبال کے لئے موجود ہوں گے۔ اس لئے ہم آسانی سے انہیں کور کر لیں گے۔“ ۔۔۔ ڈومیری نے جواب دیا۔

”اوکے۔ تو پھر ہمیں راتوں رات ہی اس سینڈ فارم پر آپریشن مکمل کر لیتا چاہئے۔“ کیتھی نے کہا تو ڈومیری نے اثبات میں سرہلا دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے نقشہ تھہ کر کے ایک بار پھر اپنے پرس میں ڈال لیا تھا۔

عمران اور تنوری دونوں کاریں جن میں میجر براون اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں لدمی ہوئی تھیں لے کر اس جگہ پہنچ گئے۔ جہاں پہنچن رینڈل اور اس کا گروپ ان کاروں پر میزاںکل فائر کرنے کے لئے چھپا ہوا تھا۔ اس جگہ سے تقریباً سو گز پہلے ایک خاصانگ ساموڑ تھا اور شاید کیپن رینڈل نے اس جگہ کو آپریشن کے لئے اسی لئے منتخب کیا تھا کہ آنے والوں کو موڑ مڑ کر فوری طور پر کور کیا جاسکے اور انہیں سنجھنے کا موقع ہی نہ مل سکے لیکن یہی موڑ عمران اور تنوری دونوں کی پانگ کے لئے بہترین ثابت ہوا تھا۔ ان دونوں نے کاروں کو اس روک دیا تھا اور پھر اسٹینر نگ کو بیٹھ کی مدد سے اس طرح فلک لر دیا تھا کہ اسٹینر نگ لھووم کر جیسے ہی سیدھا ہوتا۔ مکمل طور پر ہتا اور کار سیدھی آگے دوڑتی چلی جاتی۔ ایک سیلیٹر پر مکمل لگا۔ لئے انہوں نے ایک بڑا سا پھر ایک سیلیٹر کے ساتھ اس

مکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں“ — تنویر نے جواب دیا۔

”اوے کے۔ آؤ اب دوسری طرف چلیں“ — عمران نے کہا اور پھر انہوں نے تیزی سے سڑک کراس کی اور دوسری طرف کھیتوں میں موجود درختوں کے درمیان دوڑتے ہوئے وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں اس نے جولیا کو کار سمیت پہنچنے کا کہا تھا۔ وہاں جولیا موجود تھی جبکہ باقی ساتھی اس کی ہدایت کے مطابق کھیتوں کے درمیان سے گزر کر کیپٹن رینڈل اور اس کے گروپ کے عقب میں پہنچنے کے لئے جا چکے تھے۔ عمران اور تنویر کو دیکھتے ہی جولیا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا تھا۔

”مجھے تم دونوں کی فکر تھی کیونکہ تمہاری معمولی سی غلطی بھی تمہارے لئے مہلک ثابت ہو سکتی تھی“ — جولیا نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا۔

”تم فکر نہ کرو۔ ہم دونوں کا مرنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔“ — عمران نے مکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار جھینپ سی گئی جبکہ تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

”اب ہمیں بھی وہاں پہنچنا چاہئے“ — تنویر نے عمران سے کہا۔

”نہیں۔ ہم یہیں رہیں گے۔ ابھی کام بیجد لہا ہے۔ کرتل ڈیوڈ وہی آدمی ہے۔ اگر اسے معمولی سا شہر بھی پڑ گیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس سارے علاقے کو ہی تغیر لے۔ ایسی صورت میں ہمارا ایک جگہ

طرح رکھ دیا تھا کہ صرف پیر کے ایک اشارے سے پھر ایکسیلیٹر پر جم جاتا۔ یہ انتظامات مکمل کرنے کے بعد انہوں نے کاریں شارٹ کیں۔ آگے عمران کی کار تھی جبکہ پیچھے جوانا کی۔ اور پھر موڑ کاٹتے ہوئے انہوں نے کار کی رفتار کو بڑھایا اور پھر موڑ کے قریب عمران نے پیر کی مدد سے بھاری پھر کو ایکسیلیٹر پر جم کر کھاتا تو کار کی رفتار اور بھی زیادہ ہو گئی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے کار کا دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے لمبی چھلانگ لگا کر وہ سڑک کے کنارے کھیت میں گرا اور پھر رول ہوتا چلا گیا چونکہ کار کی بڑی بیان روشن تھیں اس لئے اسے یقین تھا کہ تیز روشنی کے عقب میں پیدا ہو جانے والے گھپ اندر ہرے کی وجہ سے اس کی کار سے چھلانگ کو کیپٹن رینڈل اور اس کے ساتھی نہ دیکھ سکیں گے۔ کار کی انتہائی تیز رفتاری کی وجہ سے عمران کے باہر چھلانگ لگاتے ہی دروازہ خود بخود دھماکے سے بند ہو گیا۔ عمران کا جسم کافی دور تک رول ہوتا چلا گیا اور پھر عمران جیسے ہی سنبھلا اس نے میزانلوں کے خوفناک فائر ہوں کی آوازیں سنیں اور وہ بے اختیار انٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے دونوں کاروں پر میزانلوں کی بارش ہوتے اور پھر انہیں ہوا میں اڑ کر تباہ ہوتے اور اس کے پرزوں کو بکھرتے دیکھا۔

”تم ٹھیک تو ہو“ — عمران کو عقب سے تنویر کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے مڑا۔

”تم اپنی سناؤ۔ تمہیں چوت تو نہیں آئی“ — عمران نے

بن چکی تھی۔ تباہ شدہ اور جلی ہوئی کاروں کے ڈھانچے نائٹ ٹیلی سکوپ میں اب اسے اور زیادہ صاف دکھائی دے رہے تھے حتیٰ کہ کاروں کے ٹوٹے ہوئے پرے اور لاشوں کے بکھرے ہوئے نکلوے تک اسے یہاں بیٹھے نظر آرہے تھے۔ اسی لمحے اچانک عمران کو خیال آیا کہ اگر کرمل ڈیوڈ نے مجربراً اون کو ٹرانسیسٹر پر کال کی تو پھر مسلکہ بن جانے گا کیونکہ ٹرانسیسٹر کار میں نصب تھا اور کار نیچے تھی۔ اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ کو واپس گلے میں ڈالا اور تیزی سے نیچے اترنے لگا۔

"کیا ہوا"۔۔۔ اس کے نیچے اترتے ہی ایک طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔ وہ ایک درخت کی اونٹ سے نکل کر اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔

"ٹرانسیسٹر کار میں ہے اور کرمل ڈیوڈ لازماً تصدیق کے لئے مجربراً اون کو کال کرے گا"۔۔۔ عمران نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے لے لیا۔

"تو پھر"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ٹرانسیسٹر پر فکہ فریکونسی مجھے پیک کرنا ہو گی پھر اسے آف کر دوں گا اور اپنے ٹرانسیسٹر پر وہی فریکونسی ایڈ جست کر لوں گا۔ پھر بات ہبٹ کی"۔۔۔ عمران نے کار کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے والے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ دس منٹ بعد عمران جب اڑا سے باہر آیا تو وہ کار میں نصب ٹرانسیسٹر کی فریکونسی اپنی جیب میں ڈالا، ٹرانسیسٹر پر صرف فکہ کر چکا تھا بلکہ اس نے کار کا ٹرانسیسٹر

اکٹھے ہونا ہمارے لئے نقصان وہ ثابت ہو سکتا ہے۔ جولیا کار میں موجود بیگ میں نائٹ ٹیلی سکوپ ہے وہ مجھے نکال دو تاکہ میں کسی درخت پر چڑھ کر اب اطمینان سے اس ایکشن فلم کا باقی حصہ دکھنے سکوں"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے سرہلا دیا اور تیزی سے کار کی عقبی نشست کی طرف مڑ گئی۔ چند لمحوں بعد اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ لا کر عمران کو دے دی۔ عمران نے اسے گلے میں ڈالا اور پھر قریب موجود اونچے درخت کی طرف بڑھ گیا۔

"تم دونوں مشین گنیں لے کر ایک دوسرے سے ذرا فاصلے پر رہو گے اور ہر طرف سے پوری طرح محتاط رہو گے۔ بازی کسی بھی وقت پلٹ سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے درخت پر چڑھتے ہوئے جولیا اور تنویر سے کہا اور پھر وہ اونچے درخت پر چڑھ کر ایک دو شانے میں جم کر بیٹھ گیا اور اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگائی اس نے دیکھا کہ جس جگہ کیپن رینڈل اور اس کے گروپ نے آپریشن مکمل کیا تھا وہاں اب جگہ جگہ سرچ لائیں لگائی جا رہی تھیں اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ سرچ لائیں اس کی پلانگ کو ناکام بھی کر سکتی تھیں کیونکہ اس طرح لاشیں زیادہ آسانی سے پہچانی جا سکتی تھیں لیکن اسے حوصلہ اس بات کا ہو رہا تھا کہ کیپن رینڈل اور اس کے ساتھیوں نے دونوں کاروں پر اس قدر بے تحاشا میزائل فائز کئے تھے کہ کسی لاش کا صحیح سلامت رہ جانا تقریباً ناممکن تھا۔ تھوڑی دیر بعد سرچ لائیں روشن ہو گئیں اور اب وہ جگہ تیز روشنی کی وجہ سے بقعہ نور

سمیتے اور انہیں لا کر سڑک پر رکھتے ہوئے دیکھاتو اس نے ایک طویل سائنس لیا۔ اس کی ساری پلانگ کا انحصار اب اس بات پر تھا کہ کرنل ڈیوڈ ان لاشوں کو پہچانتا ہے یا نہیں۔ وہ مسلسل دیکھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد لاشوں کے ٹکڑے سڑک پر رکھ دیئے گئے اور پھر ان لاشوں کی ایڈ جسمینٹ ہونی شروع ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کرنل ڈیوڈ اور کیپن رینڈل کو تیزی سے واپس ایک طرف کھڑی ہوئی کار کی طرف بڑھتے دیکھا اور کرنل ڈیوڈ کے انداز میں جو تیزی تھی اس نے اسے چوڑکا دیا اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی خاص بات پر بوکھلا گیا ہو۔ چند لمحوں بعد ہی عمران کی جیب میں موجود ٹرانسیسٹر پر کال آنا شروع ہو گئی تو عمران سمجھ گیا کہ کرنل ڈیوڈ کو یقیناً کسی لاش پر شک پڑ گیا ہے اور اب وہ مجربر براون سے بات کر کے اس شک کو دور کرنا چاہتا ہے۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل ڈیوڈ نے مجربر براون کو ہدایت کی تھی کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کاروں کے عقب میں موقع پر پہنچے اور ظاہر ہے عمران ایسا نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے مجربر براون کے اب تک وہاں نہ پہنچنے کی وجہ سے بھی کرنل ڈیوڈ چونک پڑا ہو گا۔ اس نے ٹرانسیسٹر جیب سے نکلا اور اس کا بہن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اور“ — کرنل ڈیوڈ کی تیز اور چینتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”لیں سر۔ مجربر براون اٹنڈنگ یو۔ اور“ — عمران نے بڑے مسلمان لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس کے لمحے کا اثر کرنل رینڈل ہو گا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کئی آمیوں کو لاشوں کے ٹکڑے

بھی آف کر دیا تھا تاکہ کال یہاں رسیوہی نہ ہو سکے۔ ”پوری طرح ہوشیار رہنا۔ انہوں نے سرج لاسٹیں لگادی ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ مجربر براون اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پہچان لیں۔ ایسی صورت میں وہ لازماً اس سارے علاقوں کو گھیرنے کی کوشش کریں گے“ — عمران نے جولیا سے کما اور جولیا کے اثاثات میں سرہانے پر وہ ایک بار پھر تیزی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ درخت پر اسی جگہ بیٹھ کر جب اس نے گلے میں لٹکی ہوئی نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگایا تو منظروں یے ہی تھا۔ اس میں کوئی تبدیلی نہ آئی تھی۔ عمران نے سر کو ادھر ادھر گھما کر جائزہ لینا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک کار کے ہیولے کو کھیتوں کے درمیان دوڑ کر سڑک کی طرف جاتے دیکھاتو اس نے اس پر نظریں جمادیں۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کرنل ڈیوڈ کی کار ہے جواب آپریشن سپاٹ پر جا رہا ہے۔ وہ کرنل ڈیوڈ کی فطرت کو اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ ایسے خطرناک موقع سے ہمیشہ دور ہی رہتا تھا اور جب تک آپریشن مکمل نہ ہو جائے وہ آپریشن سپاٹ پر نہ آتا تھا۔ اب اسے کیپن رینڈل نے اطلاع دی ہو گی اس لئے اب وہ آپریشن سپاٹ پر جا رہا ہو گا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے کار کو وہاں رکتے دیکھا اور نائٹ ٹیلی سکوپ میں کرنل ڈیوڈ کو کار سے باہر نکلتے دیکھ لیا پھر کرنل ڈیوڈ ایک اور آومی کے ساتھ کاروں کی طرف بڑھتا چلا گیا اور عمران سمجھ گیا کہ یہ دوسرا آومی کیپن رینڈل ہو گا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کئی آمیوں کو لاشوں کے ٹکڑے

ڈیوڈ پر پڑ سکے۔ لجھ اور آواز مجربراون کی ہی تھی۔

”کہاں ہو تم۔ تمہیں میں نے کہا تھا کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کی کاروں کے پیچے یہاں کیپن رینڈل والے سپاٹ پر آؤ۔ لیکن تم ابھی تک نہیں پہنچے۔ جواب دو۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ اور۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کا لجھ غصیلا تھا لیکن بھر حال اس بار اس کے لجھ میں پہلے جیسا غصہ موجود تھا اور عمران سمجھ گیا کہ اس کے اطمینان بھرے لجھ میں جواب دینے کا بھر حال کرنل ڈیوڈ پر مشتمل اثر پڑا ہے۔ ”سر۔ کاراچائیک خراب ہو گئی ہے۔ اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا سر۔ اور۔۔۔ عمران نے کہا۔

”وہ تو مارے جا چکے ہیں عمران کا آدھا جلا ہوا چہرہ دستیاب ہوا ہے۔ لیکن اس کا آدھا چہرہ بتا رہا ہے کہ وہ میک اپ میں نہیں تھا۔ اور۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کی تیز آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ کرنل ڈیوڈ کس مقصد کے لئے کال کرنے پر مجبور ہوا ہے وہ اس آدمی چہرے کی وجہ سے مغلکوں ہو گیا تھا کیونکہ اب تک اسے یہ روپورث نہ دی گئی تھی کہ عمران اپنے اصل چہرے میں ہے اور ظاہر ہے ایسا ممکن ہی نہ تھا لیکن عمران پہلے ہی صدر کو اس بارے میں ہدایت کر چکا تھا۔

”وہ سب مقامی میک اپ میں تھے لیکن سر۔ وہ ماںک میک اپ میں تھے۔ میں نے خود چیک کیا تھا۔ اور۔۔۔ عمران نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

”ایا تمہیں یقین ہے۔ اور۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کا لجھے امید بھرا سا تھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”جی ہاں سر۔ میں نے خود قریب سے دیکھا تھا سر۔ اور۔۔۔ عمران نے بڑے با اعتماد لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ کیپن رینڈل کی بات درست ہے اس کا ماںک جل گیا ہو گا ٹھیک ہے۔ اسکے جلدی کار ٹھیک کر کے آؤ۔ اور۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اس بار انتہائی اطمینان بھرے لجھے میں کہا۔

”لیں سر۔ کوشش کر رہا ہوں سر۔ اور۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے اور اینڈ آل کی آواز سنائی دی اور اس نے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسیور آف کیا لیں چند لمحوں بعد ہی ایک بار پھر ٹرانسیور سے کال آنا شروع ہو گئی تو عمران بے اختیار چوک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ابھی تو کرنل ڈیوڈ نے کال آف کی تھی پھر اتنی جلدی کہ اس کی دوبارہ کال نہ آسکتی تھی اور دوسرا کون مجربراون کی اس شخصی فریکونسی پر کال کر سکتا تھا۔ اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ٹرانسیور آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کا لنگ۔ اور۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کی تیز آواز سنائی دی۔

”لیں سر مجربراون اشنڈنگ یو سر۔ اور۔۔۔ عمران نے حیرت

ساتھیوں کی لاشوں سمیت ہیڈ کوارٹر جا رہا ہے اور ظاہر ہے اس کی صرف قابل دید ہوگی۔ تھوڑی دیر بعد ساری کاریں اس کے سامنے سے گزر کر جب آگے بڑھ گئیں تو عمران نے نائنٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے علیحدہ کر کے گلے میں لٹکایا اور پھر تیزی سے درخت سے نیچے اترنے لگا۔

”دوبارہ کال آئی تھی۔ اس کرنل ڈیوڈ کو شک تو نہیں پڑ گیا تھا۔“
عمران کے نیچے پہنچتے ہی جو لیا نے کہا۔

”پڑ تو گیا تھا لیکن پھر دور ہو گیا۔ اب وہ فاتحانہ انداز میں مارچ کرتا ہوا اپنے ہیڈ کوارٹر جا رہا ہے۔ اب ہمیں اس آپریشن سپاٹ پر پہنچنا ہے۔“ عمران نے کہا۔ اسی لمحے تواریخ بھی ایک طرف سے آگیا اور چند لمحوں بعد وہ تینوں کار میں بیٹھے اس طرف کو بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ہزار ایونگ سیٹ پر عمران تھا اور وہ کار کو کھیتوں کے درمیان سے گزار ر آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

”کھیتوں کے درمیان کار چلا کر تیک ہو رہے ہو۔ سڑک کی طرف سے ہو کر اطمینان سے چلو۔“ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جو لیا نے کہا۔

”میں اس لئے کھیتوں کے درمیان چل رہا ہوں تاکہ وہاں موجود امار ساتھی سمجھ جائیں کہ اس کار میں ہم ہی ہیں ورنہ سڑک کی طرف سے تو وہ ملکوں کی بھی ہو سکتے ہیں۔“ عمران نے جواب دیا تھا اسے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران سپاٹ کے

بھرے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہاری کار ٹھیک ہو گئی ہے یا نہیں۔ اور۔“ کرنل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں پوچھا۔

”لیں سر۔ تقریباً ٹھیک ہو گئی ہے سر۔ اور۔“ عمران نے گول مول سے لمحے میں کہا۔

”تم ایسا کرو کہ کار ٹھیک کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ ہم سب وہیں پہنچ رہے ہیں۔ اور اینڈ آل۔“ کرنل ڈیوڈ کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسیسٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ کرنل ڈیوڈ کی اس ہدایت کا مطلب تھا کہ اسے ان لاشوں پر شک نہیں پڑا اور وہ انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں سمجھ کر ہیڈ کوارٹر لے جا رہا ہے۔ اس نے ٹرانسیسٹر واپس جیب میں ڈالا اور گلے میں لٹکی ہوئی نائنٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگای۔ اس نے دیکھا کہ کیپشن رینڈل کے آدمی اب لاشوں کو اٹھا کر اپنی کاروں میں ڈال رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد سرچ لائنیں بھی آف ہو گئیں اور پھر کچھ دیر بعد اس نے چھ سات کاروں کو ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے میں روڈ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ سب سے آگے وہی کار تھی جس میں کرنل ڈیوڈ آیا تھا۔ عمران چشم تصور سے کرنل ڈیوڈ کی حالت کو دیکھ کر دل ہی دل میں ہنس رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل ڈیوڈ اس وقت عمران اور اس کے

وقت یہ خوشخبری بھی سنائے اور ان سے اپنے کارناٹے کو بھی کفرم کیا۔ ایسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ صدر ڈومیری اور اس کے گروپ کو واپس بلوا لے۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہمیں بیجید سولت ہو ہائے گی اور ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر ہمیں کسی رکاوٹ کا سامنا نہ رہا پڑے گا۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ایسا ہوا بھی سی تو صحیح کو ہی ہو گا۔ رات کے وقت تو مشکل ہے۔ جولیا نے کہا۔

"تمہاری نظر میں چونکہ میری کوئی اہمیت نہیں ہے اس لئے تم یہ ہاتھیں کر رہی ہوں ورنہ اسرائیل کے صدر کو جیسے ہی اطلاع ملی کہ کرنل ڈیوڈ مجھے ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے تو وہ سب اس طرح حرکت میں آجائیں گے جیسے انہوں نے پوری دنیا کو فتح کر لیا ہو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد انہوں نے دو کاروں کو قبصہ لی طرف سے آتے دیکھا تو وہ سب الرٹ ہو گئے۔ ان سب نے اوٹ لے لی۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں وہیں ان کے قریب ہی سڑک پر آ کر رک گئیں۔ عمران ایک درخت کی اوٹ میں کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد اس نے کار میں سے ڈومیری کو اترتے دیکھا تو اس کے لیوں پر مسکراہٹ رینگ آئی۔ ڈومیری کے ساتھ ایک اور عورت تھی۔ ان کے پیچھے ایک اور کار بھی رک گئی تھی جس میں مرد تھے۔ "تم لوگ چلو ہیڈ کوارٹر۔ ہم آ رہے ہیں۔" ڈومیری نے عقیقی

قریب پہنچ گیا۔ اس نے جیسے ہی کار روکی ادھر ادھر سے صدر اور کمپنی شکلیں نکل کر قریب پہنچ گئے۔ عمران، جولیا اور تنوری تینوں کار سے نیچے اتر آئے۔

"عمران صاحب۔ کرنل ڈیوڈ کو آپ کی لاش پر بیٹک پڑ گیا تھا لیکن پھر اس کا شک دور ہو گیا۔" صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "ظاہر ہے یہ اہمیت مجھے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اب تنوری کی لاش تو مٹکوک ہو ہی نہیں سکتی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جیسے تم مٹکوک ہو اسی طرح تمہاری لاش بھی مٹکوک ہی ہو گی۔" تنوری نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب۔" صدر نے کہا۔ "اب قبصہ الجوف پہنچتا ہے۔ وہاں میرا خیال ہے کہ ڈومیری اور اس کے گروپ سے نکراوہ ہو سکتا ہے۔" عمران نے کہا۔ "تو آپ اس ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر بقہد کریں گے۔" صدر نے کہا۔

"ہاں وہیں سے اس لائگ برڈ کیپلیکس کا کوئی کلیو مل سکتا ہے۔" عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر چلیں۔" صدر نے کہا۔ "ابھی نہیں۔ میرا خیال ہے کہ کچھ دیر انتظار کر لیں۔ کرنل ڈیوڈ ہیڈ کوارٹر گیا ہے۔ وہ کوشش کرے گا کہ اسرائیل کے صدر کو اسی

”ایں مادام“۔۔۔ اس آدمی نے کہا اور دوبارہ کار میں بیٹھ گیا۔ پہنچوں بعد دونوں کاریں تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئیں۔ تھوڑی دیر بعد ڈومیری اور اس کی ساتھی عورت کیتھی واپس آئیں اور اپنی کار میں بیٹھ کر آگے بڑھ گئیں۔

”یہ تو ڈومیری اور اس کے ساتھی تھے لیکن بعد میں آئے والے کون تھے“۔۔۔ صدر نے قریب آتے ہوئے کہا۔

”ان کے بولنے کا انداز بتا رہا تھا کہ ان کا تعلق فوج سے ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان کے بعد میں آئے والوں کا تعلق یقیناً ملٹری انٹلی جس سے ہو گا“۔۔۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

”اب کیا پروگرام ہے“۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”اب تو میدان مکمل طور پر صاف ہو چکا ہے اس لئے اب سیدھے ہارنگ ہاؤس چلنا ہے“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب کار کی طرف بڑھ گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ خاصی تیز رفتاری سے قبیہ الجوف کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”عمران صاحب۔ اگر انہیں کسی بھی لمحے شک پڑ گیا تو پھر لامحالہ وہ واپس آئیں گے۔ اس صورت میں ہم اس ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر پھنس نہ جائیں گے“۔۔۔ صدر نے کہا۔

”جس انداز میں ہمیں گھیرنے کی کوشش کی گئی ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اب ڈاکٹر ہارنگ وہاں موجود نہ ہو گا۔ وہ لامحالہ لانگ بڑ کپلیکس میں شفت ہو چکا ہو گا اور لانگ بڑ کپلیکس کو سیل کر دیا ہیں“۔۔۔ ڈومیری نے اوپنجی آواز میں کہا۔

کار کے ڈرائیور سے کہا تو دوسری کار ٹرن لے کر آگے بڑھی اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

”کیتھی تم کار سے ثارچ نکال لو“۔۔۔ ڈومیری نے مڑ کر دوسری عورت سے کہا تو اس نے مڑ کر کار سے ایک ثارچ نکالی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتیں جلی ہوئی کاروں کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ ”کاش یہ کام میرے ہاتھوں مکمل ہوتا تو کتنا لطف آتا“۔۔۔ دور سے ڈومیری کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ ان دونوں نے ثارچ کی روشنی میں جلی ہوئی اور تباہ شدہ کاروں کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔

”ان کا خاتمه نہ کر دیں“۔۔۔ اچانک ساتھ کھڑی جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چوٹک پڑا۔

”اوہ۔ یہ کام نہ کرنا۔ ورنہ سارا بنا بنا یا کھلی بگڑ جائے گا“۔ عمران نے تیز لمحے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہوتی بھینج لئے اور اسی لمحے انہیں دور سے دو اور کاریں الجوف کی طرف سے آتی دکھائی دیں۔ وہ دونوں کاریں بھی ڈومیری کی کار کے قریب آ کر رک گئیں۔ پہلی کار میں سے ایک لمبا تر نگا آدمی باہر نکلا۔

”مادام کوئی پر ابلم“۔۔۔ اس آدمی نے سڑک سے ہی ڈومیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوہ نہیں۔ تم جاؤ۔ ہم دیسے ہی ان کاروں کا جائزہ لے رہی ہیں“۔۔۔ ڈومیری نے اوپنجی آواز میں کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

بار عمران بھی نہ پڑا۔

”اس کا علم صرف افریقہ تک ہی محدود ہے“۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

تحوڑی دیر بعد کار جب قبے کی حدود میں داخل ہوئی تو اکاڈمی آدمی نظر آرہے تھے۔ سڑک کے کونے پر ایک آدمی ہاتھ میں ایک بڑی تارچ اٹھائے کھڑا ہوا نظر آیا تو عمران نے کار اس کے قریب لے جا کر روک دی وہ آدمی کار رکتے ہی چونکہ کرا سے دیکھنے لگا۔

”ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ کہاں ہے“۔۔۔ عمران نے ڈرائیور گیٹ کی کھڑکی سے سر باہر نکال کر اس آدمی سے پوچھا تو اس نے جلدی جلدی راستہ سمجھانا شروع کر دیا۔ اس کے تفصیل بتا۔ پر عمران کو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ قبے کی عام آبادی سے ہٹ کر تقریباً تین چار کلو میٹر دور باغ کے اندر بنی ہوئی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ باغ کے درمیان سے جاتی ہوئی سڑک سے گزرتے ہوئے درختوں کے درمیان میں ہوئی ایک انتہائی شاندار اور پر شکوہ رہائش گاہ کے بیرونی گیٹ تک پہنچ گئے۔ گیٹ بند تھا اور باہر کوئی آدمی بھی نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران نے کار روکی اور پھر خود ہی اتر کر وہ پھانک لی طرف بڑھ گیا اور پھر ستون پر موجود کال نیل کا بٹن پر لیس کر دیا۔

”کون ہے“۔۔۔ ڈور فون سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لمحہ بیت تھا۔

”لرل ڈیوڈ چیف آف جی پی فائیو دروازہ کھولو“۔۔۔ عمران نے

گیا ہو گا۔ میں وہاں صرف اس لئے جا رہا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ وہاں سے ہمیں اس کپیکیس کے بارے میں کوئی کلیو مل جائے۔ اس لئے وہاں ہم نے مستقل نہیں رہتا بلکہ صرف وہاں کی تلاشی لینی ہے۔“ عمران نے جواب دیا۔

”اور اگر کوئی کلیونہ ملا تو“۔۔۔ جو لیا نے کہا۔ ”تو پھر کسی نجومی کے پاس جا کر زانچہ بنوانا پڑے گا“۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو جو لیا نے بے اختیار ہوتے بھیجنے لئے۔

”تم سے تو بات کرنا ہی عذاب ہے۔ کاث کھانے کو دوڑتے ہو خود جو چاہے بکواس کرتے رہو“۔۔۔ جو لیا نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بھٹائے ہوئے لمحے میں کہا۔

”یہ جان بوجھ کرایسا کرتا ہے تاکہ اس کی اہمیت بنی رہے“۔۔۔ تنویر نے فوراً ہی بات کرتے ہوئے کہا۔

”میں نے کوئی غلط بات تو نہیں کی جو تم دونوں بس بھائیوں کو اس قدر غصہ آ رہا ہے۔ اگر وہاں سے کلیونہ ملا تو ظاہر ہے کہ پھر کسی نجومی سے ہی رابطہ کرنا پڑے گا۔ دیسے نجومی تو ہمارے ساتھ ہی جا رہا ہے۔“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صادر بے اختیار نہیں پڑا۔ کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ نجومی سے عمران کا اشارہ اس کی طرف ہی ہو گا۔

”نجومی تو تمہارا وہ وجہ ڈاکٹر ہے جو ہر وقت نجات کرنے کے لیے دیوتاؤں کے نام لیتا رہتا ہے“۔۔۔ تنویر نے جواب دیا تو اس

"تمام ملازمین کو یہاں بلاو اور سنو۔ کوئی ملازم باقی نہ رہے کیونکہ میرے آدمیوں نے پوری عمارت کی تلاشی لینی ہے۔ اگر کوئی باقی رہ گیا تو پھر وہ دشمن ایجنت ہی سمجھا جائے گا"۔ عمران نے اسی طرح خفت اور تھکمانہ لمحے میں کہا۔

"لیں سر۔ میں ابھی بلا لاتا ہوں سر"۔ ملازم نے جواب دیا اور بیرونی دروازے کی طرف مر گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہاں اس آدمی سمیت پانچ مرد پہنچ گئے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت اور خوف لے تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ لوگ جا کر تلاشی لیں اور اگر کوئی آدمی نظر آئے تو اسے کوئی مار دیں"۔ عمران نے تیز اور تھکمانہ لمحے میں اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ سب سرہاتے ہوئے تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"تم سب میں سے ڈاکٹر ہارنگ کا سب سے پرانا ملازم کون ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جی میں ہوں"۔ اس آدمی نے کہا جس نے پورچ میں آکر عمران سے بات کی تھی اور جو سب ملازمین کو ہال کمرے میں بلا لایا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"میرا نام مارٹن ہے جناب"۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"تم یہاں کے مقامی آدمی ہو یا دارالحکومت سے آئے ہو"۔ عمران

بھی انتہائی کردست لمحے میں کہا۔

"اوہ۔ لیں سر۔ لیں سر"۔ دوسری طرف سے بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد بڑا سا پھانک خود بخود کھلتا چلا گیا۔ عمران نے کار لے جا کر پورچ میں روکی اور پھر وہ سب کار سے نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے اندر وہی طرف سے ایک ملازم نما آدمی تیزی سے باہر آگیا۔

"جج۔ جناب۔ حکم فرمائیے جناب"۔ اس آدمی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "مادام ڈو میری کب گئی ہیں یہاں سے"۔ عمران نے کرخت لمحے میں کہا۔

"سر۔ ایک گھنٹہ ہو گیا ہے"۔ اس آدمی نے مودبانتہ لمحے میں جواب دیا۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ یہاں دشمن ایجنت چھپے ہوئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"جج۔ جناب یہاں تو صرف ہم چھ ملازمین ہیں جناب۔ ڈاکٹر صاحب کے ملازمین۔ اور تو یہاں کوئی بھی نہیں"۔ ملازم نے جواب دیا۔

"او کے۔ چلو کسی بڑے ہال کمرے میں چلو"۔ عمران نے کہا اور آدمی سرہلاتا ہوا مڑا اور عمران سے آگے آگے چلنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک کافی بڑے ہال کمرے میں پہنچ گئے۔

”انیں تو جناب ڈاکٹر صاحب نے ملازمین فراہم کرنے والی کمپنی کے ذریعے منگوایا تھا۔“— مارش نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ ہال میں پونکہ کریاں موجود تھیں اس لئے عمران نے ان سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی ایک طرف رکھی ہوئی کری پڑیں گے۔ وہ سب اپنے انداز اور چہروں سے ہی فالقتا ملازم لگ رہے تھے اس لئے عمران کو ان کی طرف سے کوئی غلطہ بھی نہ تھا اور ویسے بھی اسے معلوم تھا کہ جی پی فائیو کی دہشت اتنی ہے کہ یہ لوگ اس کی اجازت کے بغیر شاید منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکالیں۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد ایک ایک کر کے اس کے سب ساتھی اندر داخل ہونا شروع ہو گئے۔

”کچھ نہیں ہے۔“— جولیا اور صدر نے کہا۔
”اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ اطلاع غلط تھی۔“— عمران نے کری سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”یہ سر۔ یہاں تو کوئی فالتو آدمی آیا ہی نہیں اور آبھی نہیں سکتا۔ کیونکہ مجھے حکم ہے کہ ہم کسی صورت بھی کسی کو اندر نہ آنے دیں لیکن آپ تو سرکاری آدمی ہیں جناب اس لئے آپ کو تورو کا نہیں ہا سکتا تھا۔“— مارش نے دانت نکالتے ہوئے خوشامدانہ لمحے میں کہا۔

”نہیں ہے۔ باقی ملازمین اپنا اپنا کام کریں البتہ مارش۔ تم ابھی کہیں رہو گے۔“— عمران نے کہا تو باقی پانچ ملازمین سلام کر کے

نے پوچھا۔

”جی میں تو ڈاکٹر ہارنگ صاحب کا خاندانی ملازم ہوں جناب۔ میں تو ان کے گھر میں ہی پلا برہما ہوں۔“— مارش نے جواب دیا۔

”جب ڈاکٹر ہارنگ یہاں آئے تو تم ان کے ساتھ ہی آئے تھے۔“— عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں جناب۔“— مارش نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ جب ڈاکٹر ہارنگ نے لیبارٹری بنوالی تھی تو تم اس وقت بھی ان کے ساتھ ہی تھے۔“— عمران نے کہا۔

”اوہ۔ نہیں جناب۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب یہاں نہیں رہتے تھے۔ وہ کبھی کبھی یہاں آتے تھے اس لئے اس وقت میں یہاں نہیں رہتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کو یہاں مستقل طور پر آئے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے جناب۔“— مارش نے جواب دیا۔

”تم ان کے ساتھ لیبارٹری تو جاتے رہتے ہو گے۔“— عمران نے کہا۔

”نج۔ نج۔ جی۔ نہیں جناب۔ میں تو کبھی نہیں گیا۔“— مارش نے ہکلائے ہوئے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”تم سب لوگ یہاں کے مقامی ہو۔“— عمران نے باقی ملازمین سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جی نہیں جناب۔ ہم سب کا تعلق دار الحکومت سے ہے جناب۔“— ان میں سے ایک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ حلف عام آدمیوں کے لئے ہوتا ہے۔ سرکاری آدمیوں کے لئے نہیں ہوتا۔ پاکیشیائی ایجنت ڈاکٹر صاحب کی جان کے دشمن بننے والے ہیں جبکہ ڈاکٹر صاحب سامنے دان ہیں۔ انہیں اس بات کی پرواہ نہیں ہے لیکن حکومت کو ان کی اہمیت کا احساس ہے اس لئے جی پل فائیو کے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی گئی ہے کہ ہم ڈاکٹر صاحب کی حفاظت کریں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب پروں پر پانی نہیں پڑنے دیتے۔ وہ ہمیں بتاتے ہی نہیں کہ لیبارٹری کہاں ہے اور اس کا راستہ کہاں ہے تاکہ ہم وہاں نگرانی کر سکیں"۔ عمران نے بڑے موثر انداز میں بات لرتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب ایسی ہی طبیعت کے آدمی ہیں جناب۔ لا پرواہ سے۔ ان کی بچپن سے ہی یہی عادت ہے جناب"۔ مارشن نے اپنے صاحب کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسے ہی ہوتے ہیں سامنے دان۔ بہر حال تم بتاؤ کہ کہاں ہے لیبارٹری اور کہاں اس کا راستہ ہے تاکہ ہم اطمینان سے اپنے فرائض سرانجام دے سکیں"۔ عمران نے کہا۔

"جناب۔ لیبارٹری کے اندر تو میں کبھی نہیں گیا۔ دو تین بار ڈاکٹر صاحب نے وہاں سے سیدھے واپس دارالحکومت جانا تھا اس لئے وہ بھی ساتھ لے گئے تھے۔ اسوند ریلوے اسٹیشن سے مشرق کی طرف ایک بہت وسیع و عریض میدان ہے۔ اس میدان کے اندر ایک بہت ایک سینڈ فارم ہے۔ لیبارٹری کا راست اس سینڈ فارم کے اندر سے جاتا

مڑے اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"یہاں کوئی ساؤنڈ پروف کرہے ہے"۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ ایک کرہے ہے جسے دفتر بنایا گیا ہے۔ وہ ساؤنڈ پروف ہے"۔ صدر نے جواب دیا۔

"یہ سب وہ ڈاکٹر صاحب کا آفس ہے"۔ مارشن نے جواب دیا۔

"تم لوگ بیس رکو گے۔ میں مارشن کے ساتھ اس دفتر کا معاشرہ کرنے جا رہا ہوں۔ آؤ مارشن"۔ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر مارشن کی رہنمائی میں وہ ایک ساؤنڈ پروف کرے میں پہنچ گیا۔ یہ کرہ واقعی آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔

"دروازہ بند کر دو"۔ عمران نے کہا تو مارشن نے مڑکر بھاری دروازہ بند کر دیا لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے وہاں ملازمن کی موجودگی کی وجہ سے اس بات سے انکار کر دیا تھا کہ تم ڈاکٹر صاحب کے ساتھ کبھی لیبارٹری میں گئے ہو یا نہیں۔ اس لئے میں خاموش ہو گیا اور اب تمہیں علیحدہ یہاں لے آیا ہوں"۔ عمران نے بڑے نرم لمحے میں کہا۔

"نجج۔ نجج۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھے سے حلف لیا تھا کہ میں کسی کو بھی اس بارے میں نہیں بتاؤں گا"۔ مارشن نے بچکھاتے ہوئے کہا۔

"ی صورت بھی نہیں گز رکتا۔"—— مارٹن نے جواب دیا۔

"وہاں فون تو ہو گا۔"—— عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ دفتر میں فون ہے۔"—— مارٹن نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے اس سینڈ فارم کا۔"—— عمران نے پوچھا۔

"جی نام تو مجھے معلوم نہیں۔ نہ ہی وہاں کوئی بورڈ لگا ہوا دیکھا ہے میں نے۔"—— مارٹن نے جواب دیا تو عمران نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے دارالحکومت کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز۔"—— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز آئی۔

"قصبہ اسوند کا رابطہ نمبر بتائیے۔"—— عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اسے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر رابطہ نمبر ڈائل کر کے اس نے وہاں کی انکوائری کا نمبر ڈائل کر دیا۔ "انکوائری پلیز۔"—— رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"سینڈ فارم کا نمبر دیں۔"—— عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور نمبر ڈائل لرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے کافی دیر تک سخنی بھی رہی لیکن رسیور نہ اٹھایا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اس وقت رات ہے جناب۔ دفتر تو بند ہو گا۔"—— مارٹن نے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

ہے۔ وہ مجھے سینڈ فارم میں چھوڑ جاتے تھے اور خود چلے جاتے تھے۔ پھر واپسی پر مجھے ساتھ لے جاتے تھے۔ میں تو جناب۔ بس اتنا ہی جانتا ہوں۔"—— مارٹن نے جواب دیا۔

"آخری بات تم کتنا عرصہ پہلے گئے ہو وہاں۔"—— عمران نے پوچھا۔

"جی۔ ایک ماہ پہلے گیا تھا۔"—— مارٹن نے جواب دیا۔

"اس سینڈ فارم میں کتنے آدمی کام کرتے ہیں۔"—— عمران نے پوچھا۔

"جی وہاں بڑے بڑے گودام ہیں جن میں بھجوں کی بوریاں بھری ہوئی ہیں۔ ایک طرف ایک بڑا سا کمرہ ہے جس میں سینڈ فارم کا بڑا افسر بیٹھتا ہے۔ ویسے وہاں تقریباً بیس پچھس افراد کام کرتے ہیں۔ وہ بھی لوڈر ہیں ڑک آتے ہیں اور بوریاں لوڈ کر کر لے جاتے ہیں یا پھر ڈرگ سینڈ سے بھری ہوئی بوریاں لے کر آتے ہیں۔"—— مارٹن نے جواب دیا۔

"وہاں حفاظت کا کوئی انتظام نہیں۔ میرا مطلب ہے مسلح فوجی۔ یا ایسے ہی دوسرے لوگ۔"—— عمران نے کہا۔

"جناب ایک دو مسلح چوکیداروں کو تو میں نے دیکھا ہے اور تو مجھے وہاں کوئی نظر نہیں آیا۔ میں نے البتہ ایک بار ڈاکٹر صاحب سے پوچھا تھا تو ڈاکٹر صاحب میری بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے تھے۔ انہوں نے بتایا تھا کہ راستہ تو ادھر سے ہے لیکن اس راستے سے کوئی انجینی

نے یکخت غرانتے ہوئے کھاتو مارٹن کے چہرے پر خوف کے اثرات
ابھر آئے۔

"جج۔ جناب۔ اسی دفتر میں ہے جناب۔ ڈاکٹر صاحب نے کھاتھا کہ
وائے ان کے اور میرے کسی اور کو اس بارے میں معلوم نہیں ہونا
پڑا ہے۔ میں بھی اسے انتہائی اشد ضرورت کے وقت ہی استعمال کرتا
ہوں۔"۔ مارٹن نے گھبرائے ہوئے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے بھی میں نے تمہیں بتایا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے جو کچھ کما
ہے وہ عام آدمیوں کے لئے ہے۔"۔ عمران نے غرانتے ہوئے کھاتو
مارٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اٹھ کر وہ دائیں ہاتھ کی دیوار کی
طرف مڑ گیا۔ اس نے دیوار کی جز میں پیر مارا تو دیوار کا ایک حصہ سر
کی آواز کے ساتھ ایک طرف ہٹ گیا۔ اب وہاں ایک الماری موجود
تھی جس کے دو خانے تھے۔ ان دونوں خانوں میں فالکنیں بھری ہوئی
تھیں جبکہ ایک کونے میں ایک چھوٹا سا لیکن خصوصی ساخت کا
ڑائزیر موجود تھا۔ مارٹن نے ڈائزیر اٹھایا اور ایک بار پھر دیوار کی جز
میں پیر مارا تو سر کی آواز کے ساتھ ہی الماری عاًجہب ہو گئی۔

"جناب یہ ہے ڈائزیر۔"۔ مارٹن نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب سے اس پر میرے سامنے بات کرو۔ انہیں بتاؤ کہ
ماں مڈیمیری یہاں آئی تھیں اور وہ اب چلی گئی ہیں اور کچھ نہ بتانا۔"۔
ومران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ڈاکٹر صاحب سو گئے ہوں۔"۔ مارٹن نے پچکاتے

"ہمارے درمیان ہونے والی بات چیت سے کسی کو آگاہ نہیں کرنا۔
سمجھے۔ حتیٰ کہ ڈاکٹر صاحب کا فون آئے تب بھی نہیں۔"۔ عمران
نے کہا۔

"بہتر جناب۔"۔ مارٹن نے جواب دیا۔
"اڑے ہاں۔ ڈاکٹر صاحب تمہیں فون تو کرتے رہتے ہوں گے۔"۔
عمران نے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ جب انہیں ضرورت ہو تو کرتے ہیں۔"۔ مارٹن
نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اور تمہیں ضرورت ہو تو تم کس نمبر پر بات کرتے ہو۔"۔ عمران
نے پوچھا۔

"جج۔ جج۔ جج۔ اب آپ سے کیا چھپانا۔ مجھے انہوں نے ایک
خاص قسم کا ڈائریکٹری دیا ہوا ہے۔ میں اس پر بات کرتا ہوں۔"۔ مارٹن
نے پچکاتے ہوئے جواب دیا۔

"کہاں بے وہ ڈائریکٹر۔"۔ عمران نے پوچھا۔
"وہ تو ڈاکٹر صاحب ساتھ لے گئے ہیں۔"۔ مارٹن نے جواب
دیا۔

"دیکھو۔ مجھے جھوٹ سے شدید نفرت ہے۔ سمجھے۔ اس لئے آخری
بار دارنگ دے رہا ہوں کہ آئندہ میرے سامنے جھوٹ نہ بولنا۔ میں
تمہارا الحاظ اس لئے کر رہا ہوں کہ تم ڈاکٹر صاحب کے خاص ملازم ہو۔
ورنہ کرنل ڈیوڈ تو حلق میں ہاتھ ڈال کر سب کچھ اگلوالیتا ہے۔"۔ عمران

Scanned & PDF Copy by RFI

ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بس کافی ہے۔ اب اسے واپس رکھو دو"۔۔۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا تو مارش نے ٹرانسیور اٹھایا اور واپس دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار ہٹ گئی اور الماری دوبارہ نمودار ہو گئی۔ مارش نے ٹرانسیور الماری میں رکھ کر ہاتھ واپس کھینچا ہی تھا کہ عمران جو اس کی سائیڈ میں موجود تھا، کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور مارش چھٹا ہوا اپھل کر نیچے گرا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا، عمران کی لات درکت میں آئی اور کپٹی پر پڑنے والی لات نے مارش کا جسم سیدھا کر دیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران آگے بڑھا اور الماری سے فائل میں نکال نکال کر دیکھنے لگا۔ لیکن یہ ساری فائل میں سائنسی تجربات سے ہی متعلق تھیں لیکن عمران مسلسل فائل میں دیکھتا رہا۔ اچانک ایک فائل اس نے جیسے ہی کھولی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ فائل کے اندر ایل بی کے الفاظ لکھ کر ان پر سرخ دائرہ ڈالا گیا تھا۔ عمران نے فائل کھولی اور اسے دیکھنا شروع کر دیا۔ گو فائل میں موجود کاغذوں پر کوئی قریں نہ تھی اور وہ کمپیوٹر ہنچنگ میں تھے لیکن عمران کی نظریں تیزی سے ان کاغذوں پر پھسلتی جا رہی تھیں اور پھر وہ بے اختیار اچھل پڑا لیونکہ یہ فائل واقعی لائگ برڈ کے بنیادی فارمولے سے ہی متعلق تھی۔ عمران نے اس فائل کو ایک طرف میز پر رکھا اور دوسرا فائل میں بھی شروع کر دیں لیکن باقی کوئی بھی فائل اس کے کام کی نہ تھی۔ عمران نے ٹرانسیور اٹھا کر باہر رکھا اور پھر دیوار کی جڑ میں پیر مار کر اس

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ سائنس دان اتنی جلدی نہیں سویا کرتے"۔۔۔ عمران نے غارتے ہوئے کہا تو مارش نے جلدی سے ٹرانسیور کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے اس پر سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بھختے لگا۔ چند لمحوں بعد بلب سبز رنگ کا ہو گیا۔ "ہیلو ہیلو۔ مارش بول رہا ہوں جناب۔ اور"۔۔۔ مارش نے بلب کا رنگ سبز ہوتے ہی انتہائی مودبانہ لمحے میں کہا۔ "لیں۔ ڈاکٹر ہارنگ۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ اور"۔ ڈاکٹر ہارنگ نے انتہائی سخت لمحے میں کہا۔

"جناب۔ حکومت کی طرف سے آپ کے جانے کے بعد ایک مادام ڈومیری اور اس کی ساتھی عورت مادام کیتھی اور ان کے آدمی آئے تھے۔ انہوں نے کنٹرول سنبھال لیا تھا اور ہمیں حکم دے دیا تھا کہ ہم اپنے کوارٹروں سے باہر نہ نکلیں۔ پھر اچانک وہ سب چلے گئے۔ اب سے ایک گھنٹہ پہلے وہ گئے ہیں جناب۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں۔ اور"۔۔۔ مارش نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہو گا کوئی حکومت کا مسئلہ۔ تم بہر حال وہاں ہو شیاری سے رہنا اور مجھے اب ڈاشرب نہ کرنا۔ میں انتہائی ضروری کام میں مصروف ہوں۔ اور اینڈ آل"۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر ہارنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارش نے ٹرانسیور آف کر دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"ہاں۔ اس سینڈ فارم پر قبضہ کر کے ہی معاملات کو آگے بڑھایا جائے ہے۔" — عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

نے دیوار برابر کر دی اور مذکراں نے میز پر رکھی ہوئی فائل اور ٹرانسیشن اٹھایا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر آیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اپنے ساتھیوں کے پاس چکنچ گیا۔

"صفر ۱۰۰ میں جاؤ۔ وہاں مارٹن بے ہوش پڑا ہوا ہے اسے آف کر دو۔" — عمران نے صدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اور بالی ملازم" — صدر نے چونک پر پوچھا۔

"نہیں۔ وہ غیر متعلق لوگ ہیں" — عمران نے کہا تو صدر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تھویر تم نے چیک کیا ہے یہاں کوئی کار موجود ہے؟" — عمران نے تھویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ گیراجوں میں دو کاریں موجود ہیں" — تھویر نے جواب دیا۔

"جو کار درکنگ آرڈر میں ہوا ہے گیراج سے نکال لاؤ" — عمران نے کہا تو تھویر سرہلا تما ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کچھ فائدہ ہوا ہے یہاں آنے کا" — جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ بہت کچھ" — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر مارٹن سے ہونے والی ساری گفتگو دوہراؤ اور پھر اس فائل اور ٹرانسیشن کے متعلق بھی بتا دیا۔

"اوہ گند۔ پھر تو اصل بات کا علم ہو گیا۔ اب ہمیں اسوند جانا ہو گا" — جولیا نے صرت بھرے لمحے میں کہا۔

رینڈل نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی صدر صاحب نے اسے وہاں رہنے کا کہا تھا۔"
کرنل ڈیوڈ نے اس طرح چونکتے ہوئے کہا جیسے اسے اب اس بات کا
یہاں آیا ہو۔

"لیکن سر۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی تو یقیناً وہیں جائیں گے
ایونکد اُنہیں بھی تو اس لیبارٹری کی ہی تلاش ہو گی"۔۔۔ کیپشن
رینڈل نے کہا۔

"ہاں اور صرف وہیں سے ہی اس کا پتہ لگ سکتا ہے۔ نجیک ہے۔
بیل کر دیکھتے ہیں۔ تم اپنے آدمیوں کو ٹرانسپر پر حکم دے دو کہ وہ قصہ
لی خود وہ میں ہی رہ جائیں اور جو مخلوق آدمی نظر آئے اسے گولی سے
اڑا دیں"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپشن رینڈل نے جیب سے ایک
پہنچانا ساٹرانسپر نکالا اور اس کا بٹن پر لیں کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپشن رینڈل کا لنگ۔ اور"۔۔۔ کیپشن رینڈل نے
ہماں۔

"لیں سر۔ انھوںی اٹنڈنگ یو۔ اور"۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری
طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"انھوںی تم اپنے آدمیوں کے ساتھ قصہ الجوف میں ہی رک جاؤ
۔۔۔ تمہارے لوگوں نے پورے قصہ میں پھیل جانا ہے اور جس آدمی کے
باہر میں تمہیں شک ہو کہ یہ عمران یا اس کا ساتھی ہو سکتا ہے اس
باہر سے پوچھ گچھ کرنے کی بجائے اسے گولی سے اڑا دینا اور خاص طور پر

کرنل ڈیوڈ کی کار آندھی اور طوفان کی طرح اڑتی ہوئی قصہ الجوف
کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے پیچھے چار کاروں میں سوار
کیپشن رینڈل اور اس کا گروپ تھا۔ کیپشن رینڈل، کرنل ڈیوڈ کے
ساتھ ہی اس کی کار میں موجود تھا۔

"بناب۔ الجوف میں ہمارا پلان کیا ہو گا"۔۔۔ کیپشن رینڈل نے
کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارے آدمی سارے قصہ میں پھیل جائیں گے اور جو مخلوق
آدمی نظر آئے اسے اڑا دیا جائے اور ہم ڈاکٹر بارنگ کی ربانش گاہ پہنچ
کر وہاں سے معلوم کریں گے کہ لیبارٹری کماں ہے تاکہ اس کی
حفاظت کی جاسکے۔ وہاں کے ملازمین کو لازماً اس کا علم ہو گا"۔۔۔ کرنل
ڈیوڈ نے تیز لمحے میں کہا۔

"لیکن وہاں تو ڈومیری اور اس کا گروپ قابض ہو گا"۔۔۔ کیپشن

"گیٹ کھلواؤ"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کیپن رینڈل سے کہا تو کیپن رینڈل تیزی سے کار کا دروازہ کھول کر بیچے اترा اور تیزی سے ستون کی طرف بڑھنے لگا جہاں ڈور فون اور اس کے درمیان کال بیل کا بہن اگا ہوا تھا۔ اس نے کال بیل کے بہن پر انگلی رکھ دی۔

"کون ہے"۔۔۔ چند لمحوں بعد ڈور فون سے ایک مردانہ آواز نائلی دی۔

"جی پی فائیو۔ پھائنک کھلوو"۔۔۔ کیپن رینڈل نے تحکمانہ لمحے میں کہا۔

"بہتر جناب"۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور چند لمحوں بعد گیٹ میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور کیپن رینڈل تیزی سے واپس آکر کار میں بیٹھ گیا تو ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی۔ وسیع و عریض پورچ خالی پڑا ہوا تھا۔ کار پورچ میں جا کر رک گئی تو ایک آدمی تیزی سے اندر رونی طرف سے نکل کر باہر آگیا۔ اسی لمحے کرنل ڈیوڈ اور کیپن رینڈل دونوں دروازے کھول کر بیچے اتر آئے۔

"کہاں ہے وہ ڈومیری۔ کہاں ہے وہ"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غارتے ہوئے کہا۔

"مادام ڈومیری تو جناب دو ڈھائی گھنٹے ہوئے واپس چلی گئی ہیں۔ ان کے بعد جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے تھے۔ وہ بھی نصف گھنٹہ ہوا واپس چلے گئے ہیں"۔ ملازم لے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ اور کیپن رینڈل دونوں اس کی بات سن کر

کاروں پر نظر رکھنا۔ یہ بڑے صاحب کا حکم ہے اور تم جانتے ہو کہ بڑے صاحب اپنے حکم کی تعمیل کس طرح چاہتے ہیں۔ اور"۔۔۔ کیپن رینڈل نے تیز لمحے میں کہا۔

"ایس سر۔ اور"۔۔۔ دوسری طرف سے انھوں نے جواب دیا۔

"ہم ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر جائیں گے۔ اگر مجھے ضرورت پڑی تو ہم تمہیں وہاں کال کر لیں گے۔ اور اینڈ آل"۔۔۔ کیپن رینڈل نے کہا اور ڈرانسیس آف کر کے اسے واپس اپنی جب میں ڈال لیا اور کرنل ڈیوڈ کی طرف دیکھنے لگا جیسے اس سے داؤ کا خواہاں ہو۔

"گذ۔ تم نے اچھا حکم دیا ہے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ سر"۔۔۔ کیپن رینڈل نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان لی کار قبے کی حدود میں داخل ہو گئی اور ان کے عقب میں آنے والی کاریں رک گئیں جبکہ وہ آگے بڑھتے چلے گئے۔

"تمہیں ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ کا تو علم ہے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایس سر"۔۔۔ ڈرائیور نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ قبے کو کراس کر کے کار آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ درختوں میں گھری ہوئی ایک شاندار اور پر مشکوہ عمارت کے بند گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔

ہے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے آگے بڑھ کر دروازے کو دھکیلا تو دروازہ ملتا چلا گیا اور وہ اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچے کیپن رینڈل بھی اندر داخل ہوا۔

"لاش۔ اوه۔ یہ تولاش پڑی ہے۔ اوه۔ اس کی گردن توڑی گئی ہے۔ بلاو۔ اس ملازم کو بلاو۔"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ایک طرف دیوار لے ساتھ پڑی ہوئی لاش کو دیکھتے ہی چیخ کر کہا تو کیپن رینڈل تیزی سے واپس مڑا۔

"اندر آؤ۔"۔۔۔ کیپن رینڈل نے دروازے کے باہر کھڑے ملازم سے چیختے ہوئے کہا تو وہ ملازم جلدی سے اندر داخل ہوا اور اس کے ساق سے بے اختیار خوف بھری چیخ نکل گئی۔

"اوه۔ اوه۔ جناب یہ تو مارٹن ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا خاص ملازم۔ نم۔ نم۔ مگر یہ تو مر گیا ہے۔"۔۔۔ ملازم نے انتہائی خوفزدہ لمحے میں لما۔

"ڈاکٹر صاحب کا خاص ملازم۔ اوه۔ پھر اس شیطان نے لازماً اس سے بہت کچھ معلوم کر لیا ہو گا۔ یہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہے اس لئے وہ اسے یہاں لے آیا ہو گا۔ بلاو سب ملازموں کو۔ سب ملازموں کو بلاو۔ جلدی کرو۔"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا تو وہ ملازم تیزی سے ڈا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"یہاں کی تلاشی لو کیپن۔"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر کیپن رینڈل جیسے ہی میز کی طرف بڑھا۔

بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کرنل ڈیوڈ تو میں ہوں۔"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حیرت کے ساتھ غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ جناب انہوں نے کہا تھا کہ وہ کرنل ڈیوڈ ہیں۔ جی پی فائیو کے چیف۔ ان کے ساتھ ایک عورت بھی تھی اور چار مرد بھی تھے۔ انہوں نے ہم سب کو بڑے ہال میں اکٹھا کیا اور ان کے ساتھیوں نے رہائش گاہ کی تلاشی لی۔ ان کا کہنا تھا کہ یہاں پاکیشیائی ایجنسٹ چھپے ہوئے ہیں۔ پھر وہ مارٹن سے ڈاکٹر صاحب کے دفتر میں جا کر باتیں کرتے رہے۔ اس کے بعد وہ مجھے یہ کہہ کر چلے گئے کہ مارٹن ڈاکٹر صاحب کے دفتر میں ایک ضروری کام میں مصروف ہے صبح سے پہلے اسے ڈسٹریب نہ کیا جائے۔"۔۔۔ ملازم نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"اوه۔ اوه۔ دیری سید۔ یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ اوه۔ کہاں ہے دفتر اور کہاں ہے وہ مارٹن۔"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں کہا۔

"وہ۔ جناب۔ ادھر ہے۔ آئیے جناب۔"۔۔۔ ملازم نے گھبرائے ہوئے لمحے میں کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ کرنل ڈیوڈ اور کیپن رینڈل اس کے پیچے چلتے ہوئے اس دروازے تک پہنچ گئے جو بند تھا۔

"یہ دفتر کا دروازہ ہے جناب۔"۔۔۔ ملازم نے ایک طرف نہتے

Scanned & PDF Copy by RFI

ملازم نے جواب دیا۔

”کون سی الماری۔ کہاں ہے وہ الماری“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے فرماتے ہوئے کہا۔

”جناب۔ جہاں مارٹن کی لاش پڑی ہے اس دیوار کے ساتھ ہے۔ ایک بار مارٹن نے مجھے دکھائی تھی“۔۔۔ ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کھولو اسے“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ملازم تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے دیوار کی جڑ میں ایک معمولی سی بھری ہوتی اینٹ پر بیٹھا۔ مارٹن کی آواز کے ساتھ دیوار درمیان سے ہٹ گئی اور الماری ملا ہر ہو گئی جس کے دو خانے تھے اور دونوں خانوں میں فائلیں بھری ہوئی تھیں۔

”اوہ۔ تو اس کے اندر فائلیں ہیں۔ یہاں سے وہ عمران فائل لے لیا ہے۔“ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور جلدی سے آگے بڑھ کر ایک فائل انٹھالی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا اور پھر منہ بنا کر ایک طرف پھینک دی۔

”سر۔ وہ فائل لازماً اس لائگ بروڈ کمپیکس کے بارے میں ہو گی“۔۔۔ کیپن رینڈل نے کہا۔

”ڈاکٹر صاحب سے میری بات کرو۔ جلدی کرو۔ فون ملاؤ ان۔“ کرنل ڈیوڈ نے ملازموں سے کہا۔

”جناب ہمیں تو نمبر کا علم نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا فون مارٹن ہی

”رک جاؤ۔ وہ شیطان اگر یہاں سے ہو کر گیا ہے تو اس نے لامحالہ تلاشی بھی لی ہو گی۔ اس لئے اب اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپن رینڈل رک گیا۔ اسی لمحے اس ملازم کے ساتھ چار اور ملازم اندر داخل ہوئے۔ ان سب کے چہوں پر خوف تھا اور رنگ اڑے ہوئے تھے۔

”وہ لوگ جاتے ہوئے کیا ساتھ لے گئے ہیں“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

”جناب میں نے ایک کھڑکی سے دیکھا تھا اس کے ایک ہاتھ میں سرخ رنگ کی ایک فائل تھی اور دوسرے ہاتھ میں مارٹن کا ٹرانسمیٹر تھا“۔۔۔ ایک ملازم نے ڈرتے ڈرتے کہا تو کرنل ڈیوڈ اور کیپن رینڈل دونوں چونک پڑے۔

”مارٹن کا ٹرانسمیٹر۔ کیا مطلب“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”جناب۔ مارٹن ڈاکٹر صاحب کا خاص ملازم اور راہدار تھا۔ اسے ڈاکٹر صاحب کے تمام رازوں کا علم تھا۔ اس کے پاس ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر تھا جو ڈاکٹر صاحب نے اسے دیا تھا۔ جب ڈاکٹر صاحب لیبارٹری میں ہوتے تو مارٹن ضرورت پڑنے پر اس ٹرانسمیٹر پر ان سے بات کرتا تھا“۔۔۔ ملازم نے جواب دیا۔

”وہ ٹرانسمیٹر کہاں رکھتا تھا“۔۔۔ کیپن رینڈل نے پوچھا۔

”جناب اسی دفتر میں دیوار کے اندر ایک خفیہ الماری میں“۔۔۔ اسی

Scanned & PDF Copy by RFI

انڈ کرتا تھا اور جناب مارٹن جب فون کرتا تھا تو ڈانسیٹر پر ہی بات کرتا تھا۔ فون پر نہیں کرتا تھا۔ — ملازم نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ تو بہت غلط بات ہو گئی۔ وہ شیطان تو اس ڈانسیٹر پر ڈاکٹر ہارنگ سے بات کر کے سب کچھ معلوم کر لے گا۔ وہ تو صدر صاحب کی آواز میں بھی بات کر سکتا ہے اور میری آواز میں بھی۔“
”لیں“ — کرتل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے میز کی طرف پکا جس پر فون پڑا ہوا تھا۔ اس نے فون کا رسپنور انھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں۔ پرینیٹر ہاؤس“ — ایک نسوائی آواز سنائی دی۔

”کرتل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو۔ صدر صاحب کہا ہیں“ — کرتل ڈیوڈ نے پوچھا۔

”صدر صاحب ایک ہنگامی میٹنگ میں معروف ہیں۔ پرائم میٹنگ صاحب اچانک تشریف لے آئے تھے ان سے میٹنگ ہو رہی ہے۔“
دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”صدر صاحب سے کہہ دیں کہ کرتل ڈیوڈ انتہائی ضروری بات کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہ فوری وقت دے دیں تو تھیک ہے ورنہ جس وقت وہ کہیں میں اس وقت فون کر لوں گا۔“ — کرتل ڈیوڈ نے کہا۔

”بہتر سر۔ میں ان کے سیکرٹری سے بات کرتی ہوں“ — دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو سر۔ کیا آپ لاں پر ہیں سر۔“ — کچھ دیر کی خاموشی کے

بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

”لیں“ — کرتل ڈیوڈ نے کہہ
”صدر صاحب کی پرنسپل سیکرٹری سے بات کر لیں“ — دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ کرتل ڈیوڈ چیف آف جی پی فائیو بول رہا ہوں۔“ — کرتل ڈیوڈ نے انتہائی تحکمانہ لجھے میں کہا۔

”لیں سر۔ میں پرنسپل سیکرٹری ٹو پرینیٹر ہیٹھ بول رہی ہوں۔ صدر صاحب انتہائی اہم میٹنگ میں معروف ہیں جناب“ — پرنسپل سیکرٹری نے کہا۔

”ان سے بات کراؤ۔ میں نے بھی ان سے انتہائی ضروری بات لئی ہے۔“ — کرتل ڈیوڈ نے ہوٹ چباتے ہوئے کہا۔

”لیں سر۔“ — دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔“ — چند لمحوں بعد صدر کی تحکمانہ اور ہاؤقار آواز سنائی دی۔

”کرتل ڈیوڈ بول رہا ہوں جناب۔ ڈاکٹر ہارنگ کی ہائش گاہ سے بناب۔“ — کرتل ڈیوڈ نے بات شروع کی تو پھر وہ مسلسل بوتا چلا کیا۔ اس نے بتا دیا تھا کہ وہ یہاں پہنچا تو مادام ڈو میری پسلے ہی جا چکی گئی اور یہاں عمران اور اس کے ساتھی پہنچے۔ انہوں نے ڈاکٹر ہارنگ کے خاص ملازم کو ہلاک کیا اور خصوصی ڈانسیٹر اور فائل لے گئے۔

”آپھر۔“ — صدر نے پوری بات سننے کے بعد تلخ لجھے میں کہا۔

جواب دیا۔

"او کے۔ نحیک ہے میں ڈاکٹر ہارنگ سے بات کر کے انہیں تمہارے متعلق بریف کر دوں گا۔ تم وہ منٹ بعد انہیں فون کر لینا اور فون نمبر میری پر نیل سیکرٹری سے لے لینا۔ لیکن اب کے بعد تم جب بھی ڈاکٹر ہارنگ سے بات کرو گے تو تم اپنے نام کے ساتھ کرنل نہیں لگاؤ گے صرف ڈیوڈ کہو گے۔ سمجھ گئے ہو۔"۔۔۔ صدر نے کہا۔
"یہ سر۔"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"تم لوگ باہر جاؤ اور اس لاش کو بھی اٹھا کر لے جاؤ۔"۔۔۔ ڈیوڈ نے ملازمن سے کہا تو ان میں سے دو ملازمن نے آگے بڑھ کر مارٹن کی لاش اٹھائی اور وہ سب کمرے سے باہر نکل گئے۔

"اگر ہمیں اس کمپلیکس کے حدود اربعہ کا علم ہو جائے تو ہم زیادہ اپنی طرح اس کی حفاظت کر سکتے ہیں۔"۔۔۔ کیپن رینڈل نے کہا۔

"حدود اربعہ کو ہم نے چاندیا ہے احمد آدمی۔ ہمیں اس کمپلیکس کے بیرونی راستوں کی نگرانی کرنی ہے۔"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لمحے میں کہا تو کیپن رینڈل ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ کرنل ڈیوڈ نے لمرے میں شملنا شروع کر دیا۔ چونکہ کرنل ڈیوڈ کری پرنے بینجا تھا اس لئے کیپن رینڈل بھی کھڑے رہنے پر مجبور تھا۔ کرنل ڈیوڈ بار بار کلائی بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھتا اور پھر شملنا شروع کر دیتا۔ پھر گھڑی دیکھ کر وہ تیزی سے فون کی طرف پکا اور اس نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل

"جناب۔ یہاں سے ڈاکٹر ہارنگ سے بات نہیں ہو سکتی کیونکہ ان کا فون نمبر کسی کو بھی معلوم نہیں ہے جبکہ وہ عمران ٹرانسیور پر نجانے کس کی آواز میں ڈاکٹر ہارنگ سے بات کر کے کوئی چکہ چلا۔۔۔
جناب۔ ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کے لمحے میں بات کرے۔ اس لئے سر ڈاکٹر ہارنگ کو اصل پوزیشن کا علم ہونا چاہئے سر۔"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ تم اصل کرنل ڈیوڈ بول رہے ہو۔"۔۔۔ دوسری طرف سے صدر نے کہا۔

"اوہ۔ یہ سر۔ آپ کی بات درست ہے سر۔ آپ جس طرح چاہیں تسلی کر لیں سر۔"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اچھا ہتاو کہ جب میں تمہارے ہیڈ کوارٹر آیا تھا تو میں نے کس طرح پہچانا تھا کہ لاشیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی نہیں ہیں۔"۔۔۔ صدر واقعی امتحان لینے پر تل گئے تھے۔

"سر پہلے آپ نے کہا تھا کہ اس میں کسی عورت کی لاش نہیں ہے جبکہ عمران کے ساتھ ایک عورت بھی تھی اور پھر سر آپ نے ایک لاش کے پیر میں جوتے پر لگی ہوئی جی پی فائیو کی مہرچیک کر لی تھی سر۔"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میں جب تمہارے ہیڈ کوارٹر آیا تھا تو میرے ساتھ کون کون تھا۔"۔۔۔ صدر شاید پوری طرح تسلی کرنے پر تلے ہوئے تھے۔

"جناب۔ آپ اکیلے تشریف لائے تھے۔"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے

ہارنگ سے بات کراؤ"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ چونکہ وہ اپنا نام کرنل ڈیوڈ کہنے کا عادی تھا اس لئے صرف ڈیوڈ کہنا اس کے لئے پر ابلم سا بن گیا تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ انک سا گیا تھا۔ ویسے اسے خود بھی اپنا نام اجنبی سالگ رہا تھا لیکن ظاہر ہے صدر صاحب کا حکم تھا اس لئے وہ مجبور تھا۔

"لیں۔ ڈاکٹر ہارنگ بول رہا ہوں۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کی رہائش گاہ سے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔
"مجھے صدر صاحب نے بتایا ہے کہ دشمن ایجنت میری رہائش گاہ میں پہنچ گئے تھے اور انہوں نے میرے خاص ملازم مارشن کو بھی ہلاک کر دیا ہے"۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ کا الجھ تلنخ تھا۔

"آپ کو درست اطلاع ملی ہے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔
"ویری بیڈ۔ اگر دشمن ایجنت اس طرح دندناتے پھر رہے ہیں تو آپ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ مجھے اپنے ملازم کی موت کا بیجد افسوس ہے۔ ویسے مجھے مارشن نے ٹرانسیسٹر کال کر کے بتایا تھا کہ کوئی مادام ڈو میری اپنے ساتھیوں کے ساتھ میری رہائش پر آئی تھی اور اس نے کنٹرول سنjal لیا تھا پھر وہ واپس چلی گئی۔ یہ سب کیا کارروائی ہو رہی ہے"۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"هم سب یہاں آئے تو مارشن کی لاش آپ کے آفس میں پڑی تھی اور آپ کے دوسرے ملازم نے بتایا کہ وہ پاکیشی ایجنت جاتے ہوئے

کرنے شروع کر دیئے۔

"لیں۔ پریزیڈنٹ ہاؤس"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو۔ پرنسپل سیکرٹری نو پریزیڈنٹ سے بات کراؤ"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تحریکانہ لجھ میں کہا۔

"لیں سر"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو۔ پرنسپل سیکرٹری نو پریزیڈنٹ"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ آپ نے مجھے ڈاکٹر ہارنگ کی لیبارٹری کا فون نمبر دیتا تھا"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیں سر۔ نوٹ کریں سر"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"اس نمبر سے پہلے آپ پانچ بار زیر و ڈائل کریں گے۔ تب یہ نمبر ملے گا"۔۔۔ پرنسپل سیکرٹری نے کہا۔

"اوکے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور کریڈل دیا کہ اس نے ہاتھ اٹھایا اور پھر پہلے پانچ بار زیر و ڈائل کر کے اس نے پرنسپل سیکرٹری کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"لیں"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھارتی سی آواز سنائی دی۔

"کر۔۔۔ ڈ۔۔۔ ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو۔ ڈاکٹر

اے۔ اسی لئے تو انہوں نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں جب آپ سے ات لروں تو اپنا نام کر غل ڈیوڈ کی بجائے صرف ڈیوڈ کہوں۔“۔ کرنل ایہا نے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اسی لئے صدر صاحب نے مجھے کہا تھا کہ اب بھی وہ مجھ سے بات کریں گے تو ان کی سکرٹری پسلے ایل بی سی کے الفاظ بولے گی۔ تب میں سمجھا کروں کہ صدر صاحب سے بات کر رہا ہوں۔ اس وقت تو میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی تھی لیکن اب میری سمجھ میں یہ بات آ رہی ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ اب میں محتاط رہوں گا۔“۔ ڈاکٹر ہارنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ”ڈاکٹر صاحب۔ آپ نے لانگ برڈ کمپلیکس کی فائل یہاں اپنے فتوح میں کیوں رکھی ہوئی تھی؟“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”یا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب؟“۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے چونک کر لما۔

”آپ کے دفتر کی دیوار میں موجود خفیہ الماری میں فائل میں بھری ہوئی ہیں اور عمران ان میں سے ایک فائل اپنے ساتھ لے گیا ہے۔ ظاہر ہے وہ فائل لانگ برڈ کمپلیکس کے بارے میں ہی ہو گی ورنہ وہ اسے ساتھ کیوں لے جاتا اور باقی فائل میں یہاں کیوں چھوڑ جاتا؟“۔ کرنل ڈیوڈ نے تلخ لمحے میں کہا۔

”لانگ برڈ کمپلیکس کے بارے میں کوئی فائل نہیں ہے۔ البتہ لانگ برڈ فارموالے کی فائل ضرور الماری میں موجود تھی۔ وہ میری مشن مکمل کر لے۔“۔ صدر صاحب بھی اس بات کو اچھی طرح جانتے

مارش کا ٹرانسیسٹر بھی لے گئے ہیں اور ایک سرخ رنگ کی فائل بھی ساتھ لے گئے ہیں۔ یقیناً یہ کال جو آپ کہہ رہے ہیں وہ انہی پاکیشیائی ایجنتوں نے زبردستی مارش نے سے کراٹی ہو گی تاکہ وہ کفرم ہو سکیں کہ ان کی بات اس ٹرانسیسٹر پر آپ کے ساتھ ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں بھی حیران تھا کہ مارش کو آخر اس بات کے لئے کیوں کال کرنی پڑی جبکہ وہ میرا مزاج شناس تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کب اس نے بات کرنی ہے اور کون سی بات کرنی ہے۔ لیکن وہ ٹرانسیسٹر کیوں ساتھ لے گئے ہیں۔ اس سے انہیں کیا فائدہ ہو گا۔“۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

”ڈاکٹر ہارنگ۔ یہ پاکیشیائی ایجنت جن کا لیڈر علی عمران ہے۔ دنیا کا خطرناک اور شاطر ترین انسان ہے بلکہ انسان نہیں ہے مکمل اور مجسم شیطان ہے۔ میرا اس سے دس بارہ بار نکراو ہو چکا ہے۔ میں اس کی رنگ رنگ سے واقف ہوں۔ یہ شخص نہ صرف ہر قسم کا میک اپ کر لیتا ہے بلکہ یہ فوری طور پر دنیا کے ہر اس شخص کی آواز اور لمحے کی اس طرح نقل کر لیتا ہے کہ شاید متعلقہ آدمی خود بھی نہ پہچان سکے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس ٹرانسیسٹر پر آپ سے مارش کی آواز اور لمحے میں بات کرے یا میری آواز میں بات کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ صدر صاحب کی آواز اور لمحے میں بات کر کے آپ کو حکم دے کر اپنا لانگ برڈ کمپلیکس کے بارے میں کوئی فائل نہیں ہے۔ البتہ صدر صاحب کی آواز اور لمحے میں بات کر کے آپ کو حکم دے کر اپنا مشن مکمل کر لے۔“۔ صدر صاحب بھی اس بات کو اچھی طرح جانتے

لئے انت سمجھتے ہو کہ میں اس قدر احمد فارمولہ وہاں رکھوں گا۔ وہ صرف ابتدائی فارمولے کے بارے میں ابتدائی پواٹش ہیں۔ ان سے الگ بڑا کسی صورت بھی تیار نہیں ہو سکتا۔ ڈاکٹر ہارنگ نے لیے لجھے میں کہا۔

”آئی ایم سوری ڈاکٹر ہارنگ۔ میرا مقصد نہ آپ کی توہین کرنا تھا اور نہ ہی میں نے دانستہ ایسا کیا ہے۔ بھر حال فارمولے والی بات تو بعد میں ہو گی آپ مجھے بتائیں کہ آپ کی لیبارٹری میں داخلے اور باہر جانے کے راستے کہاں کہاں ہیں۔“ ۔۔۔ کرٹل ڈیوڈ نے فوراً ہی معدودت لرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ ڈاکٹر ہارنگ اس وقت اسرائیل کا چوتھی کاسائنس دان ہے اور صدر تک اس کی بات نہیں تال سکتے اور پھر اس نے لیبارٹری کے بارے میں ہی پوچھنا تھا۔

”ایوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔“ ۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے اسی طرح فہیلے لجھے میں کہا۔

”اس لئے ڈاکٹر ہارنگ کہ عمران لا محالہ ان راستوں پر ہی حملہ اے گا اور اگر ہمیں ان کے بارے میں معلوم نہیں ہو گا تو پھر ہم انہیں میں تاکہ ٹوییاں مارتے رہ جائیں گے جبکہ عمران کسی نہ کسی طرح ان کا سراغ لگائے گا۔“ ۔۔۔ کرٹل ڈیوڈ نے کہا۔

”لیکن وہ کسی طرح بھی کپیکس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ یہاں لے ھفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ جس کا تم تصور تک نہیں کر سکتے۔“ ۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

ذاتی یادداشت تھی۔ میرے تو ذہن میں یہ تصور بھی نہ تھا کہ اس خفیہ الماری کو بھی کوئی چیک کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود تم بے فکر رہو۔ وہ اس فائل سے کچھ حاصل نہ کر سکے گا کیونکہ یہ طیارے کے بنیادی فارمولے کے متعلق ہے۔ یہ سائنسی فارمولہ ہے اور اس قدر پیچیدہ ہے کہ صرف ایسا سائنس دان ہی اسے پڑھ سکتا ہے جو طیارہ سازی میں اخترائی ہو۔ اس کے علاوہ وہ عام تحریر میں نہیں ہے بلکہ کمپیوٹر پنجم میں ہے اس لئے وہ اس سے کیا حاصل کر سکتا ہے۔ ۔۔۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

”آپ کو شاید معلوم نہیں ہے کہ علی عمران نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے۔ وہ ایم ایس ہی۔ ڈی ایس ہی ہے اور وہ بھی آکسفورڈ یونیورسٹی سے۔ آپ نے بہت غلط کیا ہے کہ اس قدر احمد اور قیمتی فارمولہ آپ نے اپنی رہائش گاہ میں رکھا ہوا تھا۔ آپ کو اسے کپیکس میں رکھنا چاہئے تھا۔ اب اگر وہ شیطان اس کپیکس کو تباہ نہ بھی کر سکتا تو یہ فارمولہ پاکیشیا لے جائے گا اور وہاں ان لوگوں نے اس فارمولے پر لانگ بڑا تیار کرنا شروع کر دینا ہے۔“ ۔۔۔ کرٹل ڈیوڈ نے کہا۔

”آنندہ میرے ساتھ بات کرتے ہوئے محتاط بھی رہا کرو اور اپنا لجھ بھی درست رکھا کرو۔ سمجھے۔ تم جی پی فائیو کے چیف ضرور ہو لیکن میرا نام ڈاکٹر ہارنگ ہے۔ میں چاہوں تو ایک لمحے میں تم جی پی فائیو کے چیف کی بجائے سڑکوں پر جو تیاں چلتے پھرتے نظر آؤ گے۔ کیا تم

"ٹھیک ہے جناب۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب جی پی فائیو سب کچھ لیکر لے گی۔ گذبائی۔" — کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ایک جھٹکے سے پور کریڈل پر چخ دیا۔

"چلو کیپن رینڈل۔ سب کو بلاو۔ ہم نے فوراً اسوند پہنچنا ہے۔ وہاں یقیناً عمران نے فارنگ کی ہو گی۔ جلدی کرو۔" — کرنل ڈیوڈ نے لما اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن آپ کم از کم وہ ملاقوں تو بتا سکتے ہیں تاکہ ہم اس علاقے میں پکنگ کریں۔ آخر ہمیں بھی تو علم ہو کہ ہم نے کہاں پکنگ کرنی ہے ورنہ ہم پورے اسرائیل میں کہاں کہاں مارے مارے پھرتے رہیں گے۔" — کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں۔ یہ البتہ بتایا جا سکتا ہے بلکہ مجھے اس بارے میں مزید بات بھی کرنی پڑے گی۔ لا انگ برڈ کمپلیکس کا ایک ہی راستہ ہے جسے اب مکمل طور پر اندروںی طرف سے سیڈ کر دیا گیا ہے۔ اس لئے باہر سے کوئی اندر نہیں آ سکتا۔ یہ راستہ ایک سیڈ فارم میں کھلتا تھا اور یہ سیڈ فارم اسوند کے قریب اسوند اشیش سے مشرق کی طرف ایک وسیع و عریض میدان کے اندر بنا ہوا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پسلے مجھے اطلاع دی گئی کہ اس سیڈ فارم میں نصب سائنسی آلات نے نشاندہی کی ہے کہ وہاں فارنگ ہوتی ہے۔ کس نے کی ہے اور کیوں کی ہے۔ اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ کیونکہ راستہ سیڈ ہے۔ البتہ میں نے یہ آلات ہی آف کر دیئے ہیں تاکہ ہماری توجہ بیرونی طرف جا ہی نہ سکے۔" — ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"اس سیڈ فارم میں جہاں سے راستہ جاتا ہے وہاں سے فارنگ ہوتی ہے۔" — کرنل ڈیوڈ نے بری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔" — ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"کب۔ کس وقت۔" — کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔
"تقریباً ایک گھنٹہ پسلے۔" — ڈاکٹر ہارنگ نے جواب دیا۔

کواریوں اور ایک دفتر کے علاوہ اور پچھے نہ تھا۔ اس دفتر میں بھی
ہائے سید برونس کی رپورٹس، کاغذات اور حساب کتاب کے علاوہ کوئی
چیزیں نہ تھیں حتیٰ کہ ڈومیری نے انتہائی حاس آلات سے پورے سید
فارم کی چینگ کی تھی لیکن نہ ہی اسے کسی جگہ کوئی تہ خانہ نظر آیا
اور نہ ہی وہاں کسی قسم کا کوئی سائننسی آلہ نصب تھا۔ یوں لگتا تھا کہ
یہ وہ واقعی ایک عام سا کاروباری فارم ہو۔ اس کے باوجود ڈومیری
نے ڈیوک اور اس کے گروپ کو انتہائی محتاط رہنے کی ہدایت کی اور
پھر وہ دونوں ہی اور چھت پر کریاں رکھوا کر بیٹھ گئیں کیونکہ یہ
کروں میں سید کی مخصوص بو سے انہیں انتہائی دھشت سی ہو رہی
تھی۔ اور چھت کے چاروں کونوں میں ایک ایک آدمی موجود تھا
جنہوں نے آنکھوں سے نائٹ ٹیلی سکوپ لگائی ہوئی تھیں تاکہ اگر کوئی
کسی بھی طرف سے سید فارم کی طرف آئے تو اسے دور سے ہی مارک
لیا جاسکے۔ ویسے بھی سید فارم کے چاروں طرف دور تک ویران
میدان سا پھیلا ہوا تھا البتہ سامنے کافی فاصلے پر اسوند ریلوے اسٹیشن
لی پہنچا جھلکلاتی ہوئی ضرور نظر آ رہی تھیں۔

”مجھے تو لگتا ہے کہ ہم غلط جگہ پر آ گئے ہیں۔“ کیتھی نے کہا۔
”کیوں؟“ ۔۔۔ ڈومیری نے چونک کر پوچھا۔

”اس لئے کہ یہ سید فارم تو قطعی عام سا فارم ہے۔ اگر یہاں سے
اس قدر اہم کپیکیس کا راستہ ہوتا تو یہاں انتہائی سخت حفاظتی
انظہارات ہوتے۔“ ۔۔۔ کیتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ڈومیری بے

سید فارم کی چھت پر ڈومیری اور کیتھی دونوں ایک چھوٹی سی دیوار
کی اوٹ میں کریاں رکھے بیٹھی ہوئی تھیں۔ پورے فارم میں ڈیوک
اور اس کے گروپ کا قبضہ ہو چکا تھا۔ اس پر قبضے کے دوران انہیں
مزاحمت کا سامنا بھی کرنا پڑا تھا۔ یہ مزاحمت چار مسلح چوکیداروں کی
طرف سے ہوئی تھی لیکن ڈیوک اور اس کے گروپ نے ان چاروں
چوکیداروں کو فائزگ کر کے ہلاک کر دیا تھا۔ ان کی کوشش تو یہی تھی
کہ وہ انہیں بے ہوش کر کے قید کر دیں لیکن وہ چاروں واقعی تربیت
یافت تھے اس لئے انہوں نے اتنا ڈیوک اور اس کے گروپ کے دو
آدمیوں کو شدید زخمی کر دیا تھا اس لئے ڈیوک نے ڈیوک نے انہیں ہلاک کرنے
کا حکم دے دیا اور پھر انہیں کچھ دیر کی شدید جدوجہد کے بعد ہلاک کر
دیا گیا۔ ڈومیری اور کیتھی نے پورے سید فارم کا معائنہ کیا لیکن اس
سید فارم میں سوائے سید کی بوریوں سے بھرے ہوئے بڑے بڑے

افتخار ہس پڑی۔

”و سرا ہے کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی یہاں آئیں تو ہم ان کا خاتمہ کر سکیں“۔۔۔ ڈو میری نے کہا۔

”لیکن اب میں سوچ رہی ہوں کہ اگر عمران کو یہاں کا علم نہ ہو کتاب۔ ہمیں تو اس نقشے کی وجہ سے علم ہو گیا ہے۔ اگر نقشہ تمہیں نہ ملتا تو ہمیں بھی اس کے بارے میں زندگی بھر علم نہ ہو سکتا“۔ کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں تمہاری بات درست ہے لیکن اس کے علاوہ ہمارے پاس اور چارہ کار بھی کیا ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو کہاں اور کس طرح تلاش کریں“۔۔۔ ڈو میری نے کہا۔

”اگر ہم قصبه الجوف میں پکنگ کرتے تو زیادہ بہتر نہ ہوتا“۔ کیتھی نے کہا۔

”پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے پاس کوئی سرکاری اتحارٹی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ ہماری تعداد محدود ہے اور تیسرا بات یہ کہ وہاں کرنل ڈیوڈ اور اس کی پوری جی پی فائیو موجود ہے۔ اس لئے ہو سکتا تھا کہ ہم مغلکوں سمجھ کر کسی کو اڑا دیتے اور وہ پاکیشائی ایجنسٹ کی بجائے جی پی فائیو کا آدمی نکلتا تو تم خود بتاؤ کہ کیسا طوفان کھڑا ہو جاتا اور دوسری بات ہے کہ جی پی فائیو جواب پاگل کنوں کی طرح وہاں گھوم رہی ہو گی وہ ہمیں مغلکوں سمجھ کر گولیوں سے اڑا سکتی تھی اور تیسرا بات یہ کہ عمران اور اس کے ساتھی وہاں قبے میں سیرو تفریق تو دلاتے پھر رہے ہوں گے۔ ہم یہاں درست طور پر موجود ہیں۔ جب

”آج کل حفاظتی انتظامات کو انسان کی نفیات کے مطابق استعمال کیا جاتا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے اس ویران علاقے میں اگر سیڈ فارم کے اندر اور باہر فوج کا پھرہ ہوتا یا پچاس ساٹھ مشین گن بردار ہر طرف پھرہ دیتے دکھائی دیتے۔ چھت کے چاروں کونوں پر چیلگنگ ٹاور بنے ہوئے ہوتے اور ان کے اندر سرچ لائیں موجود ہوتیں تو کیا دشمن ایجنٹوں یا فلسطینی دہشت گردوں کو یہ معلوم نہ ہو جاتا کہ یہ عام ساید فارم نہیں ہے بلکہ یہاں لازماً کوئی نہ کوئی حکومتی راز موجود ہے۔ لیکن اب تم نے خود محسوس کیا ہے کہ یہ عام ساید فارم ہے اس لئے یہاں کسی کپلیکس کا راستہ نہیں ہو سکتا اور یہی بات باور کرائی جانی مقصود تھی اور اسی وجہ سے آج تک کسی کو بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ لائل ہرڈ کپلیکس کا راستہ اس سیڈ فارم سے نکلتا ہے“۔۔۔ ڈو میری نے جواب دیا۔

”لیکن یہاں سائنسی آلات تو بہر حال نصب ہوتے یا پھر کوئی تہ خانہ ہوتا یا کسی طرح راستے کا کوئی نشان تو ہوتا۔ بیشک وہ بند ہوتا لیکن ہوتا تو سی“۔۔۔ کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ویسے تو مجھے بھی اس بات پر حرمت ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ایسا بھی سیکرٹ کے تحت کیا گیا ہو گا ورنہ دشمن ایجنسٹ بھی ان سائنسی آلات کو چیک کر سکتے تھے اور ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں کہ راستہ کہاں سے ہے اور کہاں سے نہیں۔ ہمارے یہاں قبے کا مقصد

Scanned & PDF Copy by RFI

یونکہ تم اس قسم کے حالات کی عادی نہیں ہو۔ جبکہ ہمیں ایسے انتظار کرنے کی عادت ہے۔ بھر حال تمہاری بات ٹھیک ہے۔ اس طرح واقعی حالات سے آگاہی ہو سکتی ہے۔ آفس میں کارڈلیس فون بھی موجود ہے۔ جاؤ لے آؤ۔ ڈومیری نے کہا تو کیتھی مسکراتی ہوئی اٹھی اور تیزی سے اس طرف کو بڑھ گئی جدھر سے یہڑیاں پنچے جاتی تھیں۔ ڈومیری بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور دیسے ہی گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھنے لگی لیکن سوائے رلوے اسٹیشن کی بیوں کے ہر طرف اندر ہمرا اور سکوت ہی تھا۔ اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور کری پر دوبارہ بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد کیتھی واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون تھا۔

”وہاں دو نمبر ہیں۔ ایک تو ڈاکٹر ہارنگ کے آفس میں ان کا ذاتی نمبر ہے۔ دوسرا عام ہے۔ آفس تو ظاہر ہے بند ہو گا اس لئے دوسرے نمبر پر ٹرانی کرتے ہیں۔“ ڈومیری نے کہا اور تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”مادام ڈومیری بول رہی ہوں۔ تم کون بول رہے ہو۔“ ڈومیری نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ مادام آپ۔ میں ہاشمن بول رہا ہوں مادام۔“ دوسری طرف سے تیز لمحے میں کہا گیا۔

بھی عمران یہاں پنچے گا ہمارے ہاتھوں مارا جائے گا۔“ ڈومیری نے کہا۔

”صبح جب وقت ہو گا تو یہاں نجائزے کتنے افراد آ جائیں گے۔ اس وقت کیا ہو گا۔“ کیتھی نے کہا۔

”سب کو بھاگ دیا جائے گا کہ یہاں حکومت کی ایجنسی قابض ہے۔ ہنگامی حالات ہیں اور کیا ہو سکتا ہے۔“ ڈومیری نے کہا۔

”اس کا ایک اور بھی حل ہے کہ صبح کو آپ یہاں سے صدر صاحب سے بات کریں اور ان کے نوٹس میں لے آئیں۔ اس طرح ہمیں حکومتی تحفظ حاصل ہو جائے گا۔“ کیتھی نے کہا۔

”لیکن ہم صدر صاحب کو کیا بتائیں گے کہ ہمیں یہاں کا علم کیسے ہوا۔“ ڈومیری نے کہا۔

”تم میرا نام لے سکتی ہو کہ کیتھی کے کسی مجرم نے بتایا ہے۔“ کیتھی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ صبح ہو گی تو پھر جیسے حالات ہوں گے دیکھ لیں گے۔“ ڈومیری نے جواب دیا اور کیتھی نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”اگر ہم ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر فون کریں تو کم از کم یہ تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ کیا عمران وہاں پنچا ہے کہ نہیں۔ کچھ تو حالات سے آگاہی ہو سکے گی۔“ تھوڑی دیر بعد کیتھی نے کہا تو ڈومیری ہس پڑی۔

”تمہیں واقعی اس طرح فارغ بیٹھنے سے بڑی الجھن ہو رہی ہو گی۔“

"مارٹن لہاں ہے۔ اس سے بات کراؤ" ڈو میری نے

ملازموں کے انچارج کا نام لیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ہلاک ہو چکے ہیں مادام۔ ابھی ہم اس کی لاش ڈاکٹر ہارنگ صاحب کے آفس سے انہماں لے آئے ہیں" ہاشم نے کہا تو ڈو میری بے انتیار اصل پڑی۔

"ہلاک ہو چکا ہے۔ کیا مطلب۔ کیسے" ڈو میری نے کہا۔ "آپ کی داپسی کے بعد ایک کار آئی۔ گیٹ پر کہا یا کہ جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ آیا ہے اس لئے مارٹن نے گیٹ لھول دیا۔ کار اندر آگئی۔ اس میں سے ایک عورت اور چار مرد موجود تھے۔ مارٹن نے ان سے بات کی پھر مارٹن کے کتنے پر ہم سب سنگ روم میں اکٹھے ہو گئے۔ آنے والوں نے پوری رہائش گاہ کی تلاشی لی اس کے بعد ان کا انچارج جو اپنے آپ کو کرنل ڈیوڈ کہہ رہا تھا، مارٹن کو ساتھ لے کر ڈاکٹر ہارنگ صاحب کے دفتر میں چلا گیا۔ پھر کافی دیر بعد وہ باہر آیا تو مارٹن کو اندر ہی چھوڑ آیا۔ انہوں نے ہمیں اکٹھا کر کے کہا کہ مارٹن انہائی ضروری کام میں مصروف ہے اس لئے اسے ڈسٹریکٹ کیا جائے۔ اس کے بعد وہ کار میں بیٹھ کر واپس چلے گئے۔ پھر آؤ ھے گھنٹے بعد ایک اور کار آگئی۔ اس میں بھی جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ تھا۔ میں نے گیٹ لھول دیا۔ کار اندر آگئی۔ اس میں دو آدمی تھے اور ان میں سے ایک بھی یہی کہہ رہا تھا کہ وہ جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ ہے جبکہ ہم نے انہیں بتایا کہ پہلے بھی لوگ آئے تھے اور وہ بھی اپنے آپ کو یہی بول پڑی۔

"یہ تو انہائی حیرت انگیز بات ہے۔ وہ فائل کیسی ہو گی"۔ کیتھی نے جو پاس کھڑی فون پر ساری بات سن رہی تھی، فون آف ہوتے ہی

بول پڑی۔

کہہ رہے تھے اور وہ مارٹن کو آفس میں لے گئے تھے اور مارٹن ابھی تک آفس میں ہے تو وہ سیدھے دفتر میں گئے۔ وہاں جا کر پہتے چلا کر مارٹن کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ اسے گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے۔ اس پر کرنل ڈیوڈ صاحب نے بتایا کہ پہلے آنے والے پاکیشیائی ایجنسٹ تھے۔ اس پر میں نے انہیں بتایا کہ وہ اپنے ساتھ مارٹن کا وہ ٹرانسپریٹر بھی لے گئے ہیں جس پر وہ ڈاکٹر ہارنگ صاحب سے بات کرتا تھا اور ان کے پاس ایک سرخ رنگ کی فائل بھی تھی۔ پھر میں نے انہیں وہ خفیہ الماری بھی لھول کر دکھائی جس میں فائل میں بھری ہوئی تھیں اور جس میں مارٹن کا ٹرانسپریٹر موجود تھا۔ اس کے بعد کرنل ڈیوڈ صاحب نے فون پر پریذیڈنٹ ہاؤس میں صدر صاحب سے بات کی اور انہیں ساری بات بتائی تو انہوں نے کہا کہ وہ ڈاکٹر ہارنگ سے دس منٹ بعد فون پر بات کر لیں۔ اس کے بعد انہوں نے ہمیں بھیج دیا اور وہ دونوں ابھی آفس میں ہی ہیں۔ ہم ابھی مارٹن کی لاش لے کر وہاں سے آئے ہیں کہ آپ کی کال آگئی"۔ ہاشم نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ میری کال کے بارے میں کرنل ڈیوڈ کو کچھ نہ بتانا۔ اوکے"۔ مادام ڈو میری نے کہا اور فون آف کر دیا۔

"یہ تو انہائی حیرت انگیز بات ہے۔ وہ فائل کیسی ہو گی"۔ کیتھی نے جو پاس کھڑی فون پر ساری بات سن رہی تھی، فون آف ہوتے ہی بول پڑی۔

"یہ عمران واقعی ذہن آدمی ہے۔ اس نے یقیناً وہ فائل اٹھائی ہے تو یقیناً اس سے وہ فائدہ اٹھائے گا اور لامحالہ اب وہ یہاں آئے گا"۔ ڈو میری نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ فائل میں کمپیکس کا نقشہ ہو گا"۔ کیتھی نے کہا۔

"ظاہر ہے اور کیا ہو سکتا ہے۔ اب کسی سانسی فارمولے کی فائل تو وہ اٹھانے سے رہا"۔ ڈو میری نے کہا اور کیتھی نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"مادام۔ ایک آدمی رلوے اشیشن کی طرف سے اوہر آ رہا ہے"۔ اچانک فرنٹ سائیڈ پر موجود گنگرانی کرنے والے نے کہا تو ڈو میری اور کیتھی دونوں بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئیں۔ وہ دونوں اس آدمی کی طرف لپکیں۔

"مجھے نائن ٹیلی سکوپ دکھاؤ"۔ ڈو میری نے کہا اور اس آدمی نے گلے سے نائن ٹیلی سکوپ نکال کر ڈو میری کی طرف بڑھا دی۔ ڈو میری نے نائن ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگائی اور غور سے رلوے اشیشن کی طرف دیکھنے لگی۔

"اوہ۔ واقعی یہ اوہر ہی آ رہا ہے۔ لیکن یہ تو اکیلا ہے اور اس کے ہاتھ میں بیگ بھی ہے۔ کہیں یہ کوئی مسافرنہ ہو"۔ ڈو میری نے کہا۔

"مسافر تو وہ تب ہوتا، جب رلوے اشیشن پر کوئی گاڑی آتی اور

اُگ گاڑی آتی تو ہمیں اس کی آواز ضرور سنائی دیتی"۔ کیتھی نے کہا۔

"ہاں"۔ ڈو میری نے کہا اور پھر وہ ساتھ کھڑے آدمی سے مخاطب ہو گئی۔

"ڈیوک کو بلاو۔ جلدی"۔ ڈو میری نے اس آدمی سے کہا تو وہ سرہلا تا ہوا تیزی سے یہڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ آدمی اس طرح اطمینان سے چل رہا ہے جیسے اسے کوئی فکر نہ ہو۔ اگر یہ کوئی دشمن ابجٹ ہوتا تو یقیناً اس کے چلنے کا یہ اندازہ ہوتا"۔ ڈو میری نے کہا۔

"مجھے دکھائیں ٹیلی سکوپ"۔ کیتھی نے کہا تو ڈو میری نے نائن ٹیلی سکوپ اس کی طرف بڑھا دی۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی اطمینان بھرے انداز میں آ رہا ہے"۔ کیتھی نے کہا۔

"لیں مادام"۔ اسی لمحے ڈیوک نے اوپر آ کر کہا۔ "دیکھو۔ رلوے اشیشن کی طرف سے ایک آدمی اوہر ہماری طرف آ رہا ہے۔ اسے تم نے زندہ پکڑنا ہے اور پھر اندر لے آنا ہے لیکن پہلے اس کی اور اس کے بیگ کی تلاشی لے لیتا ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی مخبر ہو"۔ ڈو میری نے کہا۔

"لیں مادام"۔ ڈیوک نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ ڈو میری نے دوبارہ کیتھی کے ہاتھ سے نائن ٹیلی سکوپ لے کر آنکھوں

لی طرف مڑ گئی۔ اس نے دفتر کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر
نوب جلا دی۔ دفتر میں روشنی پھیل گئی۔ چند لمحوں بعد ڈیوک اس
آدمی کو لئے دفتر میں آگیا۔ یہ مقامی آدمی تھا اور اس کے چہرے پر
حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے جسم پر
عام سال بارس تھا۔

”اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے مادام“۔۔۔ ڈیوک نے کہا۔
”کون ہو تم“۔۔۔ ڈومیری نے تیز اور تحکمانہ لمحے میں اس آدمی
سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مم۔۔۔ میں مرفنی ہو۔ ہیری کا بھائی۔ ہیری یہاں چوکیدار
ہے“۔۔۔ آنے والے نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا۔

”کہاں سے آئے ہو“۔۔۔ ڈومیری نے پوچھا۔

”کاوش گاؤں سے“۔۔۔ مرفنی نے جواب دیا۔

”کہاں ہے یہ کاوش گاؤں“۔۔۔ ڈومیری نے پوچھا۔

”ریلوے اسٹیشن کے پار دس کلومیٹر دور ہے“۔۔۔ مرفنی نے
جواب دیا۔

”تم وہاں سے پیدل آ رہے ہو“۔۔۔ ڈومیری نے پوچھا۔

”نہیں مادام۔ کاوش سے اسٹیشن تک میں بس میں آیا ہوں اور
وہاں سے پیدل آ رہا ہوں۔ لیکن یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ آپ کون ہیں۔
ہیری کہاں ہے“۔۔۔ مرفنی نے کہا۔

”لیکن تم اس وقت کیوں آ رہے ہو۔ اس تھیلے میں کیا ہے“۔

سے لگا لی۔ وہ آدمی اسی طرح اطمینان سے آگے بڑھا چلا آ رہا تھا اور
پھر تھوڑی دیر بعد وہ سیدھا سیڈ فارم کے چھانک کے پاس پہنچ گیا۔
ابھی وہ قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک دو سائے بھوکے عقابوں کی طرح
اس پر جھپٹ پڑے اور ماحول میں اس آدمی کی چیخ سنائی دی اور پھر
اس کے نیچے گرنے کا دھماک سنائی دیا۔ ڈومیری نے ناٹ ٹیلی سکوپ
آنکھوں سے ہٹا دی تھی اور اب وہ دیے ہی اسے دیکھ رہی تھی۔ حملہ
کرنے والوں میں سے ایک خود ڈیوک تھا اور دوسرا اس کا ساتھی۔ اور
ڈیوک نے بڑے ماہرانہ انداز میں اسے نیچے گرا کر جلدی سے اس کے
دونوں ہاتھ عقب میں کر کے اس کی کلانیوں میں ٹکپ ہتھکڑی لگادی
اور پھر اسے کھڑا کر دیا۔ اس آدمی کے منہ سے ایسی آوازیں نکل رہی
تھیں جیسے وہ انتہائی خوفزدہ ہو۔ ڈیوک کے ساتھی نے اسے ایک ہاتھ
سے قابو کیا اور بڑے ماہرانہ انداز میں اس کی جسمانی تلاشی لینے لگا۔
پھر اس نے اس کا ایک طرف پڑا ہوا تھیلا اٹھایا اور اسے کھول کر
چیک کرنے لگا۔

”اوی نیچے“۔۔۔ ڈومیری نے ناٹ ٹیلی سکوپ ساتھ کھڑے
ہوئے آدمی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے سیڑھیوں کی
طرف بڑھ گئی۔ کیتھی بھی اس کے پیچے تھی۔ جب وہ دونوں سیڑھیاں
اٹر کر نیچے برآمدے میں پہنچیں تو ڈیوک اس آدمی کو بازو سے پکڑ کر
تقریباً گھسیتا ہوا برآمدے کی طرف لے آ رہا تھا۔

”دفتر میں لے آؤ اے“۔۔۔ ڈومیری نے کہا اور تیزی سے دفتر

”اے اور اس کے ساتھیوں کو قتل ابیب بھجوادیا گیا ہے۔ یہاں دشمن ایجنٹوں کے حملے کا خطرہ تھا اس لئے اب ہم یہاں ہیں“۔ ڈومیری نے اس کی آنکھوں کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

”دش۔ دشمن۔ مم۔ مم۔ مگر میں تو ہیری کا بھائی ہوں۔ آپ پیشک میرے ساتھ آدمی بھیج کر کا تاش گاؤں میں کسی سے پوچھ لیں“۔ مرنی نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”یا تو یہ شخص واقعی کوئی رہاتی ہے یا پھر یہ غصب کا اداکار ہے“۔ ڈومیری نے کہا۔

”میں رہاتی ہی ہوں۔ آپ بے شک میرے ساتھ آدمی بھیج دیں“۔ مرنی نے کہا۔

”ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ تم کون ہو“۔ ڈومیری نے کہا اور چند لمحوں بعد ڈیوک اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کامیک اپ واشر موجود تھا۔

”اس کامیک اپ چیک کرو“۔ ڈومیری نے کہا۔

”لیں مادام۔ ڈیوک نے کہا اور میک اپ واشر کا پلگ ساکٹ میں لگا کر اس نے اس کا غلاف مرنی کے سر اور چہرے پر چڑھانا شروع کر دیا۔

”یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ یہ۔ یہ۔ میں تو بے گناہ ہوں۔ میں تو منی ہوں۔ ہیری کا بھائی“۔ اس آدمی نے بری طرح اوہرا دھر سر مارتے ہوئے کہا۔ اس کے لمحے میں اب شدید خوف نمایاں ہو گیا تھا۔

ڈومیری نے پوچھا۔

”جی۔ صبح میں نے مزدوری پر جانا ہوتا ہے اس لئے میں ہیشہ اسی وقت ہی آتا ہوں تاکہ بھائی ہیری سے مل کر اسے باغ کے حالات بھی بتا دوں اور اس سے مشورہ بھی کر لوں۔ ہیری میرا بڑا بھائی ہے۔ ہمارا کا تاش گاؤں میں چھوٹا سا باغ ہے مادام۔ ہیری کہاں ہے“۔ مرنی نے کہا۔

”ڈیوک“۔ ڈومیری نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے پاس کھڑے ڈیوک سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیں مادام“۔ ڈیوک نے مودبانہ لمحے میں کہا۔

”اس کے تھیلے میں کیا ہے“۔ ڈومیری نے پوچھا۔

”کپڑوں کا ایک جوڑا۔ ایک چھوٹا تویہ ہے اور بس“۔ ڈیوک نے جواب دیا۔

”یہ۔ یہ ہیری کا جوڑا اور تویہ ہے۔ پچھلے ہفتے میں دھلوانے کے لئے گیا تھا۔ وہ اسے دینے آیا ہوں“۔ مرنی نے کہا۔

”ڈیوک ہمارے سامان میں میک اپ واشر تو ہے۔ وہ لے آؤ۔ مجھے یہ شخص میک اپ میں لگتا ہے“۔ ڈومیری نے کہا۔

”لیں مادام“۔ ڈیوک نے کہا اور تیزی سے دفتر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

نج۔ نج۔ جتاب میں تو مرنی ہوں۔ ہیری کا بھائی۔ ہیری کہاں ہے۔“۔ مرنی نے بولکھائے ہوئے لمحے میں کہا۔

لئے چھوڑ رہے ہیں کہ تم ایک معصوم آدمی ہو اور میں نہیں چاہتی کہ کسی معصوم اور بے گناہ کا خون یہاں بنتے۔ اس لئے تم خاموشی سے واپس اپنے گھر چلے جاتا۔ تمہارا بھائی ایک ہفتے بعد واپس گھر پہنچ جائے گا۔” ڈومیری نے مرنی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جج۔ جج۔ جی آپ کی مہربانی۔ آپ بہت رحمٰل ہیں جی۔ میں یہاں سے سیدھا گھر جاؤں گا لیکن ایک درخواست ہے جی۔“ مرنی نے کہا تو ڈومیری چونک پڑی۔

”کیسی درخواست“ ڈومیری کے لجھے میں شک کی پرچھائیاں نمایاں تھیں۔

”مم۔ مم۔ مجھے بہت پیاس لگ رہی ہے۔ ایک گلاس پانی پلوادیں۔“ مرنی نے سے ہوئے لجھے میں کہا تو ڈومیری بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

”تم واقعی سیدھے سادھے دیہاتی آدمی ہو۔ ڈیوک اس کے ہاتھ کھول دو اور اسے پانی پلا کرو اپس گیٹ سے باہر چھوڑ دو۔ میں اور کیتھی اور چھت پر جا رہی ہیں۔“ ڈومیری نے کہا۔

”لیں مادام۔“ ڈیوک نے کہا اور ڈومیری کیتھی کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

”یہ آدمی واقعی دیہاتی تھا۔ خوانخواہ بے چارہ اوہر آنکھا اور اسے عذاب بھگتنا پڑا۔“ کیتھی نے چھت پر پہنچ کر کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”جو ہم کر رہے ہیں ایسا ہونے دو۔ اگر تم نے گڑبڑ کی تو گولی مار دوں گی۔“ ڈومیری نے غصیلے لجھے میں کہا تو مرنی بے اختیار سم کر خاموش ہو گیا۔ ڈیوک نے اس کے سر اور گردن پر کٹوپ سا چڑھایا اور اس کے بٹن بند کر کے اس نے واشر آن کر دیا۔ اس آدمی نے بے اختیار ہلنا شروع کر دیا تو ڈیوک نے اس کا بازو مضبوطی سے پکڑے رکھا۔ چند لمحوں بعد اس نے واشر بند کر دیا اور پھر اس کے چہرے سے کٹوپ اتارنا شروع کر دیا۔

”اوہ۔ یہ تو واقعی میک آپ میں نہیں ہے۔“ ڈومیری نے کٹوپ ہٹتے ہی وہی شکل دیکھتے ہوئے منہ بنانا کر کہا۔ مرنی کی آنکھیں خوف سے پھیلی ہوئی تھیں اور اس کے چہرے پر خوف جیسے مجسم ہو کر رہ گیا تھا۔

”مم۔ مم۔ میں مرنی ہوں۔ آپ یقین کریں۔ میں مرنی ہوں۔“ مرنی نے اس بار انتہائی گھبرائے ہوئے لجھے میں کہا۔

”اوکے۔ یہ واقعی کسی چوکیدار کا بھائی ہے۔ اسے واپس بھیج دو۔“ ڈومیری نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”مادام۔ یہ بعد میں ہمارے لئے مسئلہ نہ بن جائے۔“ ڈیوک نے کہا۔

”اس بیچارے نے کیا مسئلہ بنتا ہے۔ جاؤ۔ اسے گیٹ سے باہر چھوڑ آؤ۔“ ڈومیری نے کہا اور ڈیوک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”سنو مرنی۔ تمہارا بھائی دارالحکومت گیا ہوا ہے۔ ہم تمہیں اس

Scanned & PDF Copy by RFI

”ہو سکتا ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بچھے یہاں آئے ہوں“۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

”جب وہ یہاں نہیں آئے تو یہ ان کے بچھے کیسے آسکتے ہیں۔ ڈیوک کو بلاو۔ جلدی کرو“۔۔۔ ڈومیری نے چینختے ہوئے کہا تو ایک آدمی تیزی سے مڑا اور سیڑھیوں کی طرف دوڑ پڑا۔ چند لمحوں بعد ڈیوک دوڑتا ہوا اوپر آیا۔

”ڈیوک۔ جی پی فائیو کی کاریں آ رہی ہیں۔ یہ شاید الجوف قبے سے آ رہی ہیں۔ ہم نے انہیں باہر ہی روکنا ہے۔ تم ایسا کرو کہ سب ساتھیوں کو میزاں کل گئیں اور مشین گئیں دے کر چھٹ اور کنوں پر کھڑا کرو اور مجھے لاوڈ پیکر لا دو تاکہ میں اوپر سے ان سے بات کر سکوں“۔ ڈومیری نے کہا تو ڈیوک نے اثبات میں سرہلا دیا اور تیزی سے واپس پلٹ گیا۔ چند لمحوں بعد ایک آدمی نے اسے بیڑی سے چلنے والا ایک چھوٹا سا لاوڈ پیکر لا کر دیا تو مادام ڈومیری نے اسے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ کاریں اب کافی قریب آ چکی تھیں۔

”کاریں جہاں بھی ہیں وہاں رک جائیں ورنہ ان پر میزاں کل فائز کر دیئے جائیں گے“۔۔۔ مادام ڈومیری نے لاوڈ پیکر کو منہ سے لگا کر اسے آن کرنے کے بعد چینختے ہوئے کہا۔ لاوڈ پیکر کی وجہ سے اس کی آواز دور تک پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے چاروں کاروں کو رکتے ہوئے دیکھا۔

”میں مادام ڈومیری بول رہی ہوں سید فارم سے۔ اگر تمہارے

”ہاں بہر حال تسلی کرنی تو ضروری تھی“۔۔۔ ڈومیری نے جواب دیا اور کیتھی نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ڈیوک اوپر آیا اور اس نے بتایا کہ اس کے حکم کی تعمیل میں اس آدمی کو پانی پلا کر واپس بھجوا دیا ہے تو ڈومیری نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر ڈیوک کے واپس جانے کے بعد وہ دونوں ایک بار پھر یاتوں میں معروف ہو گئیں۔

”مادام۔ مادام۔ چار کاریں آ رہی ہیں“۔۔۔ اچانک چھٹ کے دامیں کونے میں موجود آدمی نے چینختے ہوئے کہا تو مادام ڈومیری اور کیتھی دونوں بے اختیار اچھل پڑیں۔

”چار کاریں۔ کہاں ہیں۔ کس کی ہیں“۔۔۔ ڈومیری نے کہا اور تیزی سے دوڑتی ہوئی اس طرف کو بڑھ گئی جدھروہ آدمی آنکھوں سے ناٹ ٹیلی سکوپ لگائے کھڑا تھا۔

”یہ۔ یہ تو جی پی فائیو کی کاریں ہیں مادام“۔۔۔ اس آدمی نے ایک بار پھر چینختے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ وکھاؤ مجھے“۔۔۔ ڈومیری نے کہا اور اس آدمی نے ٹکے سے ناٹ ٹیلی سکوپ اتار کر ڈومیری کے ہاتھ میں دے دی جبکہ دوسرے کنوں میں موجود افراد بھی تیزی سے دوڑتے ہوئے ان کے قریب آ گئے۔ کیتھی نے ان میں سے ایک آدمی سے ناٹ ٹیلی سکوپ لے لی۔

”ہاں۔ یہ جی پی فائیو کی کاریں ہیں۔ اوہ۔ تو کرٹل ڈیوڈ آ رہا ہے۔ لیکن اسے یہاں کا کیسے علم ہو گیا“۔۔۔ مادام ڈومیری نے کہا۔

ساتھ کرٹل ڈیوڈ ہے تو اسے کہو کہ وہ اکیلا آگر مجھ سے مل سکتا ہے۔ ایک کار آگے آسکتی ہے۔ اگر اور کوئی کار آگے آئی تو دوسرے لمحے میزائل فائر کر دیئے جائیں گے”۔ ڈومیری نے چیختے ہوئے کہا۔ نائن ٹیلی سکوپ اس نے اس دوران مسلسل آنکھوں سے لگائی ہوئی تھی۔ ڈومیری کے اعلان کے ساتھ ہی اس نے سب سے آگے والی کار میں سے ایک آدمی کو اتر کر عقبی کار کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی پہلی کار تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔

”ڈیوک کو کہو کہ جا کر کرٹل ڈیوڈ کو اپنے ساتھ لے آئے۔“ ڈومیری نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئی۔ اس کا آدمی تیزی سے بھاگنا ہوا اس سے پہلے سیڑھیوں تک پہنچ گیا تھا۔ ڈومیری اور کیتھی نیچے پہنچ گئیں۔

”لیں مادام“۔ ڈیوک نے کہا۔ ”ڈیوک۔ اپنے آدمیوں کو چھت پر تعینات کرو اور خود باہر جا کر کرٹل ڈیوڈ کو اپنے ساتھ یہاں دفتر میں لے آؤ۔ اس کی کار کو باہر ہی روک دینا اور اگر دوسرا کار میں آنے لگیں تو بے شک ان پر میزائل فائر کرونا۔“ ڈومیری نے کہا۔

”لیں مادام“۔ ڈیوک نے مودبانہ لمحے میں جواب دیا تو ڈومیری تیزی سے دفتر کی طرف بڑھ گئی۔

”عمران واپس آ رہا ہے“۔ اچانک درخت پر چڑھے ہوئے تنویر کی آواز سنائی دی تو درخت کے نیچے موجود صدر، کیپن شکل، اور جولیا تینوں بے اختیار چونک پڑے۔ جولیا کے ساتھ ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ چند لمحوں بعد تنویر بھی درخت سے نیچے اتر آیا۔ اس کے گلے میں نائن ٹیلی سکوپ موجود تھی اور پھر وہ سب درختوں کے اس جھنڈ سے نکل کر باہر آ گئے۔ وہ ریلوے اسٹیشن سے کچھ فاصلے پر کھیتوں کے درمیان درختوں کے ایک جھنڈ میں موجود تھے۔ کار بھی اس بڑے سے جھنڈ کے اندر ہی موجود تھی یہ کار جی پی فائیو کے میجر براؤن کی تھی۔ وہ سب قبھے الجوف سے نکل کر ایک لمبا چکر کاٹ کر یہاں تک پہنچے تھے اور یہاں پہنچنے کے بعد عمران نائن ٹیلی سکوپ لے کر ایک درخت پر چڑھ گیا تھا اور پھر جب وہ نیچے اترा تو اس نے فیصلہ نہ دیا کہ سیڈ فارم پر ڈومیری اور اس کے

اور تنویر بھی درخت سے نیچے اتر آیا تھا۔

"یہ آخر وہاں گیا کیوں تھا"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب وہاں کا جائزہ لینے گئے تھے مگر معلوم ہو سکے کہ ڈومیری اور اس کے ساتھیوں کی تعداد کتنی ہے"۔ صدر نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے عمران واپس آتا دکھائی دیا۔ اس کی رفتار خاصی تیز تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان کے قریب پہنچ گیا۔

"کیا ہوا۔ وہاں کیوں گئے تھے"۔۔۔ جولیا نے تیز لمحے میں کہا۔

"ارے ارے۔ نہ سلام نہ دعا۔ نہ بیند نہ بابجے۔ نہ ہار نہ استقبالیہ گیت۔ آخر میں مادام ڈومیری اور اس کی ساتھی کیتھی سے ملنے گیا تھا۔ پہنچ تو ہونا چاہئے تھا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کتنی تعداد ہے ان کی وہاں"۔۔۔ صدر نے کہا۔

"تعداد تو زیادہ نہیں ہے۔ دس بارہ کے قریب افراد ہوں گے لیکن یہ وہ سب خاصے تربیت یافتے اور انہوں نے وہاں اچھا خاصا سامان رکھا ہوا ہے ویسے میں نے ان کے پاس میزاں تک دیکھے ہیں۔ انہوں نے شاید وہاں کے چوکیداروں کو ہلاک کر کے سید فارم پر قبضہ لر رکھا ہے"۔۔۔ عمران نے جھنڈ کی اندر ٹوپی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے اتنے فاصلے سے ڈومیری کو کیسے پہچان لیا تھا"۔۔۔ صدر نے کہا۔

ساتھیوں کا قبضہ ہے اور اب وہ اکیلا وہاں جائے گا۔ گواس کے ساتھی اسے روکنے کی کوشش کرتے رہے لیکن ظاہر ہے عمران کوئی فیصلہ کرے تو پھر وہ اپنے فیصلے سے بازنہ آتا تھا۔ چنانچہ وہی ہوا۔ عمران نے وہیں ثارچ کی روشنی میں اپنے چہرے پر خصوصی میک اپ کیا۔ ایک تھیلے میں ایک عام جوڑا کپڑوں کا جوان کے پاس تبادل کے طور پر موجود تھا، ڈالا اور پھر جھنڈ سے نکل کر ریلوے اسٹیشن کی طرف بڑھ گیا۔ نائٹ ٹیلی سکوپ وہ انہیں دے گیا تھا۔ نے لے کر تنویر درخت پر چڑھ گیا تھا اور اس نے اوپر سے باقاعدہ کمشٹی شروع کر دی تھی۔

جب تک عمران اندر ہیرے میں نظر آتا رہا وہ سب جھنڈ سے باہر اسے جاتا دیکھتے رہے لیکن جب وہ اندر ہیرے کا ایک جز بن گیا اور ان کی نظروں سے غائب ہو گیا تو پھر تنویر کی کمشٹی سن کر انہیں معلوم ہوتا رہا کہ عمران ریلوے اسٹیشن سے سید فارم کی طرف گیا ہے اور پھر سید فارم کے گیٹ پر اسے دو آدمیوں نے گھیر لیا اور پھر وہ اسے پکڑ کر اندر لے گئے۔ سب ساتھیوں کے چہرے یہ سن کرست سے گئے تھے لیکن وہ جانتے تھے کہ عمران اتنی آسانی سے قابو میں آنے والا نہیں ہے اور اگر وہ وہاں گیا ہے تو ظاہر ہے وہ کسی خاص مقصد کے لئے ہی گیا ہو گا لیکن اس کے باوجود وہاں پر ایک عجیب سی بے چیزی کا دور دورہ تھا۔ خاص طور پر جولیا کے ہونٹ بھینچنے ہوئے تھے اور چہرہ ستا ہوا تھا اس لئے جب تنویر نے کافی دیر بعد انہیں بتایا کہ عمران اس سید فارم سے باہر نکل کر واپس آ رہا ہے تو ان کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے تھے

”میں خوشامد نہیں کر رہا۔ حق کہہ رہا ہوں۔ اگر یقین نہیں آ رہا تو بے شک جا کر دیکھ لو انسیں بلکہ بے شک مقابلہ حسن کرالو۔“ عمران نے کہا۔

”بکواس مت کرو۔ لیکن صرف ایک بٹن وہاں لگانے کے لئے اتنا بکھیرا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ویسے ہی اس سیڈ فارم پر قبضہ کر سکتے تھے اور قبضہ تو بہر حال کرنا ہی ہو گا کیونکہ اس کے بغیر اس کمپلکس کے اندر داخل بھی نہیں ہوا جا سکتا۔“ جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”مس جولیا کی بات درست ہے عمران صاحب۔ جب ہم نے وہاں قبضہ ہی کرنا ہے تو پھر اس سارے بکھیرے کی واقعی کیا ضرورت تھی۔“ صادر نے جو تھیلے سے ایک چھوٹا سا بکس نکال کر مڑا ہی تھابول پڑا۔ ”اسے ڈرامہ کرنے میں لطف آتا ہے تاکہ ہم پر اپنی کارکردگی کا رب جما سکے۔“ تنویر بھلا کب موقع باقہ سے جانے دے لے تھا۔

”عمران صاحب۔ اس ڈومیری کو کیسے اس سیڈ فارم کا علم ہوا ہو گا۔ کیا اسے بھی مارٹن نے بتایا ہو گا۔“ اچانک اب تک خاموش کھڑے کیپن شکلیل نے کہا۔

”ہو سکتا ہے بہر حال ڈومیری کی وہاں موجودگی کا مطلب ہے کہ ہم نے کرنل ڈیوڈ کے ساتھ جو گیم کھیلی ہے وہ ناکام ہو گئی ہے ورنہ ڈومیری یہاں موجود نہ ہوتی اور اسی لئے میں نے وہاں میلی ویو بٹن لگایا۔“

”دیکھنے والی آنکھ چاہیے صدر۔ پھر یہ اندھرا بھی روشنی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔“ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”تو تم وہاں ڈومیری کو دیکھنے گئے تھے۔ پھر کیا ہوا۔ دیکھ لیا اے۔“ جولیا نے بھنائے ہوئے لمحے میں کہا۔

”ہاں۔ بیچاری ایجنت بننے کے چکر میں مفت کے عذاب جھیل رہی ہے کسی سے شادی کر لیتی تو ہانڈی چولنے سے فارغ ہو کر اطمینان سے بیٹھ کر شوہر اور بچوں کے سوئیٹر بنتی۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ایک بار پھر جھنڈ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

”صدر۔ پڑے تھیلے میں آرائیکس ٹیلی ویو بکس ہے اسے باہر نکالو۔“ عمران نے جولیا کی بات کا جواب دینے کے بعد صدر سے کہا تو صدر اور اس کے ساتھ موجود کیپن شکلیل دونوں چونک پڑے۔

”اوہ۔ تو آپ وہاں ٹیلی ویو بٹن لگا کر آئے ہیں۔“ اس بار کیپن شکلیل نے کہا۔

”اور میں نے وہاں جا کر کیا کرتا تھا۔ مان لیا ڈومیری اور کیمپنی دونوں خوبصورت ہیں لیکن بہر حال جولیا کا مقابلہ تو نہیں کر سکتیں۔ کیوں تنویر۔ میں غلط تو نہیں کہہ رہا۔“ عمران نے کہا تو جولیا کا چڑھے بے اختیار کھل اٹھا۔

”اس طرح خوشامد کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا تمہیں۔“ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

میک اپ واشر میرا کیا بگاڑ سکتا تھا۔ اس کے بعد ڈو میری نے میری سادگی اور میرے دیہاتی پن پر رحم کھاتے ہوئے مجھے واپس آنے کی اجازت دے دی۔”—— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
”لیکن آپ کو وہاں ٹیکی ویو ٹھن لگانے کا موقع کیسے مل گیا۔“ صدر نے کہا۔

”انہوں نے سیڈ فارم سے باہر ہی میری کلاسیوں میں کلب ہتھڑی لگادی تھی اور پھر اسی حالت میں مجھے اس آفس میں ڈو میری اور اس کی خوبصورت ساتھی کیتھی کے سامنے پیش کیا گیا۔ جب میری واپسی کا فیصلہ ہو گیا تو میں نے پانی پلانے کے لئے کہا۔ چنانچہ اس کے ساتھی ڈیوک نے میرے ہاتھ آزاد کر دیئے اور مجھے وہاں چھوڑ کر خود پانی لینے چلا گیا۔ نتیجہ آپ لوگوں کے سامنے ہے۔“—— عمران نے جواب دیا
اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

”لیکن اس سے فائدہ کیا ہو گا۔ کیا ہم یہاں بیٹھنے اس آفس کا منظر دیکھتے رہیں گے۔ کیا اس سے کپیکس کا راستہ سامنے آجائے گا۔“—— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہاں عمران صاحب۔ ہمیں بھر حال وہاں قبضہ تو کرنا ہو گا۔“ صدر نے کہا۔

”ہمارے قبضے کے بعد اگر کرنل ڈیوڈ جی پی فائیو کی فوج سمیت اس پر چڑھ دوڑا تو پھر ہم کہاں جائیں گے۔“—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

بے تکہ یہ معلوم کر سکوں کہ کیا ڈو میری یہاں سرکاری طور پر آئی ہے یا اس نے اپنے طور پر یہاں کا کھوج لگا کر کارروائی کی ہے۔“ عمران نے صدر کے ہاتھ سے باکس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باکس کو کھولا اور اس میں موجود ایک چھوٹی سی کیمرہ نما مشین نکال کر اس نے کار کی چھٹ پر رکھ دی اور پھر اسے آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ اس باکس کے درمیان میں ٹھن کی طرح گول بنی ہوئی جگہ ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ اس پر ایک کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا۔ یہ کم رہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ عمران نے باکس کے نیچے لگے ہوئے چند ٹھن دبائے اور غور سے اس مشین کو دیکھنے لگا لیکن گول سکرین پر منظر دیسے ہی موجود تھا اس میں کوئی تبدیلی نہ آئی تھی۔

”وہاں جانے کے بعد تمہارے ساتھ کیا سلوک ہوا اور انہوں نے تمہیں واپس کیسے آنے دیا۔“—— جو لیا نے کہا۔

”میں ڈو میری اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ لا محالہ انہوں نے وہاں موجود چوکیداروں کو ہلاک کر دیا تھا۔ اس لئے میں نے وہاں جا کر یہی بتایا کہ میں ایک چوکیدار کا بھائی ہوں اور اس سے ملنے آیا ہوں۔ ڈو میری نے اپنی طرف سے بڑے ماہراہ انداز میں انکو اڑی کی لیکن اب ظاہر ہے میں جو لیا کا ساتھی تھا اس کے قابو میں کیسے آ جاتا۔ چنانچہ اس میں ناکامی کے بعد اس نے میرا میک اپ چیک کرایا لیکن میں اس کے لئے یہاں سے تیار ہو گیا تھا۔ اس لئے بیچارہ

”تو آپ کا مطلب ہے کہ اب کرنل ڈیوڈ بھی یہاں پہنچے گا۔“
صدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”اسی لئے مجھے یہ سب بکھیرنا پڑا ہے۔ اندر پہنچنے کے بعد ہم مجبور ہو جاتے اور کرنل ڈیوڈ میری کی طرح نہیں ہے کہ آنے والے کو سیدھا سادھا دہلاتی سمجھ کر واپس جانے دے۔ کرنل ڈیوڈ کو اگر معمولی سائٹ سمجھی پڑ گیا تو اس نے پورے سیڈ فارم کو بھوں اور میزانلوں سے اڑا دینا ہے اور اس سیڈ فارم کے گرد دور تک کھلا میدان ہے اس لئے ہمارے پاس جائے فرار بھی نہیں ہوگی اور نتیجہ یہ کہ ہماری قبریں بھی اس ویرانے میں بن جائیں گی اور یہی میں نہیں چاہتا کہ تنور کی قبرایے ویرانے میں ہو جہاں کوئی پھول چڑھانے والا بھی نہ پہنچ سکے۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تم میری فکر نہ کیا کرو۔ اپنی فکر کیا کرو۔“ — تنور نے کہا۔
”میری فکر کرنے والی ایک ہستی موجود ہے اس لئے مجھے اپنی فکر نہیں ہوتی۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی اور اس کے چہرے پر سرخی سی پھیل گئی۔ گوہاں اندھیرا تھا لیکن عمران نے کار کی اندر ورنی لاٹئیں جلائی ہوئی تھیں۔
اس لئے بلکل روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی اور ویسے بھی اب ان کی آنکھیں یہاں کے ماحول کی کافی عادی ہو چکی تھیں اس لئے انہیں چہرے پر بدلتی ہوئی کیفیت بھی آسانی سے نظر آ جاتی تھی۔

”ہونہ۔ فکر کرنے والی۔ اسے تمہاری کوئی فکر نہیں۔ تم خواخواہ

خوش فہمی میں جتنا ہو۔“ — تنور نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کا مطلب جولیا سے ہے اور جولیا کے چہرے پر چھا جانے والی سرخی بھی اس کی نظروں سے پوشیدہ نہیں رہی تھی۔
”اس میں خوش فہمی کا کیا تعلق ہے۔ یہ تو سو فیصد حقیقت ہے۔ تم بھی جانتے ہو۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”چلو چھوڑو اس بحث کو۔ مشن کی بات کرو۔“ — جولیا نے مصنوعی غصے بھرتے لبھے میں کہا۔

”سو فیصد حقیقت نہیں۔ سو فیصد خوش فہمی کہو۔“ — تنور بھلا کہاں ایسا تھا کہ انتہائی آسانی سے بات ہضم کر سکتا۔

”کمال ہے۔ تم روز روشن کی طرح نظر آنے والی حقیقت کو جھٹا رہے ہو۔ چلو صدر سے پوچھ لیتے ہیں۔ کیوں صدر۔ کیا ماں اپنی اولاد کی فکر نہیں کرتی۔ کیا ماں بی میری فکر نہ کرتی ہوگی۔“ — عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت گز سا گیا اور اس نے منہ دوسری طرف کر لیا جبکہ تنور کے چہرے پر بلکل سی مسکراہٹ آگئی۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم اپنی امال بی کی بات کر رہے تھے۔ آئی ایم سوری داقعی وہ ہستی موجود ہے تمہاری فکر کرنے والی آئی ایم سوری۔“ — تنور نے اپنی عادت کے مطابق فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا لیکن اس کے لبھے میں بلکل سی سرست بھی نمایاں تھی۔

”تو تم نے کیا سمجھا تھا۔“ — عمران نے اسے چڑاتے ہوئے کہا۔
ظاہر ہے وہ ساری چھوٹیں کو سمجھ رہا تھا۔

ابھی تک اس کے لگے میں لگی ہوئی تھی اس لئے عمران نے اسے ہی چیک کرنے کے لئے کہا تھا ایک بار پھر ویسی ہی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

”ایک کار قبیہ الجوف والی سمت سے سیڈ فارم کی طرف آ رہی ہے جبکہ دور سے مزید کاروں کی بیان بھی مدھم سی نظر آ رہی ہیں۔“ - تنویر کی آواز درخت کی چوٹی سے سنائی دی۔

”اس کا مطلب ہے کہ میرا خیال درست ثابت ہوا ہے۔ یہ یقیناً کر غل ڈیوڈ ہو گا۔“ — عمران نے کہا اور کار کی چھت پر رکھے ہوئے باکس کی طرف متوجہ ہو گیا اور پھر چند لمحوں بعد عمران سمیت باقی ساتھیوں نے جب اس باکس کی سکرین پر ڈو میری اور اس کے ساتھ ایک عورت کو آفس میں داخل ہوتے دیکھا تو وہ سب چونک پڑے۔

”اب کر غل ڈیوڈ کو آپ کیا کہیں گی۔“ — ایک نسوانی آواز باکس سے نکلی۔

”دیکھو۔ اسے آنے دو۔ پھر دیکھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے۔“ - دوسری آواز سنائی دی۔ یہ ڈو میری کی آواز تھی۔

”تنویر نیچے آجاو۔“ — عمران نے اوپھی آواز میں کہا اور ایک بار پھر سکرین کی طرف متوجہ ہو گیا باقی ساتھی بھی خاموشی سے سکرین کی طرف ہی دیکھ رہے تھے چند لمحوں بعد تنویر نیچے آگیا۔

”سیڈ فارم کی طرف آنے والی کار جی پی فائیو کی ہی ہے۔“ - تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا کیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کر غل ڈیوڈ

”عمران صاحب۔ آپ کر غل ڈیوڈ کی بات کر رہے تھے۔ کیا کر غل ڈیوڈ کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ اس سیڈ فارم سے کمپیکس کا راستہ جاتا ہے۔“ — یکنہت کیپن شکلیں بول پڑا اور تنویر نے اس کی طرف بڑی ممنون بھری نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ اس نے بات کر کے اسے ایک مشکل چونیش سے نکال لیا ہے۔

”کر غل ڈیوڈ کو جیسے ہی اصل حقیقت کا علم ہوا ہو گا وہ لا محال پا گلوں کی طرح ہمارے پیچھے قبیہ الجوف پہنچ گا اور وہاں ظاہر ہے مارٹن کی لاش اس کے سامنے آجائے گی اور کر غل ڈیوڈ چاہے لاکھ جذباتی سی بہر حال اتنی عقل اس میں بھی موجود ہے کہ وہ مارٹن کی موت کا راز سمجھ جائے کیونکہ اسے بہر حال دوسرے ملازیں پتا دیں گے کہ ہم کر غل ڈیوڈ اور جی پی فائیو کا نام لے کر وہاں کارروائی کرتے رہے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ کر غل ڈیوڈ بہر حال یہاں پہنچ گا اور میں اس وقت کا انتظار کر رہا ہوں کہ یہاں کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔“ - عمران نے کیپن شکلی کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ پھر اسی طرح مختلف باتوں میں تجانے کتنا وقت گزر گیا کہ اچانک دور سے انہیں ہلکی سی آواز سنائی دی ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی بول رہا ہو۔ آواز نسوانی ہی لگتی تھی۔

”اتھی دور سے آواز یہاں تک کیسے پہنچ رہی ہے۔“ - تنویر اور جاکر نائٹ ٹیلی سکوپ سے چیک کرو۔“ — عمران نے چونکہ کہا تو تنویر سر ہلا کیا تیزی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا چونکہ نائٹ ٹیلی سکوپ

اس آفس میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر غصہ و اسح طور پر نظر آ رہا تھا۔

من کر بے اختیار مسکرا دیا۔ کرنل ڈیوڈ نے جذبات میں آگر انتہائی اہم معلومات اسے مہیا کر دی تھیں۔ واقعی وہ ٹرانسیسٹر اس لئے ساتھ لایا تھا کہ سینڈ فارم پر قبضہ کرنے کے بعد وہ اس ٹرانسیسٹر کے ذریعے کسی بھی طرح ڈاکٹر ہارنگ کو باہر آنے پر مجبور کر دے گا اور اس طرح وہ کپیکس میں جانے اور اسے تباہ کرنے کی منصوبہ بندی کرے گا لیکن کرنل ڈیوڈ نے یہ کہہ کر کہ اس نے ڈاکٹر ہارنگ سے بات کر کے ٹرانسیسٹر والا راستہ بند کر دیا ہے اسے بتا دیا تھا کہ اس کی یہ پلاننگ کامیاب نہیں ہو سکتی۔ وہ مجھے گیا تھا کہ کرنل ڈیوڈ نے ڈاکٹر ہارنگ کو بتا دیا ہو گا کہ عمران ہر قسم کی آواز اور لمحے میں بات کر سکتا ہے اور وہ سکتا ہے کہ اب ڈاکٹر ہارنگ ٹرانسیسٹر پر یا فون کال کا سرے سے جواب نہ دے۔

”کرنل ڈیوڈ میری بھی سرکاری حیثیت ہے۔ صدر حملہ نے مجھے ریڈ اتحارٹی کارڈ جاری کیا ہوا ہے۔ میں چاہوں تو ابھی اپنے حکم سے تمہاری یہ وردی اتردا سکتی ہوں۔ اس لئے مجھ پر رعب ڈالنے کی آئندہ کوشش نہ کرنا“۔۔۔ ڈومیری نے انتہائی سخت لمحے میں کہا۔

”ریڈ اتحارٹی کارڈ اور تمہیں ملا ہوا ہے۔ کہاں ہے کارڈ دکھاؤ“۔ کرنل ڈیوڈ کے لمحے میں شدید حریت تھی۔

”وقت آنے پر دکھا دوں گی۔ اگر تمہیں یقین نہ آ رہا ہو تو صدر صاحب سے پوچھ لیتا۔ میں یہاں ویسے ہی جھک نہیں مارتی پھرتی۔ صدر صاحب نے مجھے کارمن سے کال کر کے یہ مشن سونپا ہے۔“

”تم یہاں کس وقت سے ہو ڈومیری اور تم نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو روکنے کی جرات کیے کی۔ کیا تم نہیں جانتی کہ جی پی فائیو کی اس ملک میں کیا حیثیت ہے“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے آفس میں داخل ہوتے ہی غصے سے چیختے ہوئے کہا اس کی آواز باکس سے نکل رہی تھی۔ وہ واقعی شدید غصے میں تھا۔

”تشریف رکھیں کرنل ڈیوڈ۔ اور پہلے مجھے یہ بتائیں کہ آپ یہاں کیا کرنے آئے ہیں“۔۔۔ ڈومیری نے سپاٹ لمحے میں کہا۔

”یہاں سے کپیکس کا راستہ جاتا ہے اور اب تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہاں فائزنگ کس نے کی ہے۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا تھا کہ ان کے آلات نے بتایا ہے کہ اوپر سینڈ فارم میں فائزنگ ہوئی ہے۔ اس وقت میں یہی سمجھا تھا کہ شاید عمران اور اس کے ساتھیوں نے یہاں قبضہ کیا ہے کیونکہ عمران ڈاکٹر ہارنگ کے ملازم سے باشیں کرتا رہا ہے اور وہ وہاں سے فائل بھی لے گیا ہے اور ملازم کا ٹرانسیسٹر بھی۔ گوئی نے ڈاکٹر ہارنگ سے بات کر کے اس کا اس ٹرانسیسٹر کے ذریعے اندر جانے کا تو راستہ بند کر دیا ہے لیکن مجھے یہ خیال تک نہ تھا کہ تم یہاں بھی موجود ہو گی اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے یہاں چوکیداروں کو ہلاک کیا ہے تو تمہیں اس کا خمیازہ بھی بھلتنا ہو گا۔“۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا جبکہ عمران اس کی بات

غمran اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے اس لئے میں رہائش گاہ پھوڑ کر واپس اپنے ہیڈ کوارٹر چلی گئی۔ پھر میں نے صدر صاحب کو کالی تو وہاں سے پتہ چلا کہ آپ کے ساتھ یہم ہو گئی ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے انہیں بھی مجربراون اور اس کے گروپ کا خاتمہ کرا دیا ہے اور میں سمجھ گئی کہ اب آپ سیدھے ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر پہنچیں گے جبکہ مجھے نقشے کی وجہ سے یہاں کا علم ہو گیا تھا اس لئے میں یہاں پہنچ گئی۔ یہاں چار چوکیدار تھے۔ انہوں نے مزاحمت کی اور میں نے انہیں گولی مار دی۔ اس کے بعد آپ آگئے۔ ڈو میری نے کہا۔ اسی لمحے کیتھی جوان کے کریبوں پر بیٹھتے ہی افس سے باہر چلی گئی تھی واپس آگئی۔ اس کے پیچھے ایک آدمی ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں جوس کے تین ڈبے رکھے ہوئے تھے۔ اس آدمی نے ایک ایک ڈبہ ان تینوں کے سامنے رکھ دیا۔

”یہاں یہی جوس ہی ہے۔ شراب نہیں ہے ورنہ میں کرنل ڈیوڈ کو وہی پیش کرتی۔“۔۔۔ کیتھی نے مسکرا کر کہا۔
”میں ڈیوٹی کے دوران شراب نہیں پتا کرتا۔“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”کرنل ڈیوڈ۔ اب آپ یہاں آہی گئے ہیں تو اب ہم دونوں کو مل کر اس مشن کو مکمل کرنے کے بارے میں کوئی حصتی فیصلہ کر لینا چاہئے۔“۔۔۔ ڈو میری نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

ڈو میری نے تیز لمحے میں کہا۔

”کرنل صاحب جی پی فائیو کے سربراہ اور انتہائی معزز آدمی ہیں۔ میرا خیال ہے مادام کہ ہمیں آپس میں لڑنے کی بجائے ایک دوسرے سے کھل کر اور مکمل تعاون کرنا چاہئے ورنہ وہ عمران ہماری لڑائی سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔“۔۔۔ اس بار کیتھی نے بات کرتے ہوئے کہا۔
”تم کون ہو؟“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ میری نمبر ٹو ہے کیتھی۔“۔۔۔ مادام ڈو میری نے جواب دیا۔
”اوہ اچھا۔ خاصی سمجھ دار خاتون ہے۔ بہر حال پہلے یہ بتاؤ کہ تمہیں یہاں کا علم کیسے ہوا۔“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کا الجد اس بار زرم تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

”جس طرح آپ کو علم ہوا۔“۔۔۔ ڈو میری نے بھی کری پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”مجھے تو ڈاکٹر ہارنگ نے خود بتایا ہے۔ میں نے صدر صاحب کو فون کیا۔ صدر صاحب نے ڈاکٹر ہارنگ سے بات کی۔ پھر مجھے ڈاکٹر ہارنگ کا خفیہ فون نمبر بتایا۔ میں نے ڈاکٹر ہارنگ سے بات کی اور ڈاکٹر ہارنگ نے مجھے سیڈ فارم کے بارے میں بتایا اور میں یہاں آگیا۔“۔۔۔
کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”آپ سے پہلے میں ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر رہی تھی۔ وہاں سے مجھے اس کپلیکس کا ایک نقشہ مل گیا۔ اس سے مجھے اس سیڈ فارم کا پتہ چلا اور کرنل ڈیوڈ مجھے یہ بھی اطلاع مل گئی تھی کہ آپ نے

”میں صرف چیک کرنے آیا تھا۔ تم بے شک یہاں رہو۔ مجھے تمہارے یہاں رہنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے البتہ میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈیس کر کے خود ہی ہلاک کر دوں گا کیونکہ کرٹل ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر اس جگہ کو خالی چھوڑ دیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ عمران یہاں آکر کسی سائنسی آلے کی مدد سے راستہ تلاش کر کے کھول لے۔“ ڈومیری نے کہا۔

”نہیں۔ یہاں اگر ایتم بم بھی مارا جائے تب بھی نہ راستہ ظاہر ہو سکتا ہے اور نہ کھل سکتا ہے۔ راستہ کھلنے کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ اندر سے ڈاکٹر ہارنگ اسے کھول دے اور ڈاکٹر ہارنگ کو میں نے تفصیل سے عمران کی صلاحیتوں کے بارے میں بریف کر دیا ہے۔ اب تو صدر صاحب نے بھی اس سے بات کرنے کے لئے باقاعدہ کوڈ طے کر لیا ہے اور میرا بھی ان سے کوڈ طے ہو گیا ہے اس لئے اب ڈاکٹر ہارنگ کو کسی بھی صورت ڈاچ نہیں دیا جا سکتا۔“ — کرٹل ڈیوڈ نے کہا۔

”آپ کی بات نہیں ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ عمران بہر حال یہاں آئے گا۔ ورنہ ہم اسے پورے اسرائیل میں کہاں ڈھونڈتے پھریں گے۔“ ڈومیری نے کہا۔

”اگر وہ یہاں نہ آیا تو پھر تمہاری قبریں اسی سیڈ فارم میں ہی بنیں

”کس مشن کی بات کر رہی ہو؟“ — کرٹل ڈیوڈ نے چونکہ کر کہا۔

”اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے مشن کی اور ہمارا مشن کیا ہے؟“ — ڈومیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تو تم یہاں اس لئے موجود ہو کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں آئے گا اور تم اسے ہلاک کرو گی۔“ — کرٹل ڈیوڈ نے کہا۔

”ظاہر ہے اس نے یہیں آتا ہے اور وہ کہاں جائے گا۔ اسے بہر حال اس سیڈ فارم کے بارے میں معلومات مل چکی ہوں گی۔“ ڈومیری نے کہا۔

”اگر ایسا ہے تو پھر اسے یہ بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ تمہیں وہ نقشہ مل گیا ہے اور تم بھی یہیں آؤ گی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اب وہ ادھر کا رخ نہیں کرے گا اور ویسے بھی وہ یہاں آکر کچھ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ڈاکٹر ہارنگ سے میری بات ہوئی ہے۔ یہاں سے جو راستہ جاتا تھا اسے مکمل طور پر سیڈ کر دیا گیا ہے اور اب وہ راستہ اس وقت تک نہیں کھلتے گا جب تک عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہو جاتے یا جب تک لاگنگ برڈ مکمل نہیں ہو جاتا۔ اس لئے اب یہاں رہنا نہ رہنا برابر ہے۔ عمران یہاں آکر بھی کچھ نہیں کر سکتا۔“ — کرٹل ڈیوڈ نے جوس سپ کرتے ہوئے کہا۔

”تو آپ کا مطلب ہے کہ اس جگہ کو خالی چھوڑ دیا جائے۔ آپ بھی تو سیدھے یہیں آئے ہیں۔“ ڈومیری نے کہا۔

کرنل ڈیوڈ نے انتہائی حیرت بھرے گیہے میں کیلہ
”نہیں کیتھی۔ میں نے اسے اچھی طرح چیک کر لیا تھا اور میک
اپ واشر بھی استعمال کیا گیا تھا اس پر۔ ویسے بھی اس کے پاس کسی قسم
کا کوئی ہتھیار نہ تھا۔ تم خواخواہ کرنل ڈیوڈ کی باتوں میں آکر ایسا سمجھے
رہی ہو۔“۔۔۔ ڈومیری نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ پوری بات بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم بات ہے۔“۔ کرنل
ڈیوڈ نے کہا تو ڈومیری نے مختصر طور پر ایک آدمی کی آمد۔ اس کو
پکڑنے۔ اس سے ہونے والی گفتگو۔ اس کے میک اپ کی پیکنگ اور
پھر واپس جانے کے بارے میں بتا دیا۔

”اس کا قد و قامت کیا تھا۔“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور جب
ڈومیری نے قد و قامت بتایا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو
گیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ وہ عمران ہو گا۔ یقیناً وہ عمران ہو گا۔ اوہ۔ ویری
سیڈ۔“۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”میں نے اس کا میک اپ چیک کرایا تھا۔“۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔
”تم۔ تم اسے جانتی ہی نہیں۔ وہ میک اپ کے ایسے ایسے نئے
جانتا ہے کہ میک اپ واشر بھی فیل ہو جاتے ہیں۔ لیکن لیکن۔ وہ
یہاں کیا کرنے آیا تھا۔ اوہ۔ اوہ۔ میرے آدمیوں کو بلاو۔ اوہ۔ اوہ۔“۔۔۔
کرنل ڈیوڈ نے تیزی سے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ آپ کے آدمی یہاں آکر کیا کریں گے۔“۔ ڈومیری

گی ڈومیری۔ تمہارا اگر خیال ہے کہ عمران احمقوں کی طرح اپنے
ساتھیوں سمیت منہ اٹھائے یہاں آجائے گا اور تم اسے مار گراوے گی تو
پھر تم سے زیادہ احمد اس دنیا میں اور کوئی عورت پیدا ہی نہیں ہوئی۔
وہ یہاں آنے سے پہلے لامحالہ یہاں کے بارے میں معلومات حاصل
کرے گا اور ابھی تو رات ہے۔ صبح کو لامحالہ یہاں مزدور اور ملازم
آئیں گے اور وہ کسی بھی روپ میں کسی مزدور یا ملازم کے روپ میں یا
ملازم کے ملنے والے کے روپ میں یہاں آکر حالات کا جائزہ لے سکتا
ہے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ وہ بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھاتا ہے۔ اگر وہ
کرنل ڈیوڈ کو ڈاچ دے سکتا ہے تو تم تو بہر حال اس کے سامنے کس
کھیت کی مولی ہو۔“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”کرنل ڈیوڈ۔ میں نے بہت برداشت کر لیا ہے۔ آپ آئندہ مجھ
سے بات کریں تو اس قسم کا الجھ اور اس قسم کے توہین آمیز الفاظ نہ بولا
کریں۔“۔۔۔ ڈومیری نے انتہائی خشک اور سرد لمحے میں کہا تو کرنل
ڈیوڈ کے چہرے کے اعصاب عمران کو صاف پھر کتے نظر آنے لگے۔ وہ
جانشنا تھا کہ کرنل ڈیوڈ اب ہتھ سے اکھڑ جائے گا اور پھر کچھ بھی ہو سکتا
ہے۔ وہ کرنل ڈیوڈ کی فطرت کو بہت اچھی طرح سمجھتا تھا۔

”مادام۔ کہیں وہ معصوم سادہ ساتی عمران تو نہ تھا۔“۔۔۔ کرنل
ڈیوڈ کے جواب دینے سے پہلے کیتھی بول پڑی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار
اچھل پڑا۔

”کیا کہہ رہی ہو۔ کون دیہاتی۔ کس کی بات کر رہی ہو۔“۔

آدمی ہاتھ میں ایک مستطیل شکل کی مشین اٹھائے ہوئے تھا۔

”اوہ۔ تو یہ احمد بارودی ڈیواس چیک کرنے والی مشین لے آئے ہیں۔“ — عمران نے سکرین پر ڈیوک کے ہاتھ میں موجود مشین دیکھتے ہی چونک کر کہا۔

”بارودی ڈیواس“ — جولیا نے چونک کر کہا۔

”ہا۔ یہ مشین صرف ان آلات کو چیک کر سکتی ہے۔ جن میں بارود کسی شکل میں استعمال کیا گیا ہو۔ جیسے بم، میزاں، ڈائیٹ اور اس قسم کے دوسرے آلات وغیرہ۔ لیکن یہ مشین نہیں۔ ڈیوٹن کو چیک نہ کر سکے گی جس میں بارود کا استعمال ہی نہیں ہوتا۔ میرا خیال تھا کہ شاید یہ کوئی جدید قسم کا گائیکر لے آئیں گے۔“ — عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”تو اس سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا“ — جولیا نے کہا۔

”ابھی معلوم ہو جائے گا۔“ — عمران نے جواب دیا اور پھر انہوں نے اس مشین کے ذریعے آفس کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ ”تمیں مادام۔ کوئی آہ موجود نہیں ہے۔“ — ڈیوک نے آخر کار مشین آف کرتے ہوئے کہا۔

”تم نے دیکھا کر نل ڈیوڈ“ — ڈومیری نے کہا۔

”کیا اس مشین میں گائیکر بھی موجود ہے؟“ — کر نل ڈیوڈ نے پوچھا۔

”جھا سیکر۔ نہیں یہ تو بم، میزاں اور ڈائیٹ وغیرہ چیک کرنے کی

نے کری سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”وہ انتہائی گری اور شاطرانہ چالیں چلنے کا عادی ہے۔ اس کی یہاں اس طرح آمد کے پیچے یقیناً کوئی خاص مقصد ہو گا۔ وہ صرف تم دونوں کی شکلیں دیکھنے نہیں آیا ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں کوئی آہ فٹ کر گیا ہو۔ کوئی خاص آہ۔ میرے پاس ایسے آلات کی چیکنگ کرنے والی مشین ہے۔ میرے آدمیوں کو بلاو۔“ — کر نل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں کہا۔

”اس کے ہاتھ جکڑے ہوئے تھے پھر اس کی پوری طرح تلاشی لی گئی تھی۔“ — ڈومیری نے کہا۔

”اس کے باوجود بھی وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہ۔ وہ ایسا ہی شخص ہے۔“ — کر نل ڈیوڈ نے کہا۔

”کیتھی۔ ڈیوک کو بلاو۔ اس سے کہو کہ وہ سائنسی آلات چیک کرنے والی مشین بھی لے آئے تاکہ کر نل صاحب کا وہم دور ہو سکے۔“ — ڈومیری نے بڑے طنزیہ لمحے میں کہا تو کیتھی سر ہلاتی ہوئی تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کر نل ڈیوڈ بڑے مضطرب انداز میں وہیں ٹھلنے لگا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔

”عمران صاحب۔ اب تو انہیں نہیں نہیں ڈیوٹن کا علم ہو جائے گا۔“ — صدر نے کہا۔

”دیکھو کیا ہوتا ہے۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد کیتھی واپس آفس میں داخل ہوئی تو اس کے پیچے ایک

جانے کا میرا مقصد بھی یہی تھا کہ میں وہاں یہ نیلی ویو بٹن لگا آؤں تک اگر کرنل ڈیوڈ یہاں آئے تو بھی اور اگر نہ آئے تو بھی ڈو میری کی یہاں موجودگی کی صحیح پوزیشن سامنے آجائے۔ اب اگر کرنل ڈیوڈ گائیکر کی بات نہ کرتا تو لامحالہ یہ دونوں اب تک کی آپس میں ہونے والی گفتگو کے نتیجے میں یہاں سے چلے جاتے۔ اس کے بعد ہم کارروائی کرتے لیکن اب نیلی ویو بٹن سامنے آنے کے بعد میرا خیال ہے کہ یہ یہاں سے واپس جانے کی بجائے ہمیں خفیہ طور پر گھیرنے کی پلانگ بنائیں گے۔ اس طرح اب ہمارا سیڈ فارم پر قبضہ ناممکن ہو جائے گا۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اور سیڈ فارم کے بغیر ہم اس کپکیس میں داخل نہیں ہو سکتے۔" صدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس ڈو میری نے کسی نقشے کا ذکر کیا ہے جس کی وجہ سے وہ یہاں سیڈ فارم میں پہنچی ہے۔ ورنہ پہلے میرا خیال یہی تھا کہ شاید مجربراً ان وغیرہ کی لاشوں والا کھیل ختم ہونے پر اسرائیل کے صدر نے خود ہی ان دونوں کو یہاں کے بارے میں بتا دیا ہو گا لیکن اب ان کی باتیں سننے کے بعد معلوم ہوا ہے کہ ڈو میری کے ہاتھ کپکیس کا نقشہ لگ گیا ہے۔ اب اس سے نقشہ حاصل کرنا ضروری ہو گیا ہے۔" — عمران نے کہا اور اسی لمحے ڈیوک آفس میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں اس بار واقعی ایک جدید ساخت کا گائیکر موجود تھا۔ اس نے جیسے ہی گائیکر آن گیا۔ گائیکر سے نکلنے والی تیز سینٹی کی

مشین ہے۔ گائیکر سے تو یہ چیزیں چیک نہیں ہو سکتیں۔" ڈو میری نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ عمران یہاں ڈاٹا میٹ یا بم فٹ کر گیا ہو گا۔" — کرنل ڈیوڈ نے طنزیہ لمحے میں کہا۔

"تو اور وہ یہاں کیا فٹ کرے گا۔" — ڈو میری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ یہاں کوئی ایسا آلہ بھی نصب کر سکتا ہے جس کی مدد سے وہ دور بینخہ کر یہاں کی تصویریں بھی دیکھ سکے اور یہاں ہونے والی تمام گفتگو بھی سن سکے اور ایسا آلہ صرف گائیکر کی مدد سے ہی چیک ہو سکتا ہے۔ گائیکر لے آؤ۔" — کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میں لے آتا ہوں مادام۔" — ڈو میری کے بولنے سے پہلے ڈیوک نے کہا اور مشین انھائے باہر چلا گیا۔

"کاش۔ یہ کرنل ڈیوڈ اتنا عقل مند نہ ہوتا۔" — عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کی اس ساری کارروائی کا مقصد کیا تھا۔ کیا آپ سیڈ فارم خالی کرنا چاہتے تھے۔" — کیپٹن شکلیل نے کہا۔

"ہاں۔ ہم اوگ یہاں آئے تو اسی مقصد سے تھے لیکن ڈو میری کو وہاں قابض، بیو کر میں سمجھ یا کہ کرنل ڈیوڈ پر کھیل ظاہر ہو گیا ہے اور مجھے یقین تھا کہ الہ ڈو میری کو یہاں کا علم ہو سکتا ہے تو پھر لامحالہ کرنل ڈیوڈ کو ہمی علم ہو جائے گا۔ اس لئے میں باہر رک گیا اور وہاں

Scanned & PDF Copy by RFI

تاریک ہو گئی اور پھر باکس پر جلنے والے مختلف رنگوں کے کئی بلب بھی بجھ گئے۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے باکس کا بٹن آف کر دیا۔

”اب انسانی ٹیلی ویو کام آئے گا۔ چلو تور ہر اپ درخت پر۔“— عمران نے مرکر تور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور تور سرہلا تما ہوا تیزی سے مردا اور پھر واقعی پھر تسلیے بندر کی طرح درخت پر چڑھ کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

”میرا خیال ہے کہ کرنل ڈیوڈ اب ہمیں اردو گرد کے علاقے میں ٹلاش کرنے کی کوشش کرے گا۔“— صدر نے کہا۔

”اب یہ تور بتائے گا کہ کیا ہوتا ہے۔“— عمران نے کہا اور صدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”کرنل ڈیوڈ واپس جا رہا ہے۔“— اپر سے تور کی آواز سنائی دی۔

”ڈومیری اور اس کے ساتھیوں کو خاص طور پر چیک کرو۔ ہم نے ان سے نقشہ حاصل کرنا ہے۔“— عمران نے اوپر آواز میں کہا۔
”میں دیکھ رہا ہوں۔“— تور نے جواب دیا۔

”وہ سب اپنی کاروں میں سوار ہو کر جا رہے ہیں۔“— تھوڑی دیر بعد تور کی آواز سنائی دی۔

”چیک کرتے رہو کے کیا وہ واقعی جاتے ہیں یا صرف ڈاج دے رہے ہیں اور اگر واقعی جا رہے ہیں تو ان کی سمت کیا ہے۔“— عمران

آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ڈومیری، کیتھی اور خود ڈیوک بے اختیار اچھل دیا۔ ان تینوں کے چہروں پر شدید حریت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے جبکہ کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر طنزیہ تاثرات ابھر آئے تھے۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہاں تو واقعی ٹیلی ویو بٹن موجود ہے۔“— ڈومیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تم عمران کے مقابلے میں ابھی طفل مکتب ہو ڈومیری۔ اب تمہیں یقین آگیا ہے کہ جسے تم عام ساری سماں اور معصوم آدمی سمجھ رہی تھی اور جس کی کلائیوں میں ہشکڑی تھی اور جس کامیک اپ تم نے میک اپ واشر سے چیک کیا تھا وہ خود عمران تھا۔“— کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”یہ۔ یہ تو واقعی میری زندگی کا سب سے تحریخی واقعہ ہے۔ مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا۔“— ڈومیری نے کہا۔ اسی لمحے ڈیوک نے ایک صوفی کی پشت سے ٹیلی ویو بٹن دستیاب کر لیا۔

”دکھاؤ مجھے۔“— کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ڈیوک کے ہاتھ سے ٹیلی ویو بٹن جھپٹ لیا۔ اب سکرین پر وہ سے سے نظر آ رہے تھے۔

”میرا خیال ہے کہ یہ لانگ ریٹچ کا ہے۔ اس لئے عمران دور بیٹھا اطمینان سے یہاں کی ساری کارروائی دیکھ اور سن رہا ہو گا۔“— کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن کو جھک کر فرش پر رکھا اور پھر پورا بوٹ اس پر مار دیا اور جیسے ہی اس کا پیر بٹن پر آیا سکرین

۔۔۔ اس لئے فائزگ نہیں ہو گی۔ تم نے سید فارم کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپوں فائر کرنے ہیں اور پھر اندر داخل ہو کر وہاں موجود سب افراد کا خاتمہ کر دینا ہے اس طرح کرnel ڈیوڈ کو چھڑے معلوم نہ ہو سکے گا اور تمیں بتاؤں کہ تم یہاں سے چکر کاٹ کر مشرق کی طرف جاؤ گے۔ وہاں سے میں نے ایک گھر نالے کو سید فارم کے عقب سے گزر کر آگے جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نالے کی دیواروں کے ساتھ تم نے کرالنگ کرتے ہوئے آگے بڑھنا ہے تاکہ تم ان پر ظاہرنہ ہو سکو"۔۔۔ عمران نے کیپن شکلیل سے مخاطب ہو کر لہما۔

"او کے"۔۔۔ کیپن شکلیل نے جواب دیا۔ اس دوران صدر اور جولیا مشین گنیں کاندھوں پر لٹکا کر اپنے مشن کے لئے تیار ہو چکے تھے۔

"تھویر۔ یہاں سے اس جھنڈ تک جانے کا محفوظ راستہ بتاؤ جماں ڈومیری اور کیتھی موجود ہیں"۔۔۔ عمران نے اوپنی آواز میں کہا تو تھویر نے جواب میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔ اس تفصیل مطابق یہاں سے ریلوے اسٹیشن اور پھر وہاں سے کافی آگے بڑھ کر وہ اس جھنڈ کے عقب میں موجود تھیتوں سے ہوتے ہوئے اس جھنڈ کے عقب میں پہنچ سکتے تھے۔

"سنو تھویر۔ اس جھنڈ میں ڈومیری اور کیتھی کی موجودگی۔۔۔" تھویر تم نے صدر اور جولیا کو اس جھنڈ کی طرف بڑھنے کو بھی دیا۔

نے کہا۔

"وہ۔۔۔ انہوں نے کاریں شمال کی طرف درختوں کے ایک جھنڈ میں لے جا کر کھڑی کر دی ہیں اور اب وہ سب پیدل سید فارم کی طرف آ رہے ہیں لیکن ان میں ڈومیری اور کیتھی نہیں ہے"۔۔۔ تھویر نے جواب دیا۔

"واپس کتنے افراد آ رہے ہیں"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"آٹھ افراد ہیں"۔۔۔ تھویر نے جواب دیا۔

"اب تمہارا کام شروع ہو رہا ہے جولیا۔ تم صدر کو ساتھ لے کر اس جھنڈ میں جاؤ اور وہاں سے ڈومیری اور کیتھی کو بے ہوش کر کے لے آؤ۔ میں یہاں رکوں گا اور بی الیون ٹرانسیسٹر پر تھویر کی مدد سے تمہیں گائیڈ کرتا رہوں گا"۔۔۔ عمران نے مرڑ کر جولیا اور صدر سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا اور صدر دونوں نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

"وہ سب سید فارم کے اندر داخل ہو گئے ہیں"۔۔۔ اوپر سے تھویر کی آواز سنائی دی۔

"کیپن شکلیل۔ تم اکیلے سید فارم پہنچو۔ انتہائی احتیاط سے جانا۔ ان کے پاس نائمٹ میلی سکوپ بھی ہیں اور وہ لازماً پخت پر سے چاروں طرف چیلنج کریں گے۔ لیکن تم نے وہاں فائزگ نہیں کرنی۔ کیونکہ لامحالہ کرnel ڈیوڈ اسی تاریخ میں ہو گا۔ میں اس کی فطرت لو سمجھتا ہوں۔

وہ اب اپنے ساتھیوں سمیت چھپ کر انتظار کرے لا کہ ہم جیسے ہی ڈومیری اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کریں وہ عقب سے ہم پر حملہ کر

Scanned & PDF Copy by RFI

کے ذہن میں جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر کی مخصوص فریکونسی موجود تھی
چنانچہ اس نے اسے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ ملٹری ایر ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ اور۔“ — عمران نے
لنجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”لیں۔ جی پی فائیو ہیڈ کوارٹر۔ اور۔“ — چند لمحوں بعد ٹرانسیسٹر
سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ایئر کمانڈر جی پی فائیو کے چیف کریل ڈیوڈ سے فوری اور اہم بات
کرنا چاہتے ہیں۔ اور۔“ — عمران نے کہا۔

”کریل ڈیوڈ اس وقت ہیڈ کوارٹر میں موجود نہیں ہیں۔ آپ پیغام
نوٹ کر دیں۔ اور۔“ — دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ان کی ذاتی فریکونسی بتائیں۔ انتہائی اہم قومی سلامتی کے سلسلے
میں فوری بات کرنی ہے۔ اٹ ازنٹ اپ ایر جنپی۔ اور۔“ — عمران
نے کہا۔

”او کے۔ نوٹ کریں۔“ — دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر
فریکونسی بتا کر اس نے اور کہہ دیا۔

”تحقینک یو۔ اور اینڈ آل۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
اور ایک بار پھر وہ ٹرانسیسٹر پر فریکونسی ایڈ جسٹ کرنے لگا۔ فریکونسی
ایڈ جسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسیسٹر کا ہٹن آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ ڈاکٹر ہارنگ کالنگ۔ اور۔“ — عمران نے ڈاکٹر
ہارنگ کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ مارش اور ڈاکٹر

کرتے رہتا ہے اور ساتھ ساتھ مشرق کی طرف سے کیپشن ٹکلیل کو بھی
اس ہیڈ فارم کے عقب تک پہنچنے کو مارک کرنا ہے۔ پوری طرح
ہوشیار رہتا۔ تمہارے پاس بی الیون ٹرانسیسٹر ہے۔“ — عمران نے
اوپنجی آواز میں ہدایات دینے کے بعد اس سے پوچھا۔

”ہاں۔ میری جیب میں ہے۔“ — تنور نے جواب دیا۔
”ٹھیک ہے۔ تو پھر تم خود دونوں گروپس کو ساتھ ہدایات اور
کاشن دیتے رہو گے۔“ — عمران نے کہا۔

”اور آپ۔“ — صدر نے حیران ہو کر کہا۔
”میں کریل ڈیوڈ کو چیک کرنے کی کوشش کروں گا۔ بہر حال تم لوگ
جاو۔ ہمارے پاس وقت بیجد کم ہے لیکن احتیاط پھر بھی انتہائی ضروری
ہے۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صدر اور جولیا تیزی سے
آگے بڑھ گئے۔ ان کے جانے کے تھوڑی دیر بعد کیپشن ٹکلیل بھی
جھنڈ کی دوسری طرف سے باہر نکل گیا۔

”تنور۔ میں اب کار کے ٹرانسیسٹر سے کریل ڈیوڈ کو کال کرنے کی
کوشش کروں گا۔ تم کہیں میری بدی ہوئی آواز سن کر گھبرا نہ جانا۔“ —
عمران نے اوپنجی آواز میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ — تنور نے جواب دیا تو عمران نے کار کی چھت
پر رکھے ہوئے باس کو انھا کرا سے واپس کارشن میں ڈالا اور پھر کار کا
دروازہ کھول کر اس کارشن کو عقبی سیٹ پر رکھا اور پھر ڈیش بورڈ کے
نیچے لگئے ہوئے ٹرانسیسٹر پر فریکونسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔ اس

ایجنسی جس کی سربراہ مادام ڈو میری ہے قابض ہے اور جیسے ہی پاکیشائی وہاں پہنچیں گے وہ انہیں ہلاک کر دے گی۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ اور"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"لیکن صدر صاحب نے تو آپ کی بے حد تعریف کی تھی اور بتایا تھا کہ پورے اسرائیل میں نہ صرف آپ اور آپ کی ایجنسی جی پی فائیو ہی ان پاکیشائی ایجنسیوں کا مقابلہ کر سکتی ہے اور آپ کسی دوسرا ایجنسی کی بات کر رہے ہیں۔ اور"۔۔۔ عمران نے کہا۔ وہ چونکہ جانتا تھا کہ صدر، کرنل ڈیوڈ کی ہمیشہ فیور کرتے ہیں اس لئے اس نے یہ پات کر دی تھی۔

"جی یہ صدر صاحب کی مہربانی ہے وہ مجھ پر بیجہ مہربان ہیں۔ ویسے آپ بے فکر رہیں یہ ساری گیم ہے اور آخری وار ان پاکیشائی ایجنسیوں پر میں ہی کروں گا۔ اور"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا اس کی آواز اور لمحے سے ہی صرت کی جھلک نمایاں تھی۔

"لیکن کیسے۔ مجھے بھی تو پتہ چلتے ہیں۔ یہ انتہائی اہم ترین معاملہ ہے اور میرے ذہن میں اس بارے میں خدشات موجود ہیں اس لئے اس اہم مرحلے پر تکمیل یکسوئی سے کام نہیں کر پا رہا۔ اگر میرے خدشات ختم ہو جائیں تو میں یکسوئی سے کام کر سکوں گا۔ اور"۔ عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر ہو کر کام کریں۔ اور"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔
"پھر بھی پتہ تو چلتے کہ آپ اور دوسری ایجنسی کیا کر رہی ہے۔ وہ

بارگ کے درمیان ہونے والی ٹرانسیسٹر پر گفتگو سن چکا تھا۔ اس لئے اس نے انتہائی آسانی سے ڈاکٹر ہارنگ کی آواز اور لمحے کی نقل کر لی تھی۔

"یہ۔ یہ۔ کر۔۔۔ مم۔ میرا مطلب ہے ڈیوڈ اند گر یو۔ آپ نے میری ذاتی فریکونسی کیسے معلوم کر لی ڈاکٹر ہارنگ۔ اور"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی لیکن عمران اس کے کرنل کہتے ہوئے بوکھلا جانے پر چونک پڑا تھا۔

"مجھے صدر صاحب نے بتائی تھی تاکہ اہم موقع پر آپ سے بات ہو سکے۔ اور"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اچھا نہیک ہے۔ فرمائیے۔ کیسے کال کی ہے۔ اور"۔ کرنل ڈیوڈ نے مطمئن لمحے میں جواب دیا اور عمران اس کے اس اطمینان پر بے انتیار مسکرا دیا کیونکہ وہ کرنل ڈیوڈ کی فطرت اور سمجھ بوجھ سے واقف تھا۔ اس لئے اس نے یہ بات کسی تھی اور کرنل ڈیوڈ مطمئن ہو گیا تھا۔ ورنہ کرنل ڈیوڈ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو لا محالہ یہ بات سن کر چونک پڑتا۔ کیونکہ صدر صاحب کا تو یہ منصب نہیں تھا کہ وہ ذاتی فریکونسیاں بھی یاد رکھتے پھر س۔

"ان پاکیشائی ایجنسیوں کا کیا ہوا۔ سینڈ فارم میں کیا پوزیشن ہے۔ اور"۔ عمران نے کہا۔

"پاکیشائی ایجنسیوں کو سینڈ فارم کے بارے میں علم ہو چکا ہے اور وہ اس پر قبضہ کرنے کی کوشش میں ہیں لیکن وہاں ایک اور خصوصی

تلی کے لئے پوچھتا چاہتا تھا۔ اگر آپ نہیں بتائیں گے تو پھر مجھے صدر صاحب سے کہنا پڑے گا کہ وہ آپ سے پوچھ کر بتائیں۔ اور”۔ عمران نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

”اب میں آپ کو کیا کیا بتاؤ۔ ٹھیک ہے آپ بڑے ساتھ دان ہیں لیکن یہ سامنی مسائل نہیں ہیں۔ جب پاکیشیائی ایجنت اس سید فارم پر حملہ کریں گے تو ظاہر ہے ان کی دوسری طرف پشت ہو گی اور پھر وہ لڑنے میں اور سید فارم پر قبضہ کرنے میں مصروف ہوں گے انہیں تو احساس تک بھی نہ ہو گا اور ہم انہیں میں ان تک پہنچ جائیں گے۔ اور”۔ کرتل ڈیوڈ نے کہا۔

”اوہ گذ۔ واقعی آپ ذہین بلکہ انتہائی ذہین آدمی ہیں۔ ویری گذ۔ میں آپ کی ذہانت کی تعریف صدر صاحب سے خصوصی طور پر کروں گا۔ اور”۔ عمران نے کہا۔

”بیجہد شکریہ جناب۔ آپ واقعی مہربان ہیں۔ اور”۔ کرتل ڈیوڈ نے انتہائی مسٹ بھرے لمحے میں کہا۔

”ایک بات ہے کرتل ڈیوڈ۔ آپ کو واقعی کرتل کہتے ہوئے رک جانے میں خاصی چکچا ہٹ ہوتی ہے۔ اور”۔ عمران نے کہا۔

”اصل بات یہ ہے کہ صدر صاحب نے اپنے طور پر کوڈ بنا لیا ہے کہ میں جب آپ سے بات کروں گا تو صرف ڈیوڈ کوں گا۔ کرتل ڈیوڈ نہیں کوں گا۔ لیکن میری زبان پر طویل عرصے سے کرتل ڈیوڈ نام چڑھا ہوا ہے اس لئے ہر بار مجھے پریشان ہونا پڑتا ہے۔ اور”۔ کرتل ڈیوڈ

پاکیشیائی ایجنت کہا ہیں اور وہ کیا کر رہے ہیں۔ اور”۔ عمران نے کہا۔

”جناب۔ وہ شاید آج صبح کا سورج نہ دیکھ سکیں۔ اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ دوسری ایجنسی جس کی انجام دادا میری ہے اس نے سید فارم کو گھیر رکھا ہے پاکیشیائی ایجنت جیسے ہی وہاں حملہ کریں گے وہ لوگ انہیں گھیر لیں گے جبکہ میں جی پی فائیو کے گروپ کے ساتھ ایک طرف چھپا ہوا ہوں۔ جیسے ہی پاکیشیائی ایجنت سید فارم پر حملہ کریں گے میں ان کے عقب پر فائر کھول دوں گا اس طرح وہ دونوں طرف سے پھنس کر لازماً ہلاک ہو جائیں گے۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ اور”۔ کرتل ڈیوڈ نے پلانگ بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن سید فارم کے گرو تو دور دور تک میدان ہے۔ آپ کہاں تک چھپ سکتے ہیں کہ آپ اچانک ان پر حملہ کر دیں۔ وہ یقیناً آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھ لیں گے۔ اور”۔ عمران نے کہا۔

”یہ آپ کے سوچنے کی بات نہیں ہے جناب۔ آپ اپنا کام کریں اور ہمیں اپنا کام کرنے دیں۔ اور”۔ کرتل ڈیوڈ نے قدرے ناراض سے لمحے میں کہا۔ ظاہر ہے عمران نے اس کی فیلڈ کی بات کر دی تھی۔ یہ تو عمران اگر ڈاکٹر ہارنگ کی آواز میں نہ بول رہا ہوتا تو شاید کرتل ڈیوڈ اس وقت غصے کی شدت سے حلق کے بل جنح کر بول رہا ہوتا لیکن ظاہر ہے ڈاکٹر ہارنگ کی بڑی اہمیت تھی۔

”سوری کرتل ڈیوڈ۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میں تو صرف اپنی

نے کہا۔

"تو پھر آپ ایسا کریں کہ مجھ سے براہ راست کوئی نیا اور آسان کوڈ طے کر لیں جس میں آپ کو پریشانی نہ ہو۔ اور" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ بات تو آپ ہی سے ہونی ہے۔ ٹھیک ہے۔ پھر میں جب بات کروں گا تو ہائی سکائی کوں گا۔ آپ جواب میں لانگ بڑ کہہ دیں۔ اور" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ مجھے پابند نہ کریں کیونکہ میں تو بہر حال یہاں موجود ہوں۔ بات تو آپ نے کرنی ہے۔ آپ ہائی سکائی کمیں گے تو میں سمجھ جاؤں گا کہ کرنل ڈیوڈ بات کر رہے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ اب آپ کا پہلے والا کوڈ ختم۔ اب یہ کوڈ ہو گا۔ اور" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ ایسا ٹھیک ہے۔ اور" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو عمران نے اور اینڈ آل کہہ کر رانسیٹ آف کر دیا۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیر رہی تھی۔ اس نے واقعی کرنل ڈیوڈ کا راست روک دیا تھا۔ اب کرنل ڈیوڈ جب بھی ڈاکٹر ہارنگ سے بات کرے گا تو لامحالہ وہ ہائی سکائی کہے گا جبکہ ڈاکٹر ہارنگ کو اس کوڈ کا علم ہی نہ ہو گا اور ڈاکٹر ہارنگ بات ہی نہ کرے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ عمران کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ ڈاکٹر ہارنگ کے ساتھ کرنل ڈیوڈ کا کیا کوڈ طے ہوا ہے۔ کرنل ڈیوڈ کی چکچاہٹ سے اس نے اپنے طور پر اندازہ لگا کر بات کی تھی اور اس کا اندازہ درست ثابت ہوا تھا۔ چونکہ مارٹن کا

رانسیٹ وہ اپنے ساتھ لے آیا تھا اور ویسے تو وہ کھٹ فریکونسی کا رانسیٹ تھا لیکن بہر حال عمران اس سے فریکونسی ٹریس کر سکتا تھا اور اس نے کر لی تھی۔ اب چونکہ اسے کوڈ کا بھی علم ہو گیا تھا اس لئے اب وہ سینڈ فارم پر قبضہ کرنے کے بعد کرنل ڈیوڈ کی آواز میں ڈاکٹر ہارنگ سے بات کر کے مشن کی شکیل کے لئے کوئی راستہ نکال لے گا۔ چنانچہ وہ کار سے باہر آگیا۔

"تغیر کیا پوزیشن ہے" ۔۔۔ عمران نے اوپری آواز میں کہا۔ "جو لیا اور صدر ڈومیری اور کیتھی کو اٹھائے واپس آ رہے ہیں جبکہ کیپشن شکیل ابھی سینڈ فارم کی طرف بڑھ رہا ہے۔ میں اسے چیک کر رہا ہوں"۔ تغیر نے جواب دیا۔

"کیپشن شکیل سب سے زیارتہ خطرے میں ہے۔ اس لئے خیال رکھنا۔ اگر کوئی خطرے والی بات ہو تو فور آہانا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ "میں سمجھتا ہوں" ۔۔۔ تغیر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ ویسے بھی کرنل ڈیوڈ سے بات کرنے کے بعد اب اسے ان دونوں کی طرف سے اتنی فکر نہ رہی تھی جتنی وہ پہلے محسوس کر رہا تھا کیونکہ پہلے اسے معلوم نہ تھا کہ کرنل ڈیوڈ کہاں ہے اور اس نے کیا پلان بنارکھا ہے لیکن اب وہ مطمئن تھا کہ کرنل ڈیوڈ کے ذہن میں یہ بات ہے کہ پاکیشیائی ایجنت کھلے عام حملہ کریں گے۔ اس طرح اسے معلوم ہو جائے گا اور پھر تھوڑی دیر بعد جھنڈ میں جولیا داخل ہوئی۔ اس کے کاندھے پر ایک عورت لدی ہوئی تھی۔ اس کے پیچے صدر

اسی لمحے درخت کے اوپر سے تنوری کی آواز سنائی دی۔

”اے کہہ دو کہ واپسی پر کرنل ڈیوڈ اور اس کے ساتھیوں کی نظروں سے بچ کر یہاں پہنچے۔“ — عمران نے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد کیپشن شکلیں جھنڈ میں داخل ہوا۔ اسی لمحے تنوری بھی درخت سے بچنے لگا۔

”وہاں موجود سب افراد کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ میں نے سب کی گروئیں توڑ دی ہیں۔“ — کیپشن شکلیں نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”چلو اس مشن میں تمہاری اور تنوری کی وجہ سے جوانا کی کمی دور ہو گئی ہے۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اب کیا پروگرام ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب اس کرنل ڈیوڈ اور اس کے گروپ سے بھی دو دو ہاتھ ہو ہی جائیں۔“ — صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہمیں وہاں جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ جو لیا تم ڈومیری اور کیتھی کی تلاشی لو۔ مجھے کپیکس کا نقشہ چاہئے اور وہ یقیناً ان کے پاس ہو گا۔“ — عمران نے کہا تو جو لیا سرہلاتی ہوئی آگے بڑھی لیکن اس سے پہلے کہ جو لیا ڈومیری تک پہنچتی اچانک جھنڈ کے چاروں طرف سے یکنہت تیز فارنگ شروع ہو گئی۔ گولیاں چاروں طرف سے بارش کی طرح برنسے لگیں اور اسی لمحے صدر کی جیخ سنائی دی اور وہ دھپ سے بچنے کرنا جبکہ عمران، جو لیا، تنوری اور کیپشن شکلیں بھلی کی سی تیزی سے نہ

تھا۔ اس نے بھی کاندھے پر ایک عورت کو لا در کھا تھا۔

”ماشاء اللہ اے کہتے ہوں گے ڈبل خاتون۔ جیسے ڈبل بس ہوتی ہے۔“ — عمران نے جو لیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جو لیا بے اختیار ہنس پڑی۔ اس نے کاندھے پر لدی ہوئی عورت کو بچنے لگاں پر لٹا دیا۔ اس کے پیچے صدر نے بھی ایسا ہی کیا۔

”تم تھکی ہوئی نظر نہیں آ رہی ہو۔“ — عمران نے حیرت سے جو لیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”صدر نے ہمت کی ہے۔ اس نے دونوں کو اٹھائے رکھا ہے۔ یہ تو یہاں قریب آ کر میں نے اس سے زبردستی یہ بوجھ لیا ہے۔“ — جو لیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مردوں کے لئے یہ بوجھ نہیں ہوتا۔ اس لئے دونوں کیا چار تک کی اجازت ہے۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم ہر ایک کو اپنے جیسا ہی سمجھتے ہو۔ تمہارے دماغ میں تو کہیڑے بھرے ہوئے ہیں۔“ — جو لیا نے پھنکارتے ہوئے لجھے میں کہا۔

”عمران صاحب۔ کیپشن شکلیں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ اس کا مشن انتہائی خطرناک ہے۔“ — صدر نے کہا۔

”تنوری اسے چیک کر رہا ہے اور اس کے مطابق ابھی حالات نارمل ہیں۔“ — عمران نے جواب دیا۔

”کیپشن شکلیں سیڈ فارم کے اندر سے نکل کر واپس آ رہا ہے۔“

صرف زمین پر کر گئے بلکہ انہوں نے مختلف جہاڑیوں کی آڑ بھی لے لی۔ لیکن فائرنگ لمحہ پر لمبہ تیز ہوتی جا رہی تھی اور گولیاں اب ان کے سروں پر سے گزر رہی تھیں۔ وہ واقعی چاروں طرف سے بری طرح پھنس کر رہا گئے تھے۔

”درختوں پر چڑھ جاؤ۔ جلدی کرو۔ اور پہنچ جاؤ اور پر۔“ — عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر ایک درخت پر چڑھنے ہی لگا تھا کہ اسے یکنہت اپنے پہلو میں گرم سلاخ اترتی ہوئی محسوس ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا سائنس جیسے گلے میں انک سا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں یکنہت سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ذہن میں جو لیا کی چیختی ہوئی آواز آخری لمحات میں جیسے ثبت ہی ہو گئی تھی جو اس کا نام لے لے کر چین رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی جیسے سب کچھ ختم ہو گیا۔ اس کے تمام احساسات جیسے موت کی سیادہ دلدل میں ڈوب سے گئے۔

دور سے فائرنگ کی آوازیں سننے ہی کرتل ڈیوڈ نے اختیار اچھل پڑا۔ فائرنگ کی تیز آوازیں مسلسل نئی دے رہی تھیں۔
”اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کون فائرنگ کر رہا ہے۔“ — کرتل ڈیوڈ نے چھینٹے ہوئے کہا۔

”یہ ریلوے اسٹیشن کی طرف فائرنگ ہو رہی ہے جناب۔“ — کیپن رینڈل نے جواب دیا۔

”اوہ۔ یہ کہیں عمران کا گروپ نہ ہو۔ جلدی کرو۔ سمجھو کسی کو اور معلوم کرو۔ جلدی کرو۔“ — کرتل ڈیوڈ نے کہا تو کیپن رینڈل نے اپنے ایک ساتھی کو ہدایت دینی شروع کر دی اور اس کا ساتھی سر ہلاتا ہوا تیزی سے درخت کے اس جھنڈے سے انکل گیا۔

”یہ آخر کیا ہو رہا ہے۔ یہ کس نے کی ہو گی فائرنگ اور کس پر۔ میرا خیال تھا کہ عمران سینڈ فارم پر حملہ کرے گا لیکن یہ اچانک کسی

کرے تو تم نے اس پر فائز کھوں دینا ہے۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کیپن رینڈل سے کہا۔

”یہ بس۔۔۔ کیپن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

”تم میرے ساتھ آؤ اور مجھے دکھاؤ کہاں ہے وہ جگہ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اس آدمی سے کہا جو اطلاع لے کر آیا تھا اور وہ آدمی تیزی سے کار کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد کار اس جھنڈ سے نکلی اور تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ کرنل ڈیوڈ کے حکم پر ڈرائیور نے چھوٹی لاشیں جلا رکھی تھیں اور ہیڈ لائٹس بند تھیں۔ فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا آدمی ڈرائیور کو راستہ بتاتا جا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار اس جھنڈ کے قریب پہنچ گئی تو اس آدمی کے کہنے پر ڈرائیور نے کار روک دی۔

”یہ جھنڈ ہے جناب۔۔۔ اس آدمی نے کہا تو کرنل ڈیوڈ سرہلا تما ہوا پیچے اترنا اور پھر تیزی سے اس جھنڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس جھنڈ میں واقعی مجربراون کی سرکاری کار جس پر جی پی فائیو کا نشان بنا ہوا تھا، موجود تھی۔ اس کی اندرولی لائٹ جل رہی تھی جس کی وجہ سے وہاں ہلکی ہلکی روشنی پھیل رہی تھی لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ وہاں واقعی جگہ جگہ خون کے دھبے موجود تھے اور گھاس بری طرح مسلی ہوئی تھی۔

”تم کار چلا لیتے ہو۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مژکرا اس آدمی سے کہا

”فائزگ شروع ہو گئی۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”جناب۔ ڈومیری کے ساتھی تو سیڈ فارم میں ہی ہیں۔ بہر حال ابھی تھوڑی دیر بعد معلوم ہو جائے گا۔۔۔ کیپن رینڈل نے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر کافی دیر بعد وہی آدمی تیزی سے جھنڈ میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر انتہائی جوش کے اثرات نمایاں تھے۔

”جناب۔ جھنڈ کے اندر صرف ایک کار کھڑی ہے۔ مجربراون صاحب کے گروپ کی سرکاری کار۔ اور کچھ نہیں ہے۔ البتہ وہاں خون کے دھبے جگہ موجود ہیں لیکن وہاں نہ کوئی آدمی ہے اور نہ کوئی لاش۔۔۔ اس آدمی نے تیز تیز سانس لیتے ہوئے کہا۔

”مجربراون کی کار۔ اودہ۔ پھر تو یقیناً یہ عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے کیونکہ مجربراون کی کار اُنہی کے پاس تھی۔ وہ خود کہاں گئے۔ کہیں انہوں نے یہ فائزگ کر کے مجھے ڈاچ تو نہیں دیا کہ ہم ادھر جائیں اور وہ ادھر سیڈ فارم پر حملہ کروں۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے الجھے ہوئے اور قدرے بوکھلانے ہوئے لجھے میں کہا۔

”وہاں کے آثار دیکھ کر یوں لگتا ہے جناب کہ وہاں چاروں طرف سے فائزگ ہوئی ہے اور خاصے افراد زخمی ہوئے ہوں گے لیکن کوئی لاش یا زخمی کوئی نہیں ہے۔۔۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

”کیپن رینڈل تم اپنے گروپ کے ساتھ یہیں ٹھہرو۔ میں اس آدمی کے ساتھ وہاں جا رہا ہوں۔ تم خیال رکھنا۔ اگر عمران سیڈ فارم پر حملہ

کی۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بوکھاٹے ہوئے لبجھ میں کہا۔

”سر اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے گروپ کے ساتھ یہڈ فارم میں جاؤں۔ وہاں عجیب سی خاموشی مجھے محسوس ہو رہی ہے۔“ کیپشن رینڈل نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ اب اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہ تو کوئی عجیب سا چکر چل رہا ہے۔ جاؤ دیکھو۔“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپشن رینڈل نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیں اور پھر وہ چھ افراد کے ساتھ جھنڈ سے باہر نکل گیا۔ کرنل ڈیوڈ ان کے پیچھے آگے بڑھا اور پھر جھنڈ سے باہر نکل کر کھڑا ہو گیا۔

”ناٹ ٹیلی سکوپ مجھے لا دو۔“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مڑ کر کہا تو جھنڈ میں موجود ایک آدمی تیزی سے اس کے پاس آیا اور اس نے ناٹ ٹیلی سکوپ کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھا دی۔ کرنل ڈیوڈ نے ناٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگائی اور یہڈ فارم کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ کیپشن رینڈل اور اس کے ساتھی تیزی سے یہڈ فارم کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ کیپشن رینڈل ساتھ ساتھ ٹرانسیسٹر پر کال بھی کر رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں چھوٹا سا ٹرانسیسٹر کرنل ڈیوڈ کو صاف دکھانی دے رہا تھا اور کرنل ڈیوڈ سمجھ گیا کہ وہ مادام ڈو میری کو کال کر رہا ہو گا تاکہ مادام ڈو میری کے ساتھی اسے اور اس کے ساتھیوں کو عمران اور اس کے ساتھی سمجھ کر اس پر فائزہ کھول دیں۔ کرنل ڈیوڈ نے آتے ہوئے

جو رہنمائی کرتا ہوا آیا تھا۔

”لیں سر۔“۔۔۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

”تو پھر یہ کار لے آؤ۔“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے واپس مڑا اور جھنڈ سے نکل کر ایک طرف کھڑی ہوئی اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ ڈرائیور کار کے اندر رہی موجود تھا۔

”چلو واپس۔“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے عقبی سیٹ پر بینختے ہوئے کہا تو ڈرائیور نے کار کو بیک کیا اور پھر موڑ کر وہ تیزی سے اسے واپس لے جانے لگا اور پھر تھوڑی دیر بعد کرنل ڈیوڈ واپس درختوں کے اس جھنڈ میں پہنچ گیا جہاں کیپشن رینڈل اور اس کا گروپ موجود تھا۔ کار رکتے ہی کرنل ڈیوڈ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

”کیا ہوا کیپشن رینڈل۔“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”کچھ نہیں سر۔ وہاں تو مکمل خاموشی ہے۔ کوئی حملہ نہیں ہوا۔“ کیپشن رینڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ آخر سب کیا ہو رہا ہے۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا۔ وہاں جھنڈ میں مجرم براؤن کی کار کے ساتھ ساتھ ایسے نشانات موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں عمران اور اس کے ساتھی رہے ہوں۔ لیکن اب وہاں سوائے اس کار کے اور کچھ نہیں۔ نہ ہی عمران اور اس کے ساتھی وہاں نظر آ رہتے ہیں اور نہ ہی کوئی اور آدمی۔ البتہ وہاں موجود خون کے نشانات بتا رہے ہیں کہ وہاں لوگ زخمی ہوئے ہیں لیکن کون زخمی ہوئے اور کہاں گئے۔ فائزہ نگ تھس نے کی اور کیوں

ہوئے لبھے میں کہا۔

”سر ماڈم ڈومیری کے ساتھیوں کی لاشیں وہاں موجود ہیں۔ ایں ماڈام ڈومیری اور اس کی ساتھی عورت وہاں موجود نہیں ہیں اور نہ ان کی لاشیں ہیں۔“ — اس آدمی نے قریب پہنچ کر کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کس نے مارا ہے انہیں۔ چلو میرے ساتھ۔ اوہ۔ اوہ۔“ — کرتل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے سینڈ فارم کی طرف بھاگنے لگا۔ وہ آدمی بھی اس کے پیچے تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ سینڈ فارم میں داخل ہو رہا تھا۔

”سر۔ یہاں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپول فائز کے گئے ہیں اور پھر سب کی گرد نیں توڑی گئی ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح ڈاکٹر ہارنگ کے آفس میں ان کے ملازم مارٹن کی گروں توڑی گئی تھی۔“ — کیپشن رینڈل نے کہا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کام عمران اور اس کے ساتھیوں کا ہے لیکن وہ خود کہاں ہیں۔ وہ کب یہاں آئے۔ کب یہ بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپول فائز ہوئے۔ تم تو چیک کر رہے تھے پھر یہ سب کیسے ہو گیا۔“ — کرتل ڈیوڈ نے بری طرح الجھے ہوئے لبھے میں کہا۔

”کچھ سمجھے میں نہیں آ رہا سر۔“ — کیپشن رینڈل نے کہا۔ ”تمہیں سمجھے ہی نہیں آ سکتی۔ تم ہو ہی احمق اور ڈفر آدمی۔ لوگ یہاں دارادات کھوکے واپس بھی چلے گئے اور تم کھڑے میرا منہ دیکھے نے مارا ہے۔ کس وقت۔“ — کرتل ڈیوڈ نے بری طرح بوکھلانے

ایک دوسرے سے رابطے کے لئے فریکونسیاں معلوم کر لی تھیں۔ کرتل ڈیوڈ خاموش کھڑا انسیں بڑھتا دیکھتا رہا۔ پھر اچانک وہ چونک پڑا جب اس نے کیپشن رینڈل اور اس کے ساتھیوں کو سینڈ فارم کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا۔

”یہ کیا ہوا۔ یہ اس طرح بھاگ کر کیوں جا رہے ہیں۔ کیا مطلب۔“ — کرتل ڈیوڈ نے حیرت سے بڑیدا تے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے وہ یہاں کھڑے کھڑے صرف اندازے ہی لگا سکتا تھا۔ پھر اس نے کیپشن رینڈل اور اس کے ساتھیوں کو سینڈ فارم میں داخل ہوتے دیکھ لیا اور اس کے ساتھی ہی اس کے ہوتے بھیجنے گئے۔ تھوڑی دیر بعد اس نے سینڈ فارم کے کھلے ہوئے گیٹ سے ایک آدمی کو نکل کر اپنی طرف آتے دیکھا۔ وہ تیزی سے بھاگتا ہوا اس کی طرف آ رہا تھا۔ اس کا انداز پتہ رہا تھا جیسے وہ جلد از جلد کرتل ڈیوڈ تک پہنچنا چاہتا ہو۔

”کیا ہوا تمہیں۔ کیا پاگل کتے تمہارے پیچے لگ گئے ہیں۔“ — کرتل ڈیوڈ نے اس کے کافی قریب آ جانے پر آنکھوں سے ٹیلی سکوپ اتارتے ہوئے جیخ کر کہا۔

”سر۔ یہاں سب لوگوں کی لاشیں بکھری پڑی ہیں۔ انہیں گرد نیں توڑ کر مارا گیا ہے۔“ — اس آدمی نے دور سے ہی جواب دیتے ہوئے کہا تو کرتل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کس کی لاشیں۔ کس نے مارا ہے۔ کس وقت۔“ — کرتل ڈیوڈ نے بری طرح بوکھلانے

Scanned & PDF Copy by RFI

غائب ہیں اور وہاں پہنچنے والی گئیں لیکن وہ ابھی تک موجود ہے۔ کیپن رینڈل نے کہا۔

”تو پھر کیا مطلب ہوا اس ساری کارروائی کا؟“ — کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”مریں نے اس بارے میں سوچا ہے اس سے صورت حال الجھی ہوئی لگتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اسی جھنڈ میں چھپے ہوئے تھے جہاں مجرم براؤں کی کار رਹی۔ ڈومیری اور یقینی درختوں کے اسی جھنڈ میں چلی گئیں جبکہ ان کے ساتھی یہاں پہرہ دیتے رہے۔ ہمارا خیال تھا کہ یہ اوگ اپن حملہ کر دیں گے لیکن انہوں نے اپن حملہ کرنے کی بجائے گوریلا ٹائپ واردات کی ہے۔ انہوں نے بالا بالا ڈومیری اور یقینی کو اس جھنڈ سے انغو کیا ہے اور ان کے ساتھی کسی طرح اندر ہیرے میں یہاں پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور انہوں نے یہاں موجود افراد کو پہلے ہو ش کرنے والے کیپوولی مدد سے بے ہوش کیا اور پھر اندر داخل ہو کر ان سب کی گردیں توڑیں اور نکل گئے۔“ — کیپن رینڈل نے بڑی ذہانت سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

”اور اس کے بعد وہ ہوا میں غائب ہو گئے۔ کیوں۔ وہ فائزگ کس نے کی۔ جنوں نے کی ہو گی۔ وہاں زخمی کون ہوئے اور پھر وہ زخمی کھاں گئے اور عمران اور اس کے ساتھی کماں چلے گئے۔ بولو۔ جواب دو۔“ — کرنل ڈیوڈ نے بڑے طنزیہ لمحے میں کہا۔

رہے ہو۔“ — کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چینختے ہوئے کہا۔

”لیکن سر۔ اس سے انہیں کیا فائدہ ہوا ہو گا؟“ — کیپن رینڈل نے مند بھاتے ہوئے کہا۔

”یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ اگر آ جاتی تو میں تم سے پوچھتا نا سک۔ لیکن یہ بات طے ہے کہ عمران کوئی کام بغیر کسی مقصد کے نہیں کرتا۔“ — کرنل ڈیوڈ نے اسی طرح غصیلے لمحے میں کہا۔ اب کیپن رینڈل کیا کہتا۔ ہوت ت بھیجن کر خاموش ہو رہا۔ ظاہر ہے کرنل ڈیوڈ اس وقت غصے میں تھا اور کیپن رینڈل جانتا تھا کہ جب وہ غصے میں ہو تو پھر جواب نہ دینے میں ہی عافیت ہے۔

”جاو جا کر معلوم کرو کہ اس ڈومیری اور اس کی ساتھی عورت یقینی کا کیا ہوا۔ جاو۔ یہاں کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔ جاو۔“ — کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر حلق کے بل چینختے ہوئے کہا اور کیپن رینڈل تیز تیز قدم انھاتا باہر نکل گیا جبکہ کرنل ڈیوڈ وہیں اضطراب کی حالت میں کھڑا شلتا رہا۔ اس کی سمجھ میں واقعی یہ ساری چویش نہ آ رہی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی غائب تھے۔ مادام ڈومیری کے ساتھی ہلاک ہو چکے تھے لیکن اس سے کیا فائدہ ہوا تھا۔ یہ بات کرنل ڈیوڈ کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ وہ مسلسل شلتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد کیپن رینڈل واپس آیا۔

”مادام ڈومیری اور اس کی ساتھی یقینی دونوں کو انغو کر لیا گیا ہے کرنل۔ ان کی کاریں وہیں جھنڈ میں ہی موجود ہیں لیکن وہ دونوں

چونکہ پڑا۔

”ابنی گروپ کیا مطلب۔ ابنی گروپ لوں ساہ نہ ملتا ہے اور اس نے کیوں ایسا کیا اور پھر انہیں لیا ضرورت تھی زمیوں لوئے جانے کی“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ پباتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ یہ حکومت کی کوئی اور ایجنسی ہو۔ جیسے ڈومیری کی ایجنسی تھی یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ڈومیری کی ایجنسی کا ہی کوئی اور گروپ ہو اور وہ ڈومیری اور کیتحمی کو ان کے پنجے سے چھڑانے آیا ہو“۔ کیپشن رینڈل نے کہا۔

”ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ یہ عورت بہت گھری ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے ایک اور خفیہ گروپ ادھرا دھر چھپا رکھا ہو۔ یہی ہو سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اب ڈومیری کے قبضے میں پہنچ چکے ہیں۔ ویری بید۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے جی پی فائیو کو شکست دے دی ہے۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہمیں ہر صورت میں ان سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاٹھیں تھیں تھیں ہیں“۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چینتے ہوئے کہا۔

”مر۔ یہ لازماً انہیں اپنے ہیڈ کوارٹر لے جائیں گی اس لئے ہمیں ان کا ہیڈ کوارٹر تلاش کرنا پڑے گا پھر ہی صورت حال پر ہم کنڑوں کر سکتے ہیں“۔ کیپشن رینڈل نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ تو پھر میرا من کیوں دیکھ رہے ہو۔ جلدی

”سرمیں آپ جیسی عقل کا مالک تو نہیں ہو سکتا۔ آپ تو انتہائی گھرائی میں تجویز کرتے ہیں اور آپ جیسا ذہن آدمی تو پورے اسرائیل میں اور کوئی نہیں ہے۔ میں نے تو جو کچھ سیکھا ہے آپ سے ہی سیکھا ہے“۔۔۔ کیپشن رینڈل نے خوشامد نہ لمحے میں کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر کرنل ڈیوڈ کے غصے کو فوری طور پر خوشامد کے ذریعے خشندا نہ کیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ اس ساری واردات کی ذمہ داری اس پر ڈال کر اسے ہی گولی سے نہ اڑادے۔ وہ ایسا ہی آدمی تھا۔ اس لئے اس نے جان بوجھ کریہ فقرے کے تھے۔

”نہیں نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ تم نے واقعی بڑا ذہانت بھرا تجویز کیا ہے۔ میں تمہاری قدر کرتا ہوں۔ گذ۔ ویری گذ۔“۔ کرنل ڈیوڈ نے عین موقع کے مطابق فوراً ہی انتہائی نرم لمحے میں کہا۔

”یہ جناب کی صہیانی ہے کہ آپ اس طرح میری حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں“۔۔۔ کیپشن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ اور زیادہ کھل اٹھا۔

”ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ ذہن ماتحتوں کی حوصلہ افزائی ہوئی چاہئے۔ بولو اور کیا سوچا ہے تم نے“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے نہ صرف نرم بلکہ سرت بھرے لمحے میں کہا۔

”سرمیرا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر اچانک کسی ایجنسی گروپ نے حملہ کر دیا ہے اور وہ انہیں زخمی کر کے وہاں سے اٹھا کر لے گئے ہیں“۔۔۔ کیپشن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار

Scanned & PDF Copy by RFI

یہاں سے نکلو اور ہیڈ کوارٹر تلاش کرو" — کرنل ڈیوڈ نے جنخے
ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کے ذہن میں اس طرح آہستہ آہستہ روشنی پہلیتی چلی گئی
جیسے صبح کا اجالا ہونے پر رات کی سیاہی آہستہ آہستہ روشنی کے مقابل
غائب ہوتی چلی جاتی ہے اور پھر اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل
گئیں۔ اس کے ساتھ ہی جیسے اس کے ذہن کے پردے پر فلم سی چلنا
شروع ہو گئی۔ اسے یاد آگیا کہ اچانک جھنڈ کے چاروں طرف سے ان
پر بے تحاشا فائرنگ شروع ہو گئی تھی اور صدر کے چینختے اور نیچے^گ
گرنے کی آواز سنتے ہی وہ سب زمین پر گرے تھے لیکن فائرنگ کی
شدت دیکھ کر اس نے سب کو درختوں پر چڑھنے کے لئے کہا تھا اور
اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی درخت پر چڑھنے لگا تھا کہ اس کے پہلو
میں گرم سلاخ اترتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس
کا سانس گلے میں انک گیا تھا اور سب احساسات ختم ہونے سے پہلے
اس کے کانوں میں جولیا کی آوازیں پڑی تھیں جو اس کا نام لے کر جیع

Scanned & PDF Copy by RFI

اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے عمران کو ٹھیک لانا شروع کر دیا۔

”آپ نے شاید ان محترمہ کو پہلی بار میرے کمرے میں بیجا ہے۔“
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر چونک کر سیدھا ہو گیا۔

”کن محترمہ کو۔ کس محترمہ کی بات کر رہے ہیں آپ؟“ ڈاکٹر نے
جیران ہو کر کہا۔

”یہ محترمہ جو نرساں کی یونیفارم پہنے ہوئے ہیں۔ مجھے جیسے حسن کے
قدر شناس کو ہوش ہی تب آ سکتا ہے۔“ — عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا تو ڈاکٹر بے اختیار ہنس پڑا جبکہ اس کی سائینڈ پر کھڑی لڑکی کا
چہرے شرم سے گلنار سا ہو گیا۔ ظاہر ہے عمران کی وعاظت کے بعد
دونوں ہی عمران کی بات کا مطلب سمجھ گئے تھے۔

”آپ کی حالت واقعی اب خطرے سے باہر ہے۔ تھیں کر گاؤ۔“
ڈاکٹر نے دوسرے لمحے یہدھے ہوتے ہوئے سرت بھرے لمحے میں
کہا۔

”شکریہ ڈاکٹر۔ آپ جیسے سیجا اور ان محترمہ جیسی سیجا ہی جب
ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں تو مجھے جیسے مریض کی حالت تو ٹھیک ہونی ہی
ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”شکریہ عمران صاحب۔ آپ جیسے عظیم انسان کے منہ سے اپنے
لئے ایسے الفاظ سننا میری زندگی کی سب سے بڑی سرت ہے۔“ ڈاکٹر
نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”آپ مجھے جانتے ہیں۔“ — عمران نے جیران ہوتے ہوئے کہا۔

رہی تھی اور اس کے بعد اسے اب ہوش آیا تھا۔ اس نے جلدی سے
انٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار ایک طویل سانس
لے کر رہ گیا کیونکہ اس کا جسم حرکت نہ کر سکا تھا۔ دیسے اس نے دیکھا
تھا کہ وہ درختوں کے اس جھنڈ کی بجائے باقاعدہ کسی ہستمال کے
کمرے میں بستر پر موجود تھا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کا کمل پڑا ہوا
تھا لیکن کمرہ خالی تھا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ
یہ سب کچھ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔ جھنڈ پر فائزہ نگ کس نے کی اور
پھر وہ یہاں تک کیے پہنچا۔ اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا اور وہ کس کی قید
میں ہے۔ کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ اس لئے اس نے
بے اختیار آنکھیں بند کر لی تھیں۔ اسی لمحے اسے کمرے کا دروازہ کھلنے
کی آواز سنائی دی تو اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔

”آپ کو ہوش آگیا۔ دیری گذ۔“ — کمرے میں داخل ہونے
والی لڑکی نے اتنا میں سرت بھرے لمحے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ
عمران اس سے کچھ پوچھتا وہ تیزی سے مڑی اور کمرے سے باہر نکل گئی
اوہ عمران نے بے اختیار ایک اور طویل سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد
دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک اوہیزہ عمر ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔ اس
لے پہنچے وہی لڑکی۔ ڈاکٹر کے چہرے پر سرت کے تاثرات نمایاں
تھے وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

”آپ کو ہوش آگیا۔ گذ شو۔ اب کیا حال ہے آپ کا۔“ ڈاکٹر نے
شیمو سکوپ کاںوں سے لگاتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور

اندر داخل ہوئے۔ ان سب کے چروں پر سرت لے تاریخ نمایاں تھے۔

”خدایا تیرا شکر ہے تو نے میری دعائیں قبول کر لیں۔“ جو یا نے عمران کے قریب آتے ہی بڑے تھکران لجھے میں کہا۔

”لیکن افسوس تنویر کی بد دعائیں قبول نہ ہو سکیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہیں بد دعا دینا دراصل پاکیشیا کو بد دعا دنا ہے۔ اس لئے مجبوراً دعا دنی پڑتی ہے۔“ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا تو کمرہ پر اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور عمران بھی تنویر کی اس بات پر پر اختیار نہیں پڑا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ریڈ ہاک کا انچارج صالح اندر داخل ہوا۔

”عمران صاحب۔ آپ کو ہوش میں آنے کی خبر سن کر بے زیادہ سرت مجھے ہوئی ہے ورنہ یقیناً میں خود کشی کر لیتا۔“ صالح نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

”حیرت ہے۔ مجھے جیسے حقیر فقیر کے بھی ایسے چاہئے والے موجود ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس لئے کہ آپ زخمی بھی ہمارے ہی ہاتھوں ہوئے تھے۔ اگر مس جولیا صاحب آپ کا نام لے کر چیننا شروع نہ کر دیتیں تو یقیناً ہم آپ سب کا خاتمہ ہی کر دیتے۔ لیکن مس جولیا کی آواز میں آپ کا نام سن کر میں نے فوراً فائزگ بند کر دینے کا حکم دے دیا لیکن اس کے

”ہا۔ آپ ریڈ ہاک کے خفیہ ہسپتال میں ہیں جناب۔ میں صالح صاحب کو بتاتا ہوں۔ وہ آپ کو تفصیل بتائیں گے۔“ ڈاکٹر نے مژتے ہوئے کہا۔

”ایک منٹ ڈاکٹر۔“ ۔۔۔ عمران نے یک لفحت بے چین سے لمحے میں کہا۔

”جی۔“ ۔۔۔ ڈاکٹر نے مژتے ہوئے کہا۔

”میرے ساتھیوں کا کیا ہوا۔“ ۔۔۔ عمران نے بے چین لمحے میں پوچھا۔

”آپ کا ایک ساتھی زخمی تھا لیکن وہ اب ٹھیک ہے۔ اس کی ران میں گولی لگی تھی۔ باقی سب ٹھیک ہیں اور آپ کے ہوش میں آنے کے شدت سے متضرر ہیں۔“ ۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا اور تیزی سے مذکور دروازے کی طرف پڑھ گیا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ صالح اور ریڈ ہاک کا نام سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ فلسطینی گروپ نے انہیں دشمنوں سے بچا کر یہاں تک پہنچایا ہو گا لیکن دشمن کون تھے اور وہ اچانک کیسے وہاں پہنچ گئے لیکن ظاہر ہے اس کے پاس ان سوالوں کے جواب موجود نہ تھے۔ نہ سبھی مژ کر ڈاکٹر کے ساتھ ہی پاہر چلی گئی تھی۔ ویسے وہ جاتے ہوئے عمران کو جن نظرؤں سے دیکھ کر گئی تھی اس سے عمران سمجھ گیا تھا کہ وہ عمران کے منہ سے اپنے حسن کی تعریف سن کر بیجد خوش ہوئی ہے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور سب سے آگے جولیا اور اس کے پیچے باقی ساتھی

طریقے کے مطابق مشن کے وقت بولنے کی بجائے ایک دوسرے کو تمام ہدایات اسی کا شرز کے ذریعے ہی دیتے ہیں۔ چنانچہ میں نے کا شرز کی مدد سے فائزگ کا حکم دیا اور خود بھی فائزگ کرتا ہوا اس جھنڈ کی طرف پڑھنے لگا کہ اچانک میرے کانوں میں مس جولیا کے چینخے اور بار بار آپ کا نام لینے کی آوازیں پڑیں تو میں بری طرح ٹھیک گیا اور میں نے کا شرز کے ذریعے فوری فائزگ بند کرادی اور اس کے ساتھ ہی میں نے جیج جیج کر اپنی موجودگی کا اعلان کیا۔ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں آپ کے ساتھی ہم پر فائزگ کھول دیں۔ لیکن میری آواز پر آپ کے ساتھی کیپن شکلیل صاحب نے جواب دیا اور پھر ہم سب اندر داخل ہو گئے تو آپ کے پہلو میں دو گولیاں لگی تھیں اور آپ کی حالت بید خراب تھی۔ آپ کے ساتھی صدر صاحب کی نائگ میں گولی لگی تھی جبکہ آپ کے باقی ساتھی محفوظ تھے۔ ہم فوراً آپ کو اور صدر کو اٹھا کر اپنے پاؤں پر لے آئے۔ آپ کو وہاں کیپن شکلیل صاحب نے ابتدائی طور پر ضروری طبی امداد دی اور پھر صدر صاحب کو بھی طبی امداد دی گئی لیکن آپ کی حالت دیکھ کر کیپن شکلیل صاحب نے فوراً آپ کو کسی ہسپتال میں منتقل کرنے کا کہا تو ہم آپ کو اٹھا کر آپ کے ساتھیوں سمیت وہاں سے پیدل نکلے اور ایک لمبا چکر کاٹ کر اپنے ایک اور اڑے پر لے آئے۔ وہاں سے ہم نے گاڑیاں حاصل کیں اور پھر اپنے اس خفیہ ہسپتال میں پہنچ گئے۔ یہاں آپ کا اور صدر صاحب کا آپریشن ہوا۔ صدر صاحب کی حالت تو ابتدائی طبی امداد کے

باوجود آپ شدید زخمی ہو چکے تھے۔ — صالح نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”تم نے فائزگ کی تھی۔ وہ کیوں؟“ — عمران نے جیران ہو کر کہا۔

”عمران صاحب۔ جہاں آپ موجود تھے وہاں سے قریب ہی ہمارا ایک خاص انڈر گراؤنڈ پاؤٹ موجود تھا۔ اس پاؤٹ میں ہم انتہائی تیزی سلوچ سشور کرتے ہیں۔ وہاں صرف ایک ہی آدمی ہوتا ہے۔ اس آدمی نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو دیکھ کر یہ سمجھا کہ آپ کا تعلق جی پی فائیو سے ہے کیونکہ آپ کے پاس گاڑی بھی جی پی فائیو کی تھی۔ وہ آدمی وہاں پاؤٹ پر اکیلا تھا۔ اس نے مجھے ٹرانسیسٹر پر کال کر کے صورت حال بتائی۔ چونکہ ہمارا یہ پاؤٹ انتہائی اہم ہے اس لئے میں فوراً اپنے گروپ کے ساتھ وہاں کے لئے روانہ ہو گیا۔ ہم لوگ انتہائی محتاط انداز میں اپنے پاؤٹ پر پہنچے۔ وہاں مجھے بتایا گیا کہ اس جھنڈ میں کرنل ڈیوڈ بھی موجود ہے کیونکہ ہمارے ٹرانسیسٹر کچھ نے اس جھنڈ سے ہونے والی ایک ٹرانسیسٹر کال بھی کچھ کی تھی جس میں کرنل ڈیوڈ کسی ڈاکٹر ہارنگ سے گفتگو کر رہا تھا۔ اس پر میں نے پلان بنایا کہ اس جھنڈ کو چاروں طرف سے گھیر کر اس طرح فائزگ کھولا جائے کہ اندر موجود کوئی آدمی بھی زندہ نہ بچ سکے۔ چنانچہ ہم اپنے پاؤٹ سے باہر نکلے اور پھر ہم انتہائی محتاط انداز میں اس جھنڈ کے چاروں طرف پھیل گئے۔ میرے پاس خصوصی کا شرز تھا اور ہم خاص

Scanned & PDF Copy by RFI

”ڈومیری نے ہمیں ڈاچ دینے کی کوشش کی تھی۔ اس نے ہیڈکوارٹر میں جس جگہ اس نقشے کی موجودگی بتائی تھا وہاں نقشہ نہیں تھا چنانچہ مجبوراً مجھے ڈومیری کی روح سے وہ اصل جگہ معلوم کرنی پڑی۔“ — جولیا نے کہا۔

”اور اس کے بعد ظاہر ہے بیچاری روح کا اس گندی دنیا میں رہنے کا کیا کام؟“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار نہ پڑے۔

”اس کی ساتھی عورت کیتھی بے ہوشی کے عالم میں زخمی ہو گئی تھی۔ ہم اسے انھا کراڑے پر لے گئے تھے اور اسے کیپن شکلیں نے طبی امداد بھی دینے کی کوشش کی لیکن وہ فتح نہ سکی تھی۔“ — جولیا نے خود ہی کیتھی کے متعلق بتایا۔

”اب مجھے یہاں سے کب اجازت ملے گی کیونکہ ہمارا اصل کام تو ویسے کا ویسا ہی ہے اور اب تک جو کچھ ہوتا رہا ہے سوائے بھاگ دوڑ کے اور کچھ بھی نہیں ہوا۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ جھنڈ میں کرٹل ڈیوڈ کی آواز میں آپ خود کال کرتے رہے تھے۔“ — کیپن شکلیں نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے ڈاکٹر ہارنگ سے بات کی تھی۔“ — عمران نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

”میں ڈاکٹر صاحب سے معلوم کرتا ہوں۔“ — صالح نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

بعد ہی سنپھل گئی تھی لیکن آپ کو گولیاں جس طرح گھنی تھیں وہ خاصی خطرناک تھیں۔ بہر حال ڈاکٹروں نے دو گھنٹے تک آپ کا آپریشن کیا اور امید دلائی کہ آپ فتح جائیں گے چنانچہ ہم سب اس دوران مسلسل آپ کی صحت کے لئے دعا میں مانگتے رہے۔ اب جب ڈاکٹر صاحب نے آکر بتایا کہ نہ صرف آپ ہوش میں آچکے ہیں بلکہ آپ کی ذہنی صحت بھی ٹھیک ہے تو ہم سب نے بے اختیار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔“ — صالح نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ذہنی صحت کا ڈاکٹر صاحب کو کیسے علم ہو گیا؟“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس نرس کا چہرہ دیکھ کر جس کے حسن کی تم نے ہوش میں آتے ہی تعریفیں شروع کر دی تھیں۔“ — جولیا نے فوراً ہی جواب دیا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج انھا اور عمران بھی بے اختیار نہ پڑا۔

”وہ ڈومیری اور کیتھی۔ ان کا کیا ہوا۔ ان سے نقشہ حاصل کرنا تھا۔“ — عمران نے چونک کر کہا۔

”ہم انہیں ساتھ ہی لے آئے تھے۔ ڈومیری نے وہ نقشہ اپنے ہیڈکوارٹر میں رکھ دیا تھا چنانچہ صالح کے گروپ کی مدد سے فوری طور پر اس ہیڈکوارٹر پر حملہ کیا گیا اور وہاں سے وہ نقشہ حاصل کر لیا گیا لیکن ڈومیری اس چکر میں ختم ہو گئی۔“ — جولیا نے کہا۔

”ختم ہو گئی۔ کیا مطلب؟“ — عمران نے چونک کر پوچھا۔

جائے گا۔ — عمران نے مکاریے ہوئے کہا۔

”کون سی کریم“ — ڈاکٹر نے جیران ہوا کہا۔

”بڑا لمبا اور مشکل سا نام ہے۔ زبانی مجھے یاد نہیں رہتا اس لے میں نے بھی لکھ کر اسے یاد کیا تھا۔ ایک مشن کے دوران ایک ڈاکٹر صاحب نے اسے استعمال کیا تھا۔“ — عمران نے کہا تو ڈاکٹر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے پہلے اس کے بازوؤں کو کپھوں سے آزاد کیا اور اس کے بعد اس کے جسم کے گرد موجود کلب پہنچنے شروع کر دیئے۔

”کیپشن ٹکلیل مجھے سہارا دے کر اٹھاؤ اور تنور۔ تم میرے پیچھے سہانے اور کردو“ — عمران نے تنور اور کیپشن ٹکلیل سے کہا اور وہ دونوں اس کی ہدایت کے مطابق حرکت میں آگئے۔ چند لمحوں بعد عمران ان سرہلوں سے پشت لگائے اطمینان سے بستر پر بیٹھ گیا۔ ڈاکٹر نے ایک طرف رکھا ہوا کاغذ اٹھا کر عمران کو دے دیا اور ساتھ ہی جیب سے قلم نکال کر اس کے حوالے کر دیا تو عمران نے کاغذ پر اس کریم کا نام لکھا اور پھر ڈاکٹر کو دے دیا۔ ڈاکٹر کافی دیر تک کاغذ پر لکھا ہوا کریم کا نام پڑھتا رہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

”میں پہلی بار یہ نام دیکھ رہا ہوں۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں“ — ڈاکٹر نے کہا۔

”آپ یہ مجھے دیں۔ اسے منگوا کر آپ تک پہنچانا میری ڈیلوٹی ہے۔“ — صالح نے کہا اور ڈاکٹر کے ہاتھ سے کاغذ لے لیا اور پھر وہ

”تم سب صالح کے ساتھ یہاں آگئے۔ تمہیں وہاں کی صورت حال تو معلوم کرنی چاہئے تھی۔ کرنل ڈیوڈ بھی تو وہیں موجود تھا۔“ — عمران نے صالح کے جاتے ہی اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تمہاری حالت دیکھ کر ہم سب کے ہوش و حواں گم ہو گئے تھے۔ یہ تو کیپشن ٹکلیل نے اپنے آپ کو سمجھا لے رکھا اور ہم اس رے تک پہنچ گئے اور ڈومیری اور کیتھی کو ساتھ لے گئے تھے ورنہ نجات کیا ہو جاتا۔“ — جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، صالح اس ڈاکٹر کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

”عمران صاحب۔ آپ کو ایک ہفتے تک ہر صورت میں یہاں رہنا ہو گا۔ اس سے پہلے آپ کو کسی صورت بھی رخصت نہیں دی جائے۔“ — ڈاکٹر نے بڑے حتیٰ لمحے میں کہا۔

”آپ نے شاید میرے جسم کو بستر کے ساتھ کلب کر رکھا ہے۔“ — عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اور آپ کے زخموں کی نوعیت کے لحاظ سے ایسا کہا ضروری ہے۔“ — ڈاکٹر نے کہا۔

”آپ یہ کلینیک ختم کر دیں۔ مجھے اپنے زخموں کی نوعیت کا اندازہ ہو گیا ہے۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں یہ خراب نہیں ہوں گے اور مجھے ایک کاغذ بھی دیں۔ میں آپ کو ایک شخصی کریم لکھ دیتا ہوں اگر یہ کریم تل ابیب سے نہ مل سکے تو ایکریمیا سے منگوا لیں۔ اس کریم کے لئے کہ بعد جو کام ہنقوں میں ہوتا ہے وہ گھنٹوں میں ہو

کاغذ کھول لیا تھا اور اس کی نظریں کاغذ پر بنے ہوئے نقشے پر جبی ہوئی تھیں۔

”میں نے اس پر غور کیا ہے لیکن مجھے تو اس کی سمجھتی نہیں آئی۔ یہ نقشہ تو عام لیبارٹریوں سے ہٹ کر بنا ہوا ہے۔“— جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ یہ دوسری ٹائپ کا نقشہ ہے۔ اس میں لیبارٹری کا حصہ تھوڑا سا ہے البتہ فیکٹری کا حصہ زیادہ ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ٹینسٹنگ وے بھی بنایا گیا ہے اور یہی شاید ہمیں کام دے جائے۔“— عمران نے کہا۔

”ٹینسٹنگ وے۔ کیا مطلب؟“— جولیا نے چونک پر پوچھا۔
”کسی بھی ہتھیار یا طیارے کو ٹیسٹ کرنے کے دو طریقے ہوتے ہیں۔ ایک کو لیبارٹری وے کہا جاتا ہے اور دوسرے کو اوپن وے کہا جاتا ہے۔ یہاں باقاعدہ لیبارٹری وے بنایا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ لانگ برڈ طیارے کو اس لیبارٹری وے میں باقاعدہ ٹیسٹ کیا جائے گا۔“— عمران نے کہا۔

”لیبارٹری میں ٹینسٹنگ کیسے ہو سکتی ہے جب تک وہ فضا میں اڑ کر ٹارگٹ تک نہ پہنچے؟“— جولیا نے کہا۔

”اس کے لئے ایک خصوصی کام کرنا پڑتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے نمونے بنانا کر انہیں مختلف مشینوں کے اندر ٹیسٹ کیا جاتا ہے اور پھر ان کے نتائج سے ان کے فیلڈ نتائج نکالے جاتے ہیں۔ یہ ایک

دونوں واپس چلے گئے۔

”جو لیا۔ وہ نقشہ مجھے دو جو ڈومیری سے تم نے حاصل کیا ہے۔“— عمران نے جولیا سے کہا۔

”میں لے آتی ہوں۔“— جولیا نے کہا اور انھے کر کرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

”کیپن ٹکلیل۔“ تم صالح سے مل کر کوئی لانگ ریچ ٹرانسپر لے آؤ۔ شاید اس کی ضرورت پڑ جائے۔“— عمران نے کیپن ٹکلیل سے کہا اور کیپن ٹکلیل سرہلا تا ہوا مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”صدر کا کیا حال ہے؟“— عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن ابھی خود چل نہیں سکتا۔“— تنویر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جولیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک تھہ شدہ کاغذ تھا۔

”ڈومیری کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کا حال نہیں سنایا تم نے۔“— عمران نے کاغذ لیتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔

”یہ سارا کام صالح اور اس کے گروپ نے کیا ہے۔ ڈومیری سے میں نے اس کے ہیڈ کوارٹر کے پارے میں تفصیل پوچھ لی تھی۔ میں تو اس وقت وہاں گئی تھی جب صالح کا گروپ اس پر قابض تھا۔“— جولیا نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اس نے اس دوران

Scanned & PDF Copy by RFI

”ہاں یہ تو ہے۔ بہر حال میں ~~لٹکتے رہے گا لیکن~~ ملاد تھا۔“

شکلیل نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”یہ کام تم میرے ذمے لگا دو۔“ — اچانک توری نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”کون سا کام۔“ — عمران نے چونک کر پوچھا۔

”یہ جو کچھ کیپن شکلیل کہہ رہا ہے۔“ — توری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ بلاکنگ ڈائریکٹ ایکشن سے نہیں کھوی جا سکتی۔ وہ سائنسی طور پر اور میکنزیم کے ذریعے بلاکنگ ہوتی ہے۔“ — عمران نے جواب دیا۔

”کوئی بات نہیں۔ کوشش تو بہر حال کی جا سکتی ہے۔“ — توری نے جواب دیا۔

”ایک اور کام ہو سکتا ہے۔“ — عمران نے اچانک کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

”کون سا کام۔“ — کیپن شکلیل نے چونک کر کہا۔

”اس آخری بلاکنگ کو انتہائی طاقتور ڈائیماجٹ کے ذریعے اڑایا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد اندر داخل ہوا جا سکتا ہے۔“ — عمران نے کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ پھر تو وہاں موجود سب لوگوں کو اس کا علم ہو جائے گا اور اس کے بعد اندر داخل ہونا تو خود کشی کرنے کے متراوف۔“

خصوصی سائنسی طریقہ ہے۔ جس تھیمار کو انتہائی خفیہ رکھنا ہو اس کے لئے یہ خصوصی طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔“ — عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ چند لمحوں بعد کیپن شکلیل واپس آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا ٹرانسیسٹر تھا۔

”عمران صاحب۔ میں نے بھی اس نقشے پر غور کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس سینڈ فارم والے راستے کی بجائے ٹیمنگ والے والے راستے کو استعمال کرنا چاہئے۔“ — کیپن شکلیل نے کہا۔

”لیکن وہ بھی تو مکمل طور پر میلہ ہے۔ راستہ کمال ہے۔“ — عمران نے چونک کر کہا۔

”ٹیمنگ والے کے ایگزاسٹ کے لئے خصوصی راستے بنائے جاتے ہیں۔ میں ان کے متعلق کہہ رہا تھا۔“ — کیپن شکلیل نے جواب دیا۔

”اوہ ہاں۔ لیکن وہاں سے کسی انسان کا اندر داخل ہونا تو ناممکن ہوتا ہے کیپن شکلیل۔ اسے تو نجانے کتنے ٹن دے کر باہر نکالا جاتا ہے۔“ — عمران نے کہا۔

”جب ٹیمنگ ہو رہی ہو تب تو واقعی ناممکن ہے لیکن عمران صاحب جب ٹیمنگ نہ ہو رہی ہو تب تو اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔“ — کیپن شکلیل نے کہا۔

”لیکن اس وقت تک اس کا آخری حصہ بلاک رہتا ہے۔ اسے کیسے کھولا جائے گا۔“ — عمران نے کہا۔

”یہ ریڈ بلاک وال تکسی صورت بھی نہیں توڑی جا سکتی اور نہ اسے ہٹایا جا سکتا ہے۔“ کیپشن شکلیل نے جواب دیا۔

”کوئی ایسا حل نکالو کہ جس سے معاملہ حتی طور پر حل ہو سکے۔“ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اصل میں ہماری وجہ سے اس پورے کپلیکس کو ہر لحاظ سے سیڈ کر دیا گیا ہے۔ اب نہ ہی کوئی اندر جا سکتا ہے اور نہ کوئی اندر سے باہر آ سکتا ہے اور ایسا وہ اس وقت تک کریں گے جب تک لانگ برد کو تیار کر کے لیبارٹری وے پر نیٹ نہیں کر لیتے۔ اس کے بعد تو اسے صرف یہاں سے لے جانا ہے اور پھر تار گٹ پر روانہ کر دینا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے اس سیڈ کپلیکس کو کھولنا ایک مسئلہ بنا ہوا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”وہاں تم کرنل ڈیوڈ اور ڈومیری کو چکر دے کر کیا کرنا چاہتے تھے۔“ جولیا نے کہا۔

”میرا خیال تھا کہ کرنل ڈیوڈ تھک کرو اپس چلا جائے گا۔ اس طرح سیڈ فارم خالی ہو جائے گا اور وہاں قبضہ کر کے وہاں سے راستے کسی طرح کھولا جائے لیکن اب اس نقشے کو دیکھنے کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے کہ جو کچھ میں نے اپنے طور پر سوچا تھا وہ غلط تھا۔ اس راستے کو بھی ریڈ بلاک وال سے بند کر دیا گیا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”کیا اس نقشے میں یہ سب کچھ لکھا ہوا ہے جبکہ نقشہ تو پہلے کا ہے اور ہم تو اب اس کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں۔“ جولیا نے

ہے۔“ کیپشن شکلیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر ڈاکٹر ہارنگ کو وہاں تک کسی طرح پہنچا دیا جائے تو اسے قابو کیا جا سکتا ہے اور ایک بار ڈاکٹر ہارنگ قابو آجائے تو پھر اس کپلیکس کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔“ عمران نے کہا۔

”لیکن ڈاکٹر ہارنگ وہاں کیسے جائے گا۔“ وہ تو شاید اس سارے کپلیکس کا انچارج ہے۔“ کیپشن شکلیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”اوہ۔ ایک اور طریقہ ہو سکتا ہے۔ ویری گڈ۔“ اچانک عمران نے چوتھتے ہوئے کہا۔

”کون سا طریقہ۔“ کیپشن شکلیل کے ساتھ باقی ساتھیوں نے بھی چوتھتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ میں پوری طرح فٹ ہو جاؤ۔“ عمران نے کہا۔

”آپ طریقہ تو بتائیں۔“ کیپشن شکلیل نے کہا۔

”یہ دیکھو۔ یہ نقشہ ہے اور یہ ہے سیڈ فارم۔ لیکن اس سیڈ فارم سے شمال کی طرف تقریباً دو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک پیشی وے ہے جو کسی ایہر جنسی کے لئے بنا لیا گیا تھا لیکن پھر ریڈ بلاک وال سے بند کر دیا گیا ہے۔ اگر اسے کسی طرح کھول لیا جائے تو یہاں سے ہم براہ راست میں لیبارٹری تک آسانی سے پہنچ سکتے ہیں اور وہاں پر چار جو لگایا جا سکتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

کچھ نہیں ہو سکتا اور اندر داخل ہونے کے تمام راستے بند ہیں۔“ کہا۔

عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ یہ نقشہ ہمارے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔“ جو لیا نے کہا۔

”ہاں بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے۔“ — عمران نے جواب دیا اور نقشے والے کاغذ ایک طرف رکھ کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

”تم فی الحال آرام کرو۔ جب تم ٹھیک ہو جاؤ گے پھر دیکھ لیں گے۔“ جو لیا نے کہا اور انہوں کھڑی ہوئی۔

”یہ نقشہ اور ٹرانسیمیٹر یہاں چھوڑ جاؤ۔“ — عمران نے کہا اور جو لیا نے اثبات میں سرہلا دیا اور چند لمحوں بعد کمرہ خالی ہو گیا۔ عمران آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا لیکن اس کے ذہن پر کپیکیس کا نقشہ موجود تھا۔ وہ کوئی ایسا پوائنٹ سوچنا چاہتا تھا جس کی مدد سے وہ حصی طور پر اس کپیکیس کو لائگ بڑھ کی تیاری سے قبل تباہ کر سکتا لیکن کوئی پوائنٹ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ وہ مسلسل آنکھیں بند کئے اس بارے میں سوچ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ ایک نر نس باتھ میں ٹرے اٹھائے اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔ یہ وہ نر نہیں تھی جو پہلے ڈاکٹر کے ساتھ آئی تھی۔

”انجکشن لگانا ہے جناب۔“ — نر نے قریب آ کر ٹرے کو میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

”اس میں وہ مخصوص نشانات موجود ہیں کہ جب کپیکیس کو سیلڈ کیا جائے گا تو کیا کیا طریقہ اور کیا کیا میزیل استعمال کیا جائے گا۔“ عمران نے جواب دیا اور جو لیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”میرا خیال ہے عمران صاحب کہ آپ ہمیں اجازت دیں تو پیشے وے پر کوشش کرو یکھیں۔“ — کیپشن شکلیں نے کہا۔

”کوشش کرنا فضول ہے کیپشن شکلیں۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم کوششیں کرتے رہیں۔ ایک ایک لمحہ جو گزر رہا ہے وہ پاکیشیا کے خلاف جا رہا ہے۔ لامحالہ بات ہے کہ انہیں معلوم ہے کہ ہم اس کپیکیس کو تباہ کرنے کے لئے یہاں پہنچے ہوئے ہیں اس لئے ان کی حتی الوسع یہی کوشش ہو گی کہ وہ ہماری کسی کارروائی یا کوشش سے پہلے پہلے اس لائگ بڑھ کو تیار کر کے اس قابل بنا دیں کہ یہ اور کچھ نہیں تو کم از کم پاکیشیا کے ایسی مراکز کو تباہ کر سے۔“ اس لئے وہاں یقیناً دن رات کام ہو رہا ہو گا۔“ عمران نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”تو پھر کوئی طریقہ سوچو۔ پہلے تو تم یہاں ٹریاں ایک فون کر کے تباہ کر دیا کرتے تھے۔ اس بار تمہیں کیا ہو گیا ہے۔“ — جو لیا نے بھنائے ہوئے لمحے میں کہا۔

”اب وہ لوگ پہلے سے چوکنا ہیں۔ ٹرانسیمیٹر اور فون کا لاز کا تعلق براہ راست صرف ڈاکٹر ہارنگ تک رکھا گیا ہے۔ میں مشینفری سے اسے لٹکھی نہیں کیا گیا تھا اس لئے اس پار تو اندر داخل ہوئے بغیر

Scanned & PDF Copy by RFI

عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

”کپلیکس کو بے ہوشی کا انجشن۔ لیا مطلب۔ لیا تمہارے ذہن پر تو اثرات نہیں ہو گئے“۔۔۔ جولیا نے خیرت بھرے لبھے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”تمہاری موجودگی میں بیچارے ذہن کا کیا کام۔ وہ تو رعب حسن سے ہی ماوف ہو جاتا ہے“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بکواس مت کرو۔ یہدھی طرح بتاؤ کیا بات ہے۔ کس انجشن کی بات کر رہے ہو تم“۔۔۔ جولیا نے کاٹ کھانے والے لبھے میں کہا۔

”ابھی ایک نر نے آکر مجھے انجشن لگایا ہے تو میرے ذہن میں اچانک خیال آیا کہ اس کپلیکس کے ساتھ بھی تو یہ کام کیا جا سکتا ہے“۔ عمران نے کہا۔

”وہ کس طرح۔ کسی عمارت یا کسی کپلیکس کو کیسے انجشن لگایا جا سکتا ہے“۔۔۔ تمہارا دماغ واقعی خراب ہو گیا ہے۔ تم اتنا زور مت دو اپنے دماغ پر“۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چیاتے ہوئے کہا۔

”یہ دیکھو نقش۔ اس میں یہ نشانات کپلیکس میں تازہ ہوا کے داخلے کو ظاہر کر رہے ہیں۔ اگر ان سوراخوں کے ذریعے بے ہوش کر دینے والی انتہائی طاقتور گیس کپلیکس کے اندر انجیکٹ کر دی جائے تو لا محالہ وہاں کام کرنے والے سب افراد بے ہوش ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ہم اطمینان سے کسی بھی جگہ کو تؤذ کر اندر داخل ہو سکتے ہیں“۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

”لیں سڑ“۔۔۔ عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا اور نرس نے انجشن تیار کیا اور انجشن لگانے میں مصروف ہو گئی۔ جب نرس انجشن لگا کر اور چارٹ میں اس کا اندر اراج کر کے واپس چلی گئی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں اچانک ایک اچھومتا خیال آگیا تھا۔ اس نے جلدی سے آنکھیں کھولیں اور ساتھ پڑا ہوا نقشہ اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ چند لمحوں تک نقشے کو غور سے دیکھنے کے بعد اس کے لبوں پر مسکراہٹ ریگ گئی۔

”اس کپلیکس کو بھی انجشن لگانا پڑے گا۔ دیری گذ“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی گھنٹی پر ہاتھ مارا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

”لیں سر“۔۔۔ نوجوان جس نے ہسپتال کے طازموں جیسا کوٹ پہننا ہوا تھا، اندر داخل ہو کر کہا۔

”میری ساتھی ہیں مس جولیا۔ انہیں بلا لاؤ“۔۔۔ عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیں سر“۔۔۔ اس نوجوان نے جواب دیا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور جولیا اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر فکر مندی کے تاثرات نمایاں تھے۔

”کیا ہوا۔ خیرت“۔۔۔ جولیا نے قدرے متکر سے لبھے میں کہا۔ ”جولیا۔ کیا تم اس کپلیکس کو بے ہوشی کا انجشن لگا سکتی ہو“۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"اوہ۔ واقعی۔ لیکن یہ تازہ ہوا حاصل کرنے والے راستے کماں ہوں گے اور وہ ظاہر ہے ویسے ہی زمین پر تو نہ بننے ہوئے ہوں گے۔ انہیں خیریہ رکھنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے ہوں گے۔" جو لیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں تو تلاش کرتا ہے۔ یہاں نشانات موجود ہیں۔ تم ایسا کرو صلاح سے کہہ کر اس سارے علاقے کا تفصیلی نقشہ منگوالو۔ اس سے کم از کم حتی طور پر اس سپاٹ کا علم ہو جائے گا۔ وہاں پہنچنے کے بعد انہیں آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے۔" — عمران نے کہا تو جو لیا نے اثبات میں سرپلا دیا۔

"گذ۔ یہ واقعی قابل عمل طریقہ ہے۔ میں ابھی منگواتی ہوں نقشہ۔" جو لیا نے کہا اور انھوں کرتیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی اور عمران نے پے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ بظاہر یہ آسان لگ رہا ہے لیکن درحقیقت یہ انتہائی مشکل اور جان جو کھوں کا کام ہو گا کیونکہ یہی اس کمپلیکس کا سب سے کمزور پوائنٹ ہے اس لئے لامجالہ اسے ہر لمحاظ سے کور کرنے کی کوشش کی گئی ہو گی لیکن اسے یقین تھا کہ اگر اس پوائنٹ پر کوشش کی جائے تو بہر حال اسے ٹریس کیا جا سکتا ہے۔

ٹیلی فون کی سمجھنی بجھتے ہی کرٹل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔ "لیں" — کرٹل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں کہا۔ وہ اس وقت اپنے ہیڈ کوارٹر میں اپنے آفس میں موجود تھا۔ کیپشن رینڈل اور اس کے گروپ کو اس نے ڈومیری کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش کے لئے بھیجا ہوا تھا مگر جب بھی عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچیں وہ اسے اطلاع دے سکے۔ کرٹل ڈیوڈ کی عادت تھی کہ ایسے معاملات میں وہ ہمیشہ سائیڈ پر رہا کرتا تھا کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے وہ چیف تھا اور چیف کا کام حکم دینا ہوتا ہے، خود بندوق اٹھا کر مقابلہ کرنا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اس سینڈ فارم سے واپسی پر خود سیدھا اپنے ہیڈ کوارٹر آگیا تھا جبکہ کیپشن رینڈل اور اس کے گروپ کو اس نے ڈومیری کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش کے لئے بھجوایا تھا اور کیپشن رینڈل کو کہہ دیا تھا کہ وہ جیسے ہی اسے تلاش کر لینے میں کامیابی ہو جائے تو وہاں کی صورت حال کے

کما۔

”سر میں نے ارد گرد کے لوگوں سے پوچھ کچھ کی ہے۔ ایک چوکیدار نے بتایا کہ یہاں فلسطینی گروپس کی چار گاڑیاں آئی تھیں اور ان لوگوں نے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے بم پھینکے اور پھر وہ سب اندر داخل ہو گئے۔ ان کے ساتھ ایک غیر ملکی عورت بھی تھی اس کے بعد وہ عورت اور سارے فلسطینی بھی واپس چلے گئے اور انہیں گئے ہوئے تقریباً دو گھنٹے ہو چکے ہیں۔“ — کیپشن رینڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”غیر ملکی عورت سے کیا مطلب۔ کون غیر ملکی عورت؟“ — کرٹل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں کہا۔

”یہ عمران کی ساتھی عورت بھی تو ہو سکتی ہے۔ جو سوئس نڑاو ہے۔ وہ یقیناً ڈومیری کے ہاتھ نہ آئی ہو گی اور پھر اس نے فلسطینی گروپس کی حمایت حاصل کر کے یہاں چھاپہ مارا ہو گا اور ان سب کو ہلاک کر کے اپنے ساتھیوں کو چھڑا کر لے گئی ہو گی۔“ — کیپشن رینڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس سے ان گاڑیوں کی تفصیل پوچھی تم نے؟“ — کرٹل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیں سر۔ لیکن سوائے ایک گاڑی کے وہ کسی اور گاڑی کی کوئی تفصیل نہیں بتا سکا کیونکہ گاڑی پر کوئی نمبر پلیٹ یا مخصوص نشان بھی موجود نہ تھا البتہ ایک گاڑی کے عقبی شیشے پر ایک نشان اس نے

پارے میں اسے مطلع کرے ہاکہ وہ اسے مزید ہدایات دے سکے۔ لیکن کیپشن رینڈل کو گئے ہوئے چھ سات گھنٹے ہو گئے تھے اور ابھی تک اس کی طرف سے فون کال نہ آئی تھی۔ اس لئے فون کی گھنٹی بجتے ہی ”

”کیپشن رینڈل بول رہا ہو سر۔“ — کیپشن رینڈل کی تیز آواز سنائی

دی۔

”لیں۔ کیا رپورٹ ہے؟“ — کرٹل ڈیوڈ نے کہا۔

”جناب۔ ہم نے بڑی زبردست تگ و دو کے بعد ان کا ہیڈ کوارٹر ٹلاش توکر لیا ہے لیکن یہاں ہیڈ کوارٹر میں تو ہر طرف لاشیں بکھری ہوئی پڑی ہیں۔ ان سب کو گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ یہاں ڈومیری کی لاش بھی موجود ہے اور اس کی لاش دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اس پر انتہائی سخت تشدید کیا گیا ہے۔“ — کیپشن رینڈل نے کہا تو کرٹل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا مطلب۔ وہ زخمی بھی تھے اور قیدی بھی تھے پھر بھی انہوں نے سب کچھ کر لیا۔“ — کرٹل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”میں نے اس پواسٹ پر بھی غور کیا ہے جناب۔“ — کیپشن رینڈل نے کہا۔

”تم بس غور ہی کرتے رہا کرو نا اس۔ تم ہو ہی منحوس قدم۔ جمال جاتے ہو وہاں پہلے سے سب کچھ ہوا پڑا ہوتا ہے۔ بولو۔ کیا غور کیا ہے تم نے۔ بولو۔“ — کرٹل ڈیوڈ نے ایک بار پھر غصے سے چیختے ہوئے

”لیں سر“—— دوسری طرف سے اس کے لئے اسے کی آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر پالمر کو ڈیس کرو کر دہ کماں ہے۔ اس سے فوراً میری بات کراو۔ جلدی فوراً“—— کرنل ڈیوڈ نے پیختہ اونے کما اور دیگر کریڈل پر رکھ دیا۔

”تو ڈومیری ختم ہو گئی۔ ہونہ۔ کرنل ڈیوڈ کے مقابلے پر آلی تھی ٹانس۔ لیکن اس کے پاس ایسی کیا چیز تھی جس کے لئے اس پر شد، کیا گیا ہو گا“—— کرنل ڈیوڈ نے بڑھاتے ہوئے کما اور دوسرے لمحے اس کے ذہن میں بجلی کے کوندے کی طرح ایک دیال آیا تھا، چونکہ پڑا۔ اسے خیال آیا تھا کہ مادام ڈومیری نے بتایا تھا کہ اس کے پاس کپیکیس کا نقشہ تھا اور اس نقشے کی مدد سے اس نے سید قارم کا سراغ لگایا تھا اور یہ بات بھی اسے معلوم تھی کہ یہی دیج ہن سے عمران ان کے درمیان ہونے والی تمام گفتگوں سے رہا تھا اس لئے اسے یقین ہو گیا تھا کہ عمران نے اس نقشے کے حصول کے لئے ڈومیری کو تشدید کرایا ہو گا۔ بہر حال اب اسے یقین آگیا تھا کہ عمران وہ نقشے لے اڑا ہے۔ اسی لمحے فون کی گفتگو نے اسی تکنیکی تکمیل ڈیوڈ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں“—— کرنل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں کما۔

”سر ڈاکٹر پالمر اپنی رہائش گاہ پر موجود ہیں۔ وہ سورہ ہے تھے۔ اسیں بڑی مشکل سے جگایا گیا ہے اس لئے کال ملانے میں دیر ہو گئی“۔

دیکھا۔ اس نشان کی جو تفصیل اس نے بتائی ہے اس کے مطابق یہ نشان قل ابیب کے نواح میں ایک پرائیویٹ بڑے ہسپتال کا مخصوص نشان ہے۔—— کیپشن رینڈل نے جواب دیا۔

”کس ہسپتال کا۔ اوہ۔ اوہ۔ اس نے صحیح نشان دیکھا ہے۔ یہ لوگ زخمی تھے لاحالہ وہ کسی ہسپتال میں ہی ہوں گے۔ کس ہسپتال کا نشان“۔ کرنل ڈیوڈ نے طلق کے بل چینتے ہوئے کہا۔ ”پالمر ہسپتال کا نشان ہے۔ ڈاکٹر پالمر کے مشہور ہسپتال کا نشان“۔ کیپشن رینڈل نے جواب دیا۔

”پالمر ہسپتال۔ لیکن وہ تو یہودیوں کا خصوصی ہسپتال ہے اور اعلیٰ طبقے کے لئے بنایا گیا ہے۔ وہاں کسی مقامی یا غیر ملکی کے داخل ہونے کا کیا تعلق۔ میں ڈاکٹر پالمر کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ وہ انتہائی متعصب نظریات کا آدمی ہے۔ وہ کسی فلسطینی کو تو ہسپتال کے قریب سے بھی گزرنے نہیں دیتا“۔—— کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”نشان تو یہی بتایا گیا ہے سر۔ ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں خفیہ طور پر داخل ہوں اور ڈاکٹر پالمر کو سرے سے ان کے بارے میں علم ہی نہ ہو“۔—— کیپشن رینڈل نے جواب دیا۔

”ہا۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم اپنے گروپ سمیت وہاں پہنچو۔ میں بھی وہیں چکنچ رہا ہوں“۔—— کرنل ڈیوڈ نے کما اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل پر ہاتھ رکھا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے فون کے نیچے لگا ہوا ہن پر لیں کر دیا۔

کہا۔

”کیا آپ نے کوئی ڈراؤن اخواب تو نہیں دیکھ لیا کہ کل ڈیوڈ۔ میرے ہسپتال میں علاج کے لئے تو لوگ اسرائیل کے صدر اور پر ائمہ نظر سے سفارشیں کرتے ہیں لیکن انہیں داخلہ نہیں ملتا اور آپ کر رہے ہیں کہ وہاں پاکیشیائی ایجنسٹ داخل ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ آپ کو جس نے بھی یہ اطلاع دی ہے وہ سرا ارحم قائدی ہے۔ آپ اطمینان سے سو جائیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔“ — ڈاکٹر پالر کا لمحے انتہائی تلنخ ہو گیا تھا۔

”ڈاکٹر پالر ہمارے پاس اس کے حقیقی ہوت موجود ہیں۔ آپ کے ہسپتال کی گاڑی اس میں استعمال ہوئی ہے اور یہ سن لیں کہ اب اگر آپ نے وہاں پہنچنے میں کسی بھگک کا مظاہرہ لیا تو آپ کے ہاتھوں میں ہشکڑیاں بھی ڈالی جا سکتی ہیں اس لئے فوراً ہسپتال پہنچیں۔ ابھی اور اسی وقت۔ یہ قوی سلامتی کا معاملہ ہے۔“ — کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چینختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بغیر دوسری طرف سے کوئی جواب نہ رسیور کریڈل پر پہنچا اور تیزی سے پیروني دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”ناشنس۔ نجانے یہ اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے۔“ — کرنل ڈیوڈ غصے کے ساتھ مسلسل بڑبردا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے شر کے نواح میں واقع مشہور زمانہ پالر ہسپتال کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ ہسپتال کے وسیع و عریض کمپاؤنڈ میں داخل ہو

دوسری طرف سے پی اے نے معدورت خواہانہ لمحے میں کہا۔

”بات کراؤ ناٹش۔ تم نے اپنی بکواس شروع کر دی ہے۔“ — کرنل ڈیوڈ نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیں سر۔“ — پی اے نے جلدی سے کہا۔ ”ہیلو۔ ڈاکٹر پالر بول رہا ہوں۔“ — چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لمحہ بیجد جھلایا ہوا تھا۔

”کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو۔“ — کرنل ڈیوڈ نے سرد لمحے میں کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ آپ کی کال ہے۔ فرمائیے اس وقت اتنی رات گئے آپ نے کیوں کال کی ہے۔“ — ڈاکٹر پالر نے اور زیادہ جھلانے ہوئے لمحے میں کہا کیونکہ وہ اسرائیل کا سب سے مشہور ڈاکٹر تھا اور اسے صدر اور وزیر اعظم کا ذاتی معالج ہونے کا بھی اعزاز حاصل تھا۔

”ڈاکٹر پالر۔ اسرائیل کے دشمن پاکیشیائی ایجنسٹ جو اسرائیل کا ایک انتہائی اہم ترین پلان تباہ کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں جی پی فائیو سے مقابلے میں شدید زخمی ہو گئے لیکن اس زخمی حالت میں بھی وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے کیونکہ انہیں ایک مقامی فلسطینی گروپ کی حمایت حاصل تھی۔ اب مجھے مصدقہ اطلاع ملی ہے کہ ان کا علاج آپ کے ہسپتال میں کیا جا رہا ہے۔ میں جی پی فائیو کے عملے کے ساتھ خود پہنچ رہا ہوں۔ آپ بھی فوراً پہنچ جائیں۔“ — کرنل ڈیوڈ نے ڈاکٹر پالر کی جھلائی کو نظر انداز کرتے ہوئے انتہائی سرد لمحے میں

میک اپ میں ہوں گے"۔۔۔ کیپشن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔۔۔ مگر یہاں ہر مریض کا میک اپ تو چیک نہیں کیا جا سکتا"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ڈاکٹر پالمر کی طرف مڑ گیا جو ہونٹ پھینکنے خاموش کھڑا تھا۔

"ڈاکٹر پالمر۔۔۔ آپ کے شاف میں کتنے ڈاکٹر فلسطینی ہیں"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تھکمانہ لبھے میں کہا۔

"ایک بھی نہیں"۔۔۔ ڈاکٹر پالمر نے سپاٹ لبھے میں جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ چونک پڑا۔

"اور دیگر شاف میں"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"یہاں چوکیدار تک بھی فلسطینی نہیں ہے۔۔۔ سارے اسرائیل کو معلوم ہے کہ ڈاکٹر پالمر فلسطینیوں سے کس قدر نفرت کرتا ہے۔۔۔ ان فلسطینیوں نے میرے چھوٹ سے بچوں کو ہلاک کر دیا تھا۔۔۔ تب سے میں کسی مرنے والے فلسطینی کا علاج تو ایک طرف میں اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کا بھی روادر نہیں ہوں اور تم کہہ رہے ہو کہ میرے ہسپتال میں پاکیشیائی ایجنسیوں کا علاج ہو رہا ہے"۔۔۔ ڈاکٹر پالمر نے غصیلے لبھے میں کہا۔

"پھر تمہارے ہسپتال کی گاڑی فلسطینی گروپ کے ہاتھ کیسے لگ گئی"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ایسا ہونا بھی ممکن نہیں ہے۔۔۔ فلسطینیوں کا تو سایہ تک ہسپتال کی

کرجب اس کی کار ہسپتال کے میں گیٹ پر پھینک کر رکی تو کرنل ڈیوڈ تیزی سے بیچے اترा۔۔۔ وہاں جی پی فائیو کی چھ کاریں پہلے سے موجود تھیں۔۔۔ اسی لمحے ایک سرخ رنگ کی بڑی سی کار بھی تیزی سے کمپاؤنڈ میں داخل ہو کر میں گیٹ کے سامنے پھینک کر رکی اور اس میں سے ایک لبے قد لیکن چھریرے جسم کا ادھیر عمر آدمی نس کے جسم پر نائٹ سوت تھا باہر نکل آیا۔۔۔ یہ ڈاکٹر پالمر تھا اسرائیل کا معروف ڈاکٹر۔۔۔ اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔۔۔ چہرے پر بھی غمیض و غصب کے تاثرات نمایاں تھے۔۔۔ کرنل ڈیوڈ اسے ذاتی طور پر جانتا تھا اور ڈاکٹر پالمر بھی کرنل ڈیوڈ سے واقف تھا۔

"کہاں ہیں وہ پاکیشیائی ایجنس۔۔۔ چلیں دکھائیں مجھے کہاں ہیں وہ"۔۔۔ ڈاکٹر پالمر نے کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی غصیلے لبھے میں کہا۔

"کیپشن رینڈل"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ڈاکٹر پالمر کی طرف توجہ دیئے کی وجاء میں گیٹ سے نکل کر اپنی طرف بڑھتے ہوئے کیپشن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیں کرنل"۔۔۔ کیپشن رینڈل نے قریب آ کر باقاعدہ سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"پورا ہسپتال چیک کرو اور خاص طور پر تھہ خانے۔۔۔ اور وہ گاڑی بھی جو چیک کی گئی ہے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیں سر۔۔۔ میرے آدمی چیک کر رہے ہیں لیکن سر۔۔۔ وہ اوگ ڈے

گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اسے یقین تھا کہ اس چوکیدار کی رپورٹ غلط نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ایک بار پسلے بھی اس طرح کے مشن کے دوران عمران اور اس کے ساتھیوں کا علاج اسی طرح ہسپتال میں ہوتا رہا تھا اور اس کے چھاپے مارنے پر وہ لوگ خفیہ راستوں سے نکل گئے تھے۔ اس لئے اس نے خود ہی تمام مریضوں کو چیک کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو میک اپ کے باوجود چیک کر لے گا۔ ہسپتال کافی بڑا تھا اس لئے کرنل ڈیوڈ کو تمام ہسپتال کا راؤنڈ کرنے میں دو گھنٹے سے بھی زیادہ لگ گئے تھے لیکن اسے ایک بھی مریض ایسا نہ نظر آیا تھا جس پر وہ شک کر سکتا۔ مسلسل چلنے کی وجہ سے وہ خاصا تھک گیا تھا اور اب اسے اس چوکیدار پر غصہ بھی آ رہا تھا کہ اچانک ایک کمرے میں نکلتے ہوئے اس نے ایک دارڈ بوائے کو ایک سڑپچر لے جاتے ہوئے دیکھا۔ سڑپچر پر کوئی مریض تھا اور اس پر کپڑا ڈالا گیا تھا۔

”رُک جاؤ۔“ — کرنل ڈیوڈ نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی کیپشن رینڈل اور اس کے دو مسلح آدمی بھی تیزی سے سڑپچر کی طرف بڑھ گئے۔

”جی صاحب۔“ — دارڈ بوائے نے حیران ہو کر کہا۔ اس نے سڑپچر روک لیا تھا۔ کرنل ڈیوڈ نے اس پر موجود کپڑا انھیا تا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ سڑپچر کسی انسان کی بجائے ادویات کے ڈبے لدے ہوئے تھے۔

کسی چیز پر نہیں پڑتا۔ گاڑی وہ کیسے استعمال کر سکتے ہیں؟“ — ڈاکٹر پالمر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں جناب۔ پورے ہسپتال میں مجھے کوئی فلسطینی نہاد نظر نہیں آیا۔“ — کیپشن رینڈل نے کہا۔

”تو پھر تمہاری اطلاع غلط ہے۔ خود ہی تم نے رپورٹ دی ہے کہ پالمر ہسپتال کی گاڑی استعمال کی گئی ہے اور اب خود ہی ڈاکٹر پالمر کی حمایت کر رہے ہو۔“ — کرنل ڈیوڈ نے غصے سے پیختے ہوئے کہا۔ وہ کیپشن رینڈل پر الٹ پڑا۔

”جناب وہ لوگ مقامی میک اپ میں ہی ہوں گے۔“ — کیپشن رینڈل نے کہا۔

”نہیں۔ ایسا بھی ممکن نہیں ہے۔ یہاں تمام مریضوں کے باقاعدہ چارٹ موجود ہیں جن پر ان کی خاندانی، ہمسڑی تک موجود ہوتی ہے تاکہ ان کا صحیح اور درست علاج کیا جاسکے۔“ — ڈاکٹر پالمر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”ہسپتال میں کتنے تھے خانے ہیں؟“ — کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

”وس بارہ تو ہوں گے۔ ان میں خصوصی ادویات ہیں اور دیگر آلات کے سور ہیں۔ ان میں مریضوں کا علاج نہیں ہوتا۔“ — ڈاکٹر پالمر نے جواب دیا۔

”آپ اپنے آفس چلیں۔ میں راؤنڈ لگا کر آپ کے آفس میں آتا ہوں۔“ — کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا ہسپتال کے میں

میں گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہسپتال کی عقبی سمت میں واقع گلی میں پہنچ گئے۔ یہ خاصی بڑی لگی تھی۔ وہاں واقعی ہسپتال کی ایک عام سی گاڑی موجود تھی جس کے عقبی شیشے پر پالمر ہسپتال کا ایک بڑا سامنہ لگا ہوا تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ جناب۔ یہی گاڑی تھی۔ یہی گاڑی تھی۔ اسی گاڑی کے پارے میں چوکیدار نے بتایا تھا۔“— کیپشن رینڈل نے اس گاڑی کو دیکھتے ہی چیختے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ یہ گاڑی یہاں دیکھ کر کہہ رہے ہو یا کوئی اور نشان نظر آگیا ہے۔“— کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”جناب۔ اس چوکیدار نے بتایا تھا کہ اس گاڑی کا عقبی بپر آدھے سے زیادہ نوتا ہوا ہے۔ جس سے وہ کافی بد نہما لگتی تھی۔ لیکن میں نے اس بات کی پروان نہ کی کیونکہ یہ کوئی خاص نشانی نہ تھی لیکن اب گاڑی کو دیکھ کر مجھے یقین آگیا ہے کہ یہ وہی گاڑی ہے۔ دیکھیں اس کا عقبی بپر بھی آدھے سے زیادہ نوتا ہوا ہے۔“— کیپشن رینڈل نے کہا۔

”گاڑی کو اندر سے چیک کرو اور خیال رکھنا اس کے اندر کوئی بم دغیرہ نہ ہو۔“— کرنل ڈیوڈ نے دور رکتے ہوئے کہا تو کیپشن رینڈل نے بھی اپنے آدمیوں کو چیک کرنے کے لئے کہہ دیا اور خود بھی وہ کرنل ڈیوڈ کے ساتھ ہی رک گیا۔ دو آدمی گاڑی کے اندر رکھ گئے اور پھر ان میں سے ایک باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا کارڈ

”یہ کیا ہے۔ یہ ادویات کے ڈبے سڑپچر پر کیوں لاد کر لے جا رہے ہو اور ان پر تم نے کپڑا کیوں ڈال رکھا ہے۔“— کرنل ڈیوڈ نے قدرے کھسیانہ ہو کر کہا۔

”خود ڈاکٹر صاحب کا حکم ہے کہ تمام ادویات اسی طرح ہسپتال میں لے آئی جائیں ورنہ دوسرا ریڑھیوں کی وجہ سے شور پیدا ہو سکتا ہے۔“— وارڈ بوائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہ۔ تھیک ہے۔ لے جاؤ۔“— کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور وارڈ بوائے سر بلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

”کیپشن رینڈل۔ اب ڈاکٹر پالمر نے قیامت برپا کر دیئی ہے اور یہ قیامت اب تمہیں بھلتنا ہو گی۔“— کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ کیپشن رینڈل اس کی بات کا کوئی جواب دیتا کیپشن رینڈل کا ایک ماتحت تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا ان کی طرف آیا۔

”سر ہسپتال کی ایک گاڑی عقبی سمت میں موجود ہے۔ اسے یقیناً علیحدہ چھپا کر کھڑا کیا گیا ہے۔“— اس آدمی نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اور کیپشن رینڈل دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

”کہاں ہے وہ گاڑی۔ کہاں ہے۔“— کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ ”ہسپتال کے عقبی سمت موجود ہے سر۔ بندگی ہے وہ۔“— اس آدمی نے جواب دیا۔

”چلو دکھاؤ۔ چلو۔“— کرنل ڈیوڈ نے پر جوش لجھے میں کہا اور پھر وہ سب تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے اس آدمی کے چیچے چلتے ہوئے

بیٹھا ہوا تھا۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اس نے سر اٹھایا تو اس کے چہرے پر انتہائی بیزاری اور شدید غصے کے تاثرات نمایاں تھے لیکن اس کے ہونٹ بھینچنے ہوئے تھے جیسے اس نے کبھی نہ بولنے کی قسم کھا رکھی ہو۔

”آپ کے شاف میں لکنے ڈاکٹر ہیں۔“— کرنل ڈیوڈ نے میز کی سائیڈ میں ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ کیپشن رینڈل اور دو مسلح سپاہی ایک طرف موجودانہ انداز میں کھڑے ہو گئے تھے۔

”کیا یہ آپ کے ساتھ ہیں۔“— ڈاکٹر پالمر نے ان دو سپاہیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ کیوں۔“— کرنل ڈیوڈ نے حیران ہو کر کہا۔

”تو میں ڈاکٹر پالمر مجرم ہوں۔ ملک و قوم کا ندار ہوں جو تم نے یہ دو مسلح آدمی میرے سر پر چڑھا کر کھڑے کر رکھے ہیں۔“ ڈاکٹر پالمر نے اچانک پھٹ پڑنے والے لبجے میں کہا۔

”تم دونوں باہر جاؤ اور کیپشن رینڈل تم بیٹھ جاؤ۔“— کرنل ڈیوڈ نے دونوں مسلح افراد سے اور کیپشن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا تو دونوں مسلح سپاہی تیزی سے مڑے اور دفتر سے باہر نکل گئے جبکہ کیپشن رینڈل خاموشی سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

”ڈاکٹر پالمر۔ میں آپ کو ایک بار پھر بتا دوں کہ ہم اس وقت انتہائی اہم قومی سلامتی کے معاملے میں انکو اڑی کر رہے ہیں۔ یہ ایسا معاملہ ہے جس پر نہ صرف اسرائیل بلکہ پوری یہودی دنیا کا مستقبل دا۔“ پر لگا

”یہ کارڈ ڈرائیور گ سیٹ کے نیچے پڑا ہوا تھا۔ اندر کی طرف گھسا ہوا۔ باہر سے نظر نہ آیا تھا لیکن اندر ہاتھ ڈالنے سے یہ ملا ہے۔“— اس آدمی نے واپس آکر کارڈ کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے اس کے ہاتھ سے کارڈ لے لیا۔ کارڈ پر ڈاکٹر گراہم کا نام لکھا ہوا تھا اور نیچے کسی کے دستخط اور ایک فون نمبر موجود تھا۔ کارڈ کے ایک کونے پر سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا دائرہ بنا ہوا تھا۔

”یہ۔ یہ کارڈ تو ریڈ ہاک والوں کا ہے جناب۔ یہ دائرہ ان کی خاص نشانی ہے۔“— کیپشن رینڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ ڈاکٹر گراہم کون ہے۔“— کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا کیونکہ اس نشانی کے پارے میں وہ بھی جانتا تھا۔

”یہ تو ہسپتال سے معلوم کرنا ہو گا۔“— کیپشن رینڈل نے کہا اور کرنل ڈیوڈ سر ہلا تا ہوا مڑا اور تیزی سے اس گلی کے پیروںی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ کیپشن رینڈل اس کے پیچے تھا البتہ اس نے اپنے ایک آدمی کو وہیں رہنے کی ہدایت کی تھی۔ کرنل ڈیوڈ چکر کاٹ کر ہسپتال کے میں گیٹ پر واپس پہنچا اور پھر تیزی سے دروازہ کھول کر اندر داخل وہ گیا۔ کیپشن رینڈل اور دو مسلح آدمی اس کے ساتھ تھے۔ چند لمحوں بعد وہ ڈاکٹر پالمر کے انتہائی شاندار انداز میں بجے ہوئے آفس میں داخل ہو گئے۔ ڈاکٹر پالمر اپنی مخصوص کرسی پر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے

جھپٹتا ہے۔ ڈاکٹر پالمر چیختا چلا آتا رہ کیا لیکن کیپن رینڈل نے اتنا سی جسے ہوا ہے۔ ڈنیا کے اتنا سی خطرناک سیکرٹ ایجنت جن کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور جن کا لیڈر علی عمران ہے اس وقت تل ابیب میں موجود ہیں۔

ماہر انداز میں اس کے دونوں ہاتھ سعقب میں کر کے اس کی گلائیوں میں ٹکپ ہتھکڑی ڈال دی اور پھر اسے دھکیلنا ہوا بیرونی دروازے کی طرف لے جانے لگا۔

”رک جاؤ۔ فی الحال اتنا کافی ہے۔ بخادو اسے کرسی پر“۔ کرغل ڈیوڈ نے کہا تو کیپن رینڈل نے دھکا دے کر ڈاکٹر پالمر کو ایک سائیڈ پر موجود کرسی پر بخادیا۔

”تمہیں اس کے لئے بھگتنا ہو گا۔ تمہیں اس کے لئے بھگتنا ہو گا“۔ ڈاکٹر پالمر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”کیپن رینڈل ریو والو۔ نکالو اور ڈاکٹر پالمر کو گولی مار دو“۔ کرغل ڈیوڈ نے اور زیادہ غصیلے لمحے میں کہا۔

”لیں کرغل“۔ کیپن رینڈل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھلی کی سی تیزی سے ریو الور نکالا اور اس کی نال ڈاکٹر پالمر کی کپٹی پر لگادی۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ“۔ ڈاکٹر پالمر کا چڑہ یکنہت زرد پر گیا تو کرغل ڈیوڈ نے ہاتھ اٹھا کر کیپن رینڈل کو روک دیا اور کیپن رینڈل نے خاموشی سے ریو الور والا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔ اب اتنی بات تودہ بھی سمجھتا تھا کہ کہ کرغل ڈیوڈ اس ڈاکٹر پالمر پر رعب ڈالنے کے لئے ایسا کہہ رہا ہے ورنہ اتنے بڑے آدمی کو اس طرح گولی تو بہر حال نہیں ماری جا سکتی۔ اس لئے اس نے بھی صرف رینڈل اس طرح ڈاکٹر پالمر پر جھپٹ پڑا جیسے بھوکا عقاب اپنے شکار پر

ہوا ہے۔ ڈنیا کے اتنا سی خطرناک سیکرٹ ایجنت جن کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور جن کا لیڈر علی عمران ہے اس وقت تل ابیب میں موجود ہیں۔ ان کی حمایت فلسطینی خفیہ گروپ کر رہے ہیں۔ جی پی فائیو ان کو ٹریس کر رہی ہے اور آپ مسلسل ایسے لمحے میں مجھ سے بات کر رہے ہیں جیسے میں کرغل ڈیوڈ کی بجائے آپ کا چڑھا سی ہوں۔ آپ چونکہ ایک معزز آدمی ہیں اس لئے میں نے اب تک آپ کی یاتوں اور آپ کے لمحے کو برداشت کیا ہے لیکن اب یہ معاملہ میری برداشت سے باہر ہو چکا ہے۔ اگر آپ نے اس لمحے میں مجھ سے بات کی تو میں پورا ریو الور آپ کے سینے میں اتار سکتا ہوں“۔۔۔ کرغل ڈیوڈ نے پھاڑ کھانے والے لمحے میں کہا۔

”آپ مجھے دھمکیاں دے رہے ہیں۔ مجھے ڈاکٹر پالمر کو“۔ ڈاکٹر پالمر کرغل ڈیوڈ کی بات پر اور زیادہ اکھڑ گیا تھا۔

”کیپن رینڈل“۔۔۔ کرغل ڈیوڈ نے یکنہت چیخ کر کیپن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیں سر“۔۔۔ کیپن رینڈل نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر پالمر کو گرفتار کرلو۔ اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈالو اور اسے دھکنے دیتے ہوئے پورے ہسپتال میں گھماو ہاک۔ اس کا دماغ ٹھکانے پر آ جائے“۔۔۔ کرغل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا تو کیپن رینڈل اس طرح ڈاکٹر پالمر پر جھپٹ پڑا جیسے بھوکا عقاب اپنے شکار پر

”اب فرمائیے۔ آپ کیا پوچھ رہے تھے“۔ ڈاکٹر پالمر نے اپنی کری پر بیٹھتے ہوئے انتہائی نرم لمحے میں کہا۔ شاید اسے سمجھ آگئی تھی کہ اس وقت کرنل ڈیوڈ جیسے آدمی سے بگاڑنا اپنا ہی نقصان کرنا ہے۔ اس نے اسے اپنا ذہن شہنشاہ کر لیا تھا۔

”آپ کے شاف میں لئے ڈاکٹر ہیں۔ کیا ان کی کوئی لست ہے آپ کے پاس“۔ ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”ہاں“۔ ۔۔۔ ڈاکٹر پالمر نے جواب دیا اور میز کی دراز کھول کر اس نے ایک فائل نکالی اور اسے کھول کر کرنل ڈیوڈ کے سامنے رکھ دیا۔ کرنل ڈیوڈ نے فائل انھائی اور اس میں موجود کاغذ پر درج لست پڑھنا شروع کر دی اور پھر اس کی نظریں اس لست میں درج تیسرے نام پر جم گئیں۔ وہاں ڈاکٹر گراہم کا نام درج تھا۔

”ڈاکٹر گراہم کے ذمہ کیا ڈیوٹی ہے“۔ ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔ ”وہ ہسپتال کے انتظامی انچارج بھی ہیں اور نائب شفعت کے بھی۔ اس وقت بھی موجود ہیں۔ میرے دست راست ہیں وہ“۔ ۔۔۔ ڈاکٹر پالمر نے جواب دیا۔

”اُنہیں ذرا بلوائیے“۔ ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ڈاکٹر پالمر نے میز پر پڑے ہوئے اٹر کام کا رسیور انھیا اور دنبر پر لیں کروئیے۔

”ڈاکٹر گراہم۔ میرے آفس میں آجائیے“۔ ۔۔۔ ڈاکٹر پالمر نے کہا اور رسیور واپس رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک اویز عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ سر سے گنجاتھا اور آنکھوں پر موٹے شیشوں

ریوالور کی نال اس کی کپٹی پر رکھنے تک ہی اپنے آپ کو محدود رکھا تھا۔

”تم۔ تم بتاؤ۔ کیا واقعی مجھے گولی مار رہے تھے“۔ ۔۔۔ ڈاکٹر پالمر نے ایسے لمحے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اس کے ساتھ ایسا سلوک بھی ہو سکتا ہے۔

”ہاں۔ اور مجھے اس کی اجازت بھی ہے۔ میں کرنل ڈیوڈ ہوں۔ جی پی فائیو کا چیف اور تمہاری تو کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ میں تو تمہارے اس پورے ہسپتال کو میزانوں سے اڑا سکتا ہوں“۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑے فاخرانہ لمحے میں کہا تو ڈاکٹر پالمر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کا چہرہ واقعی خوف سے زرد پڑ گیا تھا۔

”آئی ایم سوری کرنل ڈیوڈ۔ واقعی میں غلطی پر تھا۔ مجھے آپ کے ساتھ اس طرح کی باتیں نہیں کرنی چاہئے تھیں بلکہ آپ کے ساتھ مکمل تعاون کرنا چاہئے تھا۔ آئی ایم سوری“۔ ۔۔۔ ڈاکٹر پالمر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کا چہرے یکخت چمک انھا۔

”کیپشن رینڈل۔ ہٹکڑی کھول دو۔ اب ڈاکٹر صاحب کو سمجھ آگئی ہے کہ جی پی فائیو کے ساتھ تعاون کرنا کس قدر ضروری ہوتا ہے۔“ کرنل ڈیوڈ نے فاخرانہ لمحے میں کہا تو کیپشن رینڈل نے جلدی سے آگے بڑھ کر ڈاکٹر پالمر کے ہاتھوں سے ہٹکڑی کھول دی۔

”شکریہ کرنل ڈیوڈ“۔ ۔۔۔ ڈاکٹر پالمر نے کہا اور انھوں کو واپس اپنی کی طرف بڑھ گیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

اچھل پڑا۔

”یہ۔ یہ۔“ ڈاکٹر پالمر نے شاید بے اختیار ہو کر ڈاکٹر گراہم کی صفائی دینے کی کوشش کی لیکن کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ انھا کر کر اسے مزید بات کرنے سے روک دیا۔

”میں خود بات کروں گا۔ آپ پلیز خاموش رہیں۔“ ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ڈاکٹر پالمر نے اثبات میں سر جلا دیا۔

”میرا کسی فلسطینی گروپ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے جناب۔“ آپ کیسی باشیں کر رہے ہیں۔“ ۔۔۔ ڈاکٹر گراہم نے غصیلے لمحے میں جواب دیا۔

”ڈاکٹر پالمر صاحب نے بتایا ہے کہ آپ یہاں کے انتظامی انجمن اچارج ہیں۔“ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”جی ہاں۔ انہوں نے درست بتایا ہے۔“ ۔۔۔ ڈاکٹر گراہم نے کہا۔

”ہسپتال کی گاڑیاں بھی آپ کے چارج میں ہے۔“ ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ ظاہر ہے۔“ ۔۔۔ ڈاکٹر گراہم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہسپتال کی عقبی گلی میں ایک گاڑی موجود ہے۔ کیا آپ نے اسے وہاں کھڑا کیا ہوا ہے۔“ ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ڈاکٹر گراہم بے اختیار چونک پڑا۔

”عقبی گلی میں گاڑی۔ کیا مطلب۔ وہاں کوئی گاڑی کیسے جائے

کی نظر کی عنینک موجود تھی۔ چہرے صبر سے وہ خاصا بار عرب آدمی لگ رہا تھا۔ اس نے حیرت بھری نظروں سے کرنل ڈیوڈ اور کیپٹن رینڈل کی طرف دیکھا۔

”آپ اس وقت اور اس نائٹ گاؤں میں۔ مجھے آپ کی آمد کی اطلاع تو ملی تھی لیکن میں ذرا مصروف تھا۔“ ۔۔۔ ڈاکٹر گراہم نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

”یہ جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ ہیں اور یہ ان کے نائب کیپٹن رینڈل ہیں۔ ان کی کال پر مجھے یہاں آنا پڑا ہے کیونکہ۔۔۔“ ڈاکٹر پالمر نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

”آپ پلیز خاموش رہیں۔ مجھے ڈاکٹر صاحب سے بات کرنے دیں۔“ کرنل ڈیوڈ نے ڈاکٹر پالمر کی بات کو درمیان سے کاٹتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر پالمر بے اختیار ہوت تکمیل کر خاموش ہو گیا۔ ڈاکٹر گراہم کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید وہ ڈاکٹر پالمر کی طبیعت سے بخوبی واقف تھا۔ اس نے کرنل ڈیوڈ کے اس طرح بات کرنے اور ڈاکٹر پالمر کے خاموش ہو جانے پر حیران ہو رہا تھا۔

”آپ تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر گراہم۔“ ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ڈاکٹر گراہم سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈاکٹر گراہم سامنے پڑی ہوئی کری پر بینہ گیا۔

”آپ کا فلسطینی خفیہ گروپ ریڈ ہاک سے کیا تعلق ہے۔“ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ڈاکٹر گراہم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر پالمر بھی بے اختیار

ڈاکٹر پالمر بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ڈاکٹر گراہم بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

”میں بھی چلتا ہوں آپ کے ساتھ۔“ ۔۔۔ ڈاکٹر پالمر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر چند لمحوں بعد وہ سب میں گیٹ سے نکل کر چکر کاٹتے ہوئے ایک بار پھر عقبی گلی میں پہنچ گئے لیکن وہاں پہنچنے ہی کرنل ڈیوڈ اور کیپین رینڈل بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ گلی خالی تھی۔ وہاں کوئی گاڑی موجود نہ تھی اور نہ ہی وہ آدمی نظر آ رہا تھا جسے کیپین رینڈل وہاں چھوڑ آیا تھا۔

”یہاں تو کوئی گاڑی نہیں ہے۔“ ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”جناب ہسپتال کی کسی گاڑی کا عقبی گلی میں ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔“ ۔۔۔ ڈاکٹر گراہم نے جواب دیا۔

”کیپین رینڈل گاڑی کہاں گئی۔“ ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لمحے میں کیپین رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے مسلسل خالی گلی کو دیکھ رہا تھا۔

”یہاں میں اپنا ایک آدمی چھوڑ گیا تھا۔ وہ بھی نظر نہیں آ رہا۔ میں دیکھتا ہوں۔“ ۔۔۔ کیپین رینڈل نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھا اور پھر گلی کے آخری سرے پر موجود کوڑے کے دو ڈرموں کے پیچھے اس آدمی کی لاش مل گئی تھی کیپین رینڈل وہاں چھوڑ گیا تھا۔ اسے گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ لاش دیکھ کر ڈاکٹر گراہم اور ڈاکٹر پالمر دونوں کے

ہے۔“ ۔۔۔ ڈاکٹر گراہم نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”یہ کارڈ دیکھنے ڈاکٹر گراہم۔“ ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جیب سے وہی کارڈ نکال کر ڈاکٹر گراہم کی طرف پڑھاتے ہوئے کہا جو اس گاڑی کی ڈرائیورنگ سیٹ کے نیچے سے ملا تھا۔

”اس پر نام تو میرا ہی لکھا ہوا ہے۔ لیکن یہ کس کا کارڈ ہے۔“ ۔۔۔ ڈاکٹر گراہم نے حیرت بھرے لمحے میں کہا لیکن اس کے لمحے میں کھوکھا پن اور کارڈ دیکھ کر اس کی پیشانی پر ابھر آنے والے پینے کے قطرے کرنل ڈیوڈ جسے خزانہ آدمی کی نظروں سے کیسے چھپ سکتے تھے۔

”یہ کارڈ اس گاڑی کی سیٹ کے نیچے سے ملا ہے اور یہ گاڑی فلسطینی خفیہ گروپ کے استعمال میں رہی ہے اور پاکیشیائی ایجنس اس ہسپتال میں آپ کے زیر علاج ہیں۔ بتائیے کہاں ہیں وہ لوگ۔“ ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لمحے میں کہا۔

”سوری۔ مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ میں تو یہ کارڈ پہلی بار دیکھ رہا ہوں۔“ ۔۔۔ ڈاکٹر گراہم نے اس بار نارمل لمحے میں کہا۔

”او کے۔ لیکن کیا آپ ہمارے ساتھ اس گاڑی تک چلیں گے تاکہ ہم آپ کی موجودگی میں اس کی مزید تلاشی لے سکیں۔“ ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

”چلیں جناب۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔“ ۔۔۔ ڈاکٹر گراہم نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی کیپین رینڈل اور

”سریہ میک اپ میں ہے“۔۔۔ اچانک کیپن رینڈل نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے اس کے سر اور چہرے سے ماںک میک اپ اتنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ڈاکٹر گراہم کے میک اپ میں ایک فلسطینی آدمی کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔

”یہ سب یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ تو ڈاکٹر گراہم نہیں ہے“۔
ڈاکٹر پالمر کی حالت واقعی بری طرح خراب ہو رہی تھی۔

”اس گاڑی کے غائب ہونے کا مطلب ہے کہ انہیں ہماری آمد کا علم ہو گیا ہے اور وہ لوگ ہسپتال سے غائب ہو گئے۔ کیپن رینڈل فوری طور پر سارے شریں جی پی فائیو کو الٹ کر دو کہ وہ اس گاڑی کو تلاش کریں۔ جلدی کرو۔ اس کے نمبر وغیرہ ساری تفصیل بتاؤ“۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا تو کیپن رینڈل سر بلاتا ہوا تیزی سے واپس مدد گیا۔

”اب تمہیں یقین آ گیا ڈاکٹر پالمر میں شروع سے ہی چیخ رہا تھا اور تم مان ہی نہ رہنے تھے“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ڈاکٹر پالمر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مجھے تو اب بھی اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا کرتل ڈیوڈ۔ حقیقتاً مجھے یقین نہیں آ رہا“۔۔۔ ڈاکٹر پالمر نے جواب دیا۔ اسی لمحے کیپن رینڈل دوڑتا ہوا واپس آیا۔

”سر۔ سر۔ گاڑی کا پتہ چل گیا ہے۔ وہ سامن روڑ میں پارک ہاؤس کے اندر رکنی ہے“۔۔۔ کیپن رینڈل نے تیز تیز لمحے میں کہا۔

چہرے چیرت سے سخن ہو گئے تھے۔
”ڈاکٹر گراہم۔ اب بتا دو کہ یہ سارا چکر کیا ہے۔ تم نے گاڑی دی تھی اس فلسطینی گروپ کو۔ اور کہاں ہیں وہ پاکیشیائی ایجنسٹ“۔ کرنل ڈیوڈ نے یہ لکھت جیب سے ریو الور نکال کر اس کا رخ ڈاکٹر گراہم کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

”مم۔ میں کہہ رہا ہوں کہ۔۔۔“ ڈاکٹر گراہم نے سمجھے ہوئے لمحے میں کہا۔

”کیپن رینڈل اپنے آدمیوں کو بلاو۔ ڈاکٹر گراہم کو ہتھکڑی ڈالو اور اسے ہیڈ کوارٹر لے چلو۔ یہ وہاں جا کر زبان کھولے گا“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کیپن رینڈل کچھ کہتا ڈاکٹر گراہم تیزی سے مڑا اور گلی کے کونے کی طرف دوڑ پڑا لیکن دوسرے لمحے ریو الور کا دھماکہ ہوا اور ڈاکٹر گراہم چیختا ہوا اچھل کر منہ کے میں نیچے گرا اور فرش پر تڑپنے لگا۔

”بولو کہاں ہیں پاکیشیائی ایجنسٹ۔ بولو“۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اس کے اوپر چکنچ کر پوری قوت سے اس کی پسلیوں میں ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔

”وہ پہلے گئے ہیں۔ اب تم انہیں نہیں پا سکتے“۔۔۔ ڈاکٹر گراہم نے اچانک بد لے ہوئے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے خون کی دھاری نکلی اور اس کا جسم ایک جھٹکا کہا کر ساکت ہو گیا۔

لانگ برڈ کمپلکس ملڈ پیس

مصنف مظہر قلمیم ایم۔ اے

- لانگ برڈ سیلڈ کمپلکس میں داخلے اور اسے تباہ کرنے کی بدد جہد اپنے پرور سے عروج پر پہنچ گئی۔
- وہ لمبے۔ جب عمران اور اس لے ساتھی آفرہار سیلڈ کمپلکس میں داخل ہونے میں کامیاب ہوئے۔ کیسے۔ انتہائی حرمت انگریز چولش
- وہ لمبے۔ جب عمران اور اس کے ساتھی سیلڈ کمپلکس میں داخل ہو جانے کے باوجود اُسے تباہ کرنے بغیر انہیں وہاں سے فرار ہوتا ہوا۔ کیوں۔
- وہ لمبے۔ جب عمران کو اپنے ساتھیوں سمیت لانگ برڈ کمپلکس کو تباہ کرنے کی بجائے اسرائیل سے ناکام فرار ہونا پڑا اور اس کے ساتھی عمران کے اس طرح فرار ہونے پر اس سے الجھوٹ سے۔ پھر لیا ہوا۔
- وہ لمبے۔ جب اسرائیل کے ہمدرنے خود اپنے ہاتھوں بھی لانگ برڈ کمپلکس کو تباہ کر دیا۔ کیوں۔

بے پناہ سیل اور انتہائی تیز فشار لکھن۔ انساب کو منجھ کر دینے والا سپس۔

ایک ایسا یادگار ایڈوچر جو صدیوں تک خراشوش نہ کیا جاسکے گا شائع ہو گیا ہے

یوسف برادر۔ پاک گیٹ ملتان

”اوہ۔ اوہ۔ کیسے پتہ چلا۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اچھتے ہوئے کہا۔

”وہاں ساتھ ہی ہمارے گروپ کے ایک آدمی کی رہائش گاہ ہے۔ وہ اس وقت گھر سے انکل رہا تھا کہ جنگ کال اسے ملی۔ اس نے خود اس گاڑی کو پارک ہاؤس میں داخل ہوتے دیکھا ہے۔ میں نے گروپ کو فوراً وہاں پہنچنے کا کہہ دیا ہے۔۔۔ کیپشن رینڈل نے کہا۔

”گاڑی میں کتنے آدمی تھے۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

”اس نے بتایا کہ گاڑی میں ایک عورت سمیت کئی افراد موجود تھے۔ اس نے صرف جھلک دیکھی تھے۔۔۔ کیپشن رینڈل نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ وہی لوگ ہوں گے۔ چلو ہلکی کرو۔ ہمیں فوراً وہاں ریڈ کرنا ہے۔ فوراً۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے گلی کے کھلے حصے کی طرف دوڑا پڑا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ ایک لمحے کی بھی دیر برداشت نہ کر پا رہا ہو۔

ختم شد